کیا تم کو خوارج کی خبر پہنچی ؟

از

ابو شہریار

۲۰۱۹

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ 4

خوارج اول کون تھے ؟ 7

جنگ نہروان 15

جنگ نہروان کا ایک واقعہ 17

زید بن وھب الجھنی کی روایت 17

عبیدۃ السلمانی المرادی الهمدانی کی روایت 21

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روایت 22

أَبُو الْوَضِيِّ کی روایت 22

أَبِي مَرْيَمَ کی روایت 23

أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ کی روایت 24

الرَّيَّانُ بْنُ صَبِرَةَ کی روایت 24

بکر بن قرواش کی روایت 24

الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ کی روایت 25

رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ کی روایت 25

روایت عبد اللہ بن شداد کی روایت 26

خوارج کا بدلہ 32

علی نے خوارج سے تاویل قرآن پر جنگ کی؟ 36

قرن اول کے خوارج کے عقائد و سیاسی منہج 38

عقائد و منہج 38

شفاعت کا انکار 38

کیا خوارج عذاب قبر کے انکاری تھے ؟ 42

خوارج صرف قرآن سے دلیل لیتے تھے ؟ 44

خوارج اول کے خلفاء 44

خوارج اول پر اصحاب رسول کا موقف 46

خوارج اول پر محدثین کا موقف 51

خوارج اول پر اہل سنت کا موقف 53

خوارج جہنم کے کتے ہیں؟ 55

دین سے نکلنے والوں کا خروج قرب قیامت میں ہے 59

قول نبوی : ان کو پاتا تو قتل کرتا 61

سمت و جہت کی اہمیت 62

یہ عربی النسل ہوں گے 63

عصر حاضر کے خوارج 74

پیش لفظ

عموما اہل سنت خوارج اول (جو علی رضی اللہ عنہ سے لڑے) ان کو ایسے پیش کرتے ہیں کہ جسے کہ وہ مکمل طور پر معدوم ہو گئے- لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کل خوارج عمان، الجزائر، یمن، لیبیا، زنجبار تنزانیہ میں آباد ہیں- یہ اباضیہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اب ان کو عبادی کہا جاتا ہے- یہ لفظ اباضی تھا جو تلفظ میں بدل دیا گیا ہے- عبد الملک بن مروان المتوفی ۸۶ ھ کے دور میں عبد اللہ بن اباض نام کا ایک خارجی لیڈر تھا جس کے نام پر اس فرقے کا نام اباضیہ پڑا– اس کے بارے میں تفصیل نہیں ملی لیکن یہ مشہور ہے کہ عبد اللہ بن اباض اصلا ازرقیہ کا حصہ تھا لیکن ان کی متشدد سوچ پر ان سے الگ ہوا تھا[1]-

اباضی اپنے آپ کو اہل الاستقامہ یعنی استقامت والے لوگ کہتے ہیں- اباضی فرقے کی تفصیل اہل سنت اور اہل تشیع دونوں چھپاتے ہیں اور مغالطہ دیتے ہیں کہ خوارج معدوم ہو گئے گویا علی نے سب قتل کر دیے تھے یا وقت گزرنے کے ساتھ صرف اہل سنت یا اہل تشیع باقی رہ گئے– دوسری طرف آج تک خوارج کی اکثریت جزیرہ العرب میں عمان میں قبیلہ ازد کی ہے جو مدینہ کے مشرق میں ہے- اصل خوارج کوفہ و مصر سے نکلے لیکن انہوں نے مستقل مستقر عمان کو بنا لیا- صحیح بخاری میں ہے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک حدیث سناتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا تھوڑا سا سونا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اقرع بن حابس حنظلی جو بنو مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب سے تھا، اور زید الخیل طائی جو بنی نبہان سے تھا؛ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہلِ نجد کے

---

[1]

سن ٦٤ ھ میں خوارج کے کئی گروہ ہوئے مثلا الازرقیہ (نیلا فرقہ) وغیرہ جو متشدد تھے- امیر ابو بلال مرداس بن حدیر التمیمی المتوفی ٦١ ھ نے الاستعراض یعنی گھات لگا کر قتل کرنے کا کام کیا - بصرہ ان کا گڑھ بن گیا تھا – لیکن تمام خوارج ایسا نہ کرتے تھے بعض غیر متشدد ہو چکے تھے مثلا بقول خوارج جابر بن زید غیر متشدد تھے- ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کے ایک لیڈر نجدہ بن عامر الحروری نے حج کیا اور معصوم لوگوں کے قتل پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فتوی طلب کیا - عبد اللہ بن یحیی الکندی المتوفی ١٢٩ ھ نے حضر الموت میں پہلی خارجی مملکت قائم کی - اس کو طالب حق بھی کہا جاتا ہے اس نے یمن صنعآ پر قبضہ کیا قریب ١٢٩ ھ میں جب بنو امیہ بکھر رہے تھے اور دمشق میں بنو عباس آ چکے تھے - بنو عباس نے اس مملکت کے قیام کے دو سال بعد ہی اس کو تباہ کیا اور اس کے ایک صدی بعد خوارج کی دوسری مملکت الجزائر میں بنی جس کو رستمی مملکت کہا جاتا ہے جو ان کے ایک لیڈر کے نام پر ہے- یہ مملکت چل نہ سکی اور خوارج یہاں کوئی اور حکومت نہ بنا سکے - دوسری طرف عمان میں قبیلہ ازد کی وجہ سے (جس کی اکثریت خارجی رہی) کسی نہ کسی حوالے سے ان کا اثر و رسوخ رہا ان کے دو بڑے گروہ ہوئے جن میں ایک جبل الاخضر سے دوسرا مقسط میں رہتا اور جنگ و جدل ہوتا – یہاں تک کہ ان دونوں میں صلح ہوئی اور موجودہ مملکت بنی

سرداروں کو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تو ان کی تالیفِ قلب کے لئے کرتا ہوں اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا، اور اس نے کہا: اے محمد! اﷲ سے ڈرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اﷲ تعالیٰ کی اِطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے؟ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی، میرے خیال میں وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا (اور ابو نعیم کی روایت میں ہے: اس شخص نے کہا: اے محمد! اﷲ سے ڈرو اور عدل کرو تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان والوں کے ہاں میں امانت دار ہوں اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اﷲ! میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ فرمایا: ہاں سو وہ گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اسے نماز پڑھتے پایا (اس لئے قتل نہیں کیا) تو کسی دوسرے صحابی نے عرض کیا: میں اس کی گردن کاٹ دوں؟) جب وہ چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہو گی کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے اگر میں انہیں پاؤں تو قومِ عاد کی طرح ضرور انہیں قتل کر دوں

إخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: التوحید، باب: قول اﷲ تعالی: تعرج الملائكة والروح إلیہ، 2702/6، الرقم: 6995، وفی کتاب: الأنبیاء، باب: قول اﷲ عزوجل: وإما عاد فأهلكوا بريح صرصر—شديدة—عاتية، 1219/3، الرقم: 3166، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الزکاة، باب: ذکر الخوارج وصفاتھم، 741/2، الرقم: 1064، وإبو داود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی قتال الخوارج، یہ روایت پیش کی جاتی ہے کہ خوارج نے قتل کر کے اپنے اوپر یہ قول نبوی ثبت کر دیا

خوارج اول کا تعلق بنو تمیم سے نہیں ہے جن میں ایک شخص ذی خویصرہ پر قول نبوی تھا کہ اس کی نسل کے لوگ دین سے نکل جائیں گے - متفق علیہ احادیث میں موجود ہے کہ دین میں یہ لوگ قرب قیامت نکلیں گے اور یہ لوگ مدینہ کے مشرق میں رہنے والے گمراہ عرب ہوں گے حدیث میں ہے

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کی کچھ صفات بیان فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ ہماری قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے

ان کے لئے اہل سنت کے محدثین ایک روایت پیش کرتے تھے کہ یہ مدینہ کے مشرق سے نکلیں گے

عن سهل بن حنيف سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يذكر الخوارج فقال سمعته و اشار بيده نحو المشرق قوم يقرء ون القرآن بالسنتهم لا يعدو تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية

اس روایت کو آج دلیل بنا کر برصغیر کے عرب پرست علماء خوارج سے مراد پاکستان، ایران اور ہندوستان کے مسلمان قرار دے دیتے ہیں نعوذ باللہ میں تلک الخرافات - راقم کہتا ہے امام مسلم خود مدینہ کے مشرق ایران کے شہر نیشاپور کے ہیں - کیا یہ خارجی ہیں؟ یقینا نہیں لہٰذا

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اے اہل کتاب تم کیوں حق و باطل کی تلبیس کرتے ہو اور حق چھپاتے ہو اور تم جانتے ہو

اصل میں خارجی کا مطلب تھا علی کی اطاعت نہ کرنے والا ان سے خروج کرنے والا اس پر علی نے ان سے جنگ کی اور توبہ کا حکم دیا لیکن ہمارے علماء نے اصطلاح کو مرتد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اور اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جو عرب کے بعض قبائل سے متعلق تھیں ان کو ملا دیا ہے اس سے معاملہ سلجھنے کی بجائے الجھ جاتا ہے

قبروں کی مجاورت کرنے والے احبار اور قبر پرستی کو سند جواز دینے والے علماء آجکل یہ کہتے ہیں کہ صحیح عقیدہ بتا کر طواغیت کی نشاندہی کرنے والے خوارج کی طرح ہیں۔ جبکہ خوارج اول محض سیاسی فرقہ تھا اور خوارج آخر جو دین سے نکل جائیں گے، سر منڈھوا دیں گے ان کا ظہور ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ البتہ اسی ڈگر پر وہ لوگ ضرور ہیں جو نماز نہ پڑھنے والے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں یہاں تک کہ ذمی اہل کتاب کا معاشی مقاطعہ کرنا تک ان میں جائز ہے۔

بعض لوگوں نے خوارج میں حسن بن الصباح کو بھی شمار کیا ہے کہ وہ قلعہ الموت سے حشیشین کو بھیجتا تھا اور وہ فدائی حملہ کرتے اور خنجر مار کر شہید کرتے تھے یہ بھی ایک اختلافی قول ہے حسن بن الصباح اول کوئی خارجی نہیں تھا وہ باطنی عقائد والا شیعہ تھا اور آج آغا خانی اسی کے متبع ہیں دوم وہ حشیش پلاتا تھا اور اس کی ایک جنت تھی یہ سب بکواس ہے یہ صلیبیوں کا قول تھا جس کو مورخین نے بشوق نقل کیا اس پر کیا دلیل ہے کہ حسن بن الصباح ایسا کرتا تھا[2]

ضرورت اس امر کی ہے کہ روایت و حدیث میں جو جس context و پیرائے میں بیان ہوا اور جس موقع و محل پر بیان کیا گیا اس کو اسی طرح سمجھا جائے۔ اس میں اپنے تشریحی اضافے کرنا حدیث رسول کی غلط ترجمانی ہے۔ کتاب ہذا میں اسی فکر کی بیخ کنی کی گئی ہے۔

---

[2]

حال میں فرہاد دفتری جو ایک باطنی شیعہ محقق ہیں انہوں نے اس کا بھر پور رد کیا ہے

http://www.amazon.com/The-Ismailis-Their-History-Doctrines/dp/0521429749

The Isma'ilis: Their History and Doctrines

اس کے علاوہ

The Assassin Legends: Myths of the Isma'ilis

فرہاد دفتری کے رد میں کہا جاتا ہے کہ جو آغا خان سے پیسے لے کر کتاب لکھے اس سے اور کیا قبول کیا جا سکتا ہے لیکن آپ اپنا تجزیہ خود بھی کریں فرہاد دفتری کے قول و تحقق کا رد ہے کسی کے پاس؟

شیعہ مخالف ،اہل سنت طبقوں میں مخالف فرقوں کے بارے میں کوئی بھی قول بلا تحقیق قبول کرنا ١٠ ویں صدی سے ایک معمول چلا آ رہا ہے

ابو شہریار

۲۰۱۹

خوارج اول کون تھے ؟

خوارج علی رضی اللہ عنہ کے ہمدرد تھے اور باقی اصحاب رسول کے مخالف ان کی جڑ مصر میں تھی- جہاں عبد الرحمن بن عدیس اور عبدالرحمن ابن ملجم رہتے تھے- عبد الرحمن بن عدیس ایک صحابی تھا- بیعت رضوان میں بھی تھا لیکن یہ ایک منافق قسم کا شخص تھا جس نے امت کے اتحاد کو ختم کیا -یہ باغیوں کا سرغنہ تھا جو مصر سے آئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر کے یہ امام مسجد النبی بن گیا وہاں اس نے عثمان رضی اللہ عنہ پر بھڑاس نکالی- بیشتر صحابہ اس وقت مکہ میں تھے کیونکہ یہ سب ایام حج میں ہوا اور باغی احرام کی حالت میں یا حاجیوں کے روپ میں مختلف علاقوں سے آئے تھے- صحیح بخاری کی روایت ہے

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، - وَهُوَ مَحْصُورٌ - فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ؟

عبید اللہ بن عدی، عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ محصور تھے ان سے کہا کہ آپ امام ہیں لیکن ہم کو امام الفتنہ نماز پڑھا رہا ہے اور ہم کراہت کر رہے ہیں

اس روایت میں امام الفتنہ سے مراد عبد الرحمن بن عدیس البلوی ہے-ابن شبہ اپنی کتاب، تاريخ المدينہ، ج ۴، ص ١١٥٦، میں روایت ہے

فَطَلَعَ ابْنُ عُدَيْسٍ مِنْبَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَخَطَبَ النَّاسَ وَصَلَّى لأَهْلِ الْمَدِينَةِ الْجُمُعَةَ، وَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: أَلَا إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَذَا وَكَذَا» ، وَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَكْرَهُ ذِكْرَهَا

ابن عدیس منبر رسول پر چڑھا اور خطاب کیا، اور لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی، اور خطبے میں کہا کہ آگاہ ہو جاو، مجھے ابن مسعود نے کہا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عثمان بن عفان ایسے ایسے ہیں۔ راوی کہتا ہے ابن عدیس نے ایسا کلام کیا کہ جو بیان کرنے سے مجھے کراہت ہو رہی ہے

یہ بات جب عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو عثمان نے جواب دیا

كذب والله ابن عديس ما سمعها من ابن مسعود، ولا سمعها ابن مسعود من رسول الله قط

اللہ کی قسم! ابن عدیس نے جھوٹ بولا، نہ اس نے ابن مسعود سے کچھ سنا، نہ ابن مسعود نے (اس بارے میں) رسول اللہ سے

ایک روایت موضوعات ابن الجوزی میں ہے جس کے مطابق منبر پر ابن عدیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

ألا إِن عُثْمَان أضلّ من عَيْبَة على قفلها

خبردار بے شک عثمان گمراہ ہے اس کے بارے میں جس کے یہ عیب قفل پر کرتا ہے

یعنی تالا لگا کر عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتے تھے-الذھبی تلخیص الموضوعآت میں اس پر لکھتے ہیں

قد افتراه ابْن عديس

اس کو ابن عدیس نے افتری کیا ہے

اس وقت تک یہ ایک سیاسی محاذ تھا جو امراء کے خلاف تھا چاہے صحابی ہوں یا غیر صحابی
اس میں بظاہر خوارج کا مقصد علی رضی اللہ عنہ کو خلافت دلانا تھا کیونکہ باغیوں کا ایک موقف تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اقربا پروری کرتے ہیں - اس میں باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل کر دیا اغلبا علی رضی اللہ عنہ اس کو قتل عمد نہیں سمجھتے تھے بلکہ شاید ایک حادثہ سمجھتے تھے جس میں خلیفہ معصوم سے استفعی کے مطالبہ میں ایک حادثہ پیش آ گیا- علی رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت قبول کیا - خوارج بننے سے پہلے یہ گروہ دیگر اصحاب رسول کی طرح علی رضی اللہ عنہ کے گرد جمع تھا - بعد میں کوفہ کا محلہ حروریہ ان کا گڑھ بن گیا تھا -

خوارج علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑے یہاں تک کہ علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح مان لی- اس پر یہ بدک گئے اور کہا کہ معاویہ اور باقی لوگوں نے اولوالامر (یعنی علی خلیفہ وقت) کی مخالفت کر کے گناہ کبیرہ کیا - اب ان احمقوں نے خود خلیفہ وقت کے خلاف خروج کیا اور اپنے آپ کو حق پر سمجھا

المحکمہ خوارج اول تھے ان کو اہل سنت الحروریہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے علی (رضی اللہ عنہ) کی معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے جنگ ختم ہونے کو غلط جانا – علی (رضی اللہ عنہ) نے صلح میں امیر المومنین کا لفظ ہٹا دیا اور ثآلثی کے اقدام کو قبول کر لیا تھا – خوارج نے کہا نہیں قرآن کا حکم ہے کہ امیر سے بغاوت کچل دی جائے – دوسری طرف سے یعنی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قول اختیار کیا گیا کہ اگر مومنوں کی جماعت میں لڑائی ہو تو قرآن میں ہے ان میں صلح کرا دو(سورہ الحجرات) یعنی مومنوں میں لڑائی ممکن ہے- المحکمہ کے بقول ان الحکم الا للہ لہذا

قرآن کے علاوہ کسی اور رائے کی قبول نہیں کی جائے گی- یہ وہ متشدد خوارج تھے جو عثمان (رضی الله عنہ) کو شہید کر چکے تھے اور ان کے نزدیک ابو بکر اور عمر رضی الله عنہ کی خلافت حق تھی لیکن اس کے بعد عثمان (رضی الله عنہ) کی خلافت میں خرابی آئی جس کی انہوں نے سزا بھگتی- ان کے مطابق عثمان (رضی الله عنہ) کے گناہ ، گناہ کبیرہ تھے اور ان کو کرنے سے وہ مرتد کے درجے پر تھے اور وہ نعوذ باللہ جہنمی تھے- خوارج کے مطابق علی (رضی الله عنہ) نے کلام الله کے خلاف انسانی ثآلثی قبول کی لہذا وہ ایمان والے نہ رہے اور یہ بھی گناہ کبیرہ تھا جس پر یہ بھی نعوذ باللہ جہنمی ہوئے

فتح القدير از الشوکانی اور طبقات ابن سعد کے مطابق علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خوارج سے مناظرہ کے لیے بھیجا تو ان سے فرمایا

أخبرنا محمد بن عمر. قال: حدثني إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة.عن داود بن الحصين. عن عكرمة قال: [سمعت ابن عباس يحدث عبد الله ابن صفوان .... اذهب إليهم فخاصمهم وادعهم إلى الكتاب والسنة ولا تحاجهم بالقرآن فإنه ذو وجوه ولكن خاصمهم بالسنة
خوارج کے پاس جاؤ۔ لیکن یاد رکھنا کہ ان سے قرآن کی بنیاد پر بحث نہ کرنا کیونکہ قرآن کئی پہلوؤں کا حامل ہے۔ بلکہ "سنت" کی بنیاد پر ان سے گفتگو کرنا۔

سند میں إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة ہے جس کو دارقطنی متروک کہتے ہیں نسائی اس کو ضعیف کہتے ہیں اور امام بخاری کہتے ہیں عنده مناكير اس کے پاس منکر روایات ہیں اور بخاری اس کو منکر الحدیث کہتے ہیں- سعودی محقق محمد بن صامل السلمي اس روایت کو طبقات ابن سعد پر تحقیق میں ضعیف کہتے ہیں

یہ منکر روایت ہے - روایات کے مطابق علی رضی الله عنہ کی نصیحت کے باوجود ابن عباس رضی الله عنہ نے اس ذو الوجوہ کتاب یعنی قرآن سے ہی نصیحت کی نہ کہ حدیث سے لہذا سير الاعلام البنلاء از الذھبی ص ۲۹۷ میں ہے انہوں نے خوارج کو

[يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ} [المائدة: 95] ، وبقوله: {فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} [النساء: 35

والی قرانی آیات سنائیں

بقول خوارج اس گناہ الودہ ماحول میں رہنے کی بجائے انہوں نے خرج کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کی – لہذا خوارج کے نزدیک انہوں نے ایمان والوں کا ایک حلقہ بنایا اور اس میں ہی رہتے خوارج کے بقول انہوں نے علی کا قتل نہ کیا بلکہ ان پر یہ الزام ہے

مسند احمد کے مطابق علی رضی اللہ عنہ اور خوارج کا جب اختلاف ہوا تو علی نے ان کو سمجھانے کے لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے ان کو نصیحت کی تو
فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ آلافٍ كُلُّهُمْ تَائِبٌ، فِيهِمُ ابْنُ الْكَوَّاءِ
ان میں چار ہزار واپس لوٹ آئے جن میں ابْنُ الْكَوَّاءِ بھی تھا

روایات کے مطابق ابْنُ الْكَوَّاء اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا اور ان سے غیر ضروری سوالات کرتا رہتا تھا[3]

---

[3]

کہا جاتا ہے کہ علی نے علم غیب تک رسائی کا دعوی کیا کہ یہ کہا کہ وہ جو قیامت تک جو ہو گا وہ اس کو جانتے ہیں گویا علی الوحی سے یہ سب بتا سکتے تھے

مصنف عبد الرزاق میں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ الْكَوَّاءِ، سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ مَا هُوَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: «ذَلِكَ الضُّرَاحُ فِي سَبْعِ سَمَاوَاتٍ فِي الْعَرْشِ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

أَبَا الطُّفَيْلِ کہتے ہیں انہوں نے ابن الکواء سے سنا کہ اس نے علی سے بیت المعمور پر سوال کیا کہ یہ کیا ہے ؟ علی نے کہا یہ شیشہ ہے سات آسمان اوپر عرش پر اس میں ہر روز ستر ہزار داخل ہوتے ہیں جو واپس نہیں پلٹتے یہاں تک کہ قیامت ہو

كتاب الجامع في الحديث لابن وهب از أبو محمد عبد الله بن وهب بن مسلم المصري القرشي (المتوفى: 197هـ) کے مطابق
وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ، وَحَمَّادِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّ ابْنَ الْكَوَّاءِ، قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَا قَوْسُ قُزَحَ؟ قَالَ: «لَا تَقُولُوا قَوْسَ قُزَحَ، فَإِنَّ قُزَحَ الشَّيْطَانُ، وَلَكِنْ أَمَنَةٌ مِنَ اللَّهِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ بَعْدَ قَوْمِ نُوحٍ»
ابْنَ الْكَوَّاءِ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا یہ قَوْسُ قُزَحَ کیا ہے ؟ علی نے جواب دیا اس کو قَوْسَ قُزَحَ مت کہو کیونکہ قُزَحَ شیطان ہے لیکن یہ امان ہے جو اللہ نے نوح کے بعد زمین والوں کو غرق ہونے سے دی

کتاب ادب المفرد از امام بخاری کی روایات ہیں
.عن أبي الطفيل سأل ابن الكواء عليا رضي الله عنه عَنِ الْمَجَرَّةِ قَالَ: هُوَ شَرَجُ السَّمَاءِ، وَمِنْهَا فتحت السماء بماء منهمر
صحيح الإسناد البانی نے صحیح قرار دیا ہے

الأدب المفرد پر تحقیق میں البانی کہتے ہیں یہ صحیح ہے
حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ سَأَلَ ابْنُ الْكَوَّا عَلِيًّا عَنِ الْمَجَرَّةِ، قَالَ: هُوَ شَرَجُ السَّمَاءِ، وَمِنْهَا فُتِحَتِ السَّمَاءُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ
[قال الألباني] : صحيح

أبي الطفيل نے ابن الکواء سے روایت کیا کہ اس نے علی رضی اللہ عنہ سے کہکشاں ملکی وے (جادہ شیر) پر سوال کیا - علی نے کہا یہ آسمان کی مقعد ہے اور اس میں نہر کی طرح پانی برسا

یاد رہے کہ طوفان نوح کے حوالے سے سورہ القمر میں ہے کہ فُتِحَتِ السَّمَاءُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ آسمان کو کھول دیا گیا کہ اس میں سے نہر کی طرح پانی برسا

الفقيه و المتفقه از المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) میں ہے

أناه أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ رَوْحٍ , وَأَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ فَهْدٍ النَّهْرَوَانِيَّانِ بِهَا , قَالَا: أنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ الْكُهَيْلِيُّ بِالْكُوفَةِ , أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ , نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ , نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ , نا مَعْمَرٌ , عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي دُبَيٍّ , عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ , قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا , وَهُوَ يَخْطُبُ , وَهُوَ يَقُولُ [ص:352]: «سَلُونِي , وَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ»

أَبِي الطُّفَيْلِ نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مجھ سے پوچھو اللہ کی قسم تم کوئی چیز نہ ہو گی جو قیامت تک ہو کہ وہ تم پوچھو اور میں اس کا تم سے ذکر نہ کر دوں

محقق عادل بن یوسف العزازی کہتے ہیں اسنادہ صحیح

اخبار مکہ از الازرقی کی روایت ہے

حَدَّثنَا أَبُو الْوَلِيد قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ بْنُ أَبِي الْمَهْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّه بْنُ مُعَاذ الصَّنْعَانيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وَهْب بْن عَبْد اللَّه، عَن أَبِي الطُّفَيْل، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِي اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ: «سَلُونِي، فَوَاللَّه لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَة إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِه، وَسَلُونِي عَنْ كتَاب اللَّه، فَوَاللَّه مَا منْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّهَا بلَيْل نَزَلَتْ أَمْ بنَهَار، أَمْ بسَهْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بجَبَل» فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاء، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلى رَضى اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَلْفى، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ، مَا هُوَ؟ قَالَ: «ذَاكَ الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَات تَحْتَ الْعَرْش يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَك لَا يَعُودُونَ فيه إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَة»

أَبِي الطُّفَيْلِ نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے سوال کرو اللہ کی قسم کوئی چیز نہ ہو گی جو قیامت تک ہو کہ تم اس کا پوچھو اور میں جواب نہ دوں اور کتاب اللہ کے بارے میں پوچھو اللہ کی قسم کوئی اس میں آیت نہیں کہ جس کو میں نہ جانتا ہوں کہ دن میں اتری یا رات میں سیدھی زمین پر اتری یا پہاڑ پر پس ابن الکواء کھڑا ہوا اور میں اس کے اور علی کے درمیان تھا اور یہ میرے پیچھے تھا کہا کیا اپ نے بیت المعمور دیکھا ہے کیا ہے یہ ؟ علی نے کہا یہ شیش (محل) ہے سات آسمان اوپر عرش کے نیچے ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو واپس نہیں پلٹتے یہاں تک کہ قیامت ہو

کتاب جامع بیان العلم وفضلہ از ابن عبد البر دار ابن الجوزی کے مطابق

وَحَدَّثَنِى أَحْمَدُ بْنُ فَتْحٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّد، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْد الْأَعْلَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْر، عَنْ مَعْمَر، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْد اللَّه، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: " شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِي اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ: سَلُونِي فَوَاللَّه لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَة إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِه وَسَلُونِي عَنْ كتَابِ اللَّه؛ فَوَاللَّه مَا منْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ بلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بنَهَار أَمْ بِسَهْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بجَبَل، فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ رَضى اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا {الذَّارِيَات ذَرْوًا فَالْحَاملَات وِقْرًا فَالْجَارِيَات يُسْرًا فَالْمُقَسِّمَات أَمْرًا} [الذاريات: 2] ؟ قَالَ: وَيْلَكَ سَلْ تَفَقُّهًا وَلَا تَسَلْ تَعَنُّتًا، {الذَّارِيَاتُ ذَرْوًا} [الذاريات: 1] : رِيَاحٌ، {فَالْحَاملَات وِقْرًا} [الذاريات: 2] : السَّحَابُ {فَالْجَارِيَات يُسْرًا} [الذاريات: 3] : السُّفُنُ {فَالْمُقَسِّمَات أَمْرًا} [الذاريات: 4] : الْمَلَائكَةُ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ السَّوَادَ الَّذي فِي الْقَمَر؟ قَالَ: أَعْمَى سَأَلَ عَنْ عَمْيَاءَ أَمَا سَمعْتَ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: {وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ} [الإسراء: 12] فَمَحْوُهُ السَّوَادُ الَّذي فيه، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ ذَا الْقَرْنَيْنِ؟ أَنَبِيًّا كَانَ أَمْ مَلكًا؟ قَالَ: لَا وَاحدًا منْهُمَا وَلَكنَّهُ كَانَ عَبْدًا صَالحًا أَحَبَّ اللَّهَ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ وَنَاصَحَ اللَّهَ فَنَاصَحَهُ اللَّهُ، دَعَا قَوْمَهُ إِلَى الْهُدَى فَضَرَبُوهُ عَلَى قَرْنه ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْهُدَى فَضَرَبُوهُ عَلَى قَرْنه الْآخَرِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الثَّوْرِ، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ هَذَا الْقَوْسَ مَا هُوَ؟ قَالَ: هِىَ عَلَامَةٌ بَيْنَ نُوحٍ وَبَيْنَ رَبِّه وَأَمَانٌ منَ الْغَرَق قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ مَا هُوَ؟ قَالَ: الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَات تَحْتَ الْعَرْش يُدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ [ص:465] أَلْفَ مَلَك لَا يَعُودُونَ فيه إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَة قَالَ: فَمَنِ الَّذينَ بَدَّلُوا نعْمَةَ اللَّه كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَار؟ قَالَ: هُمَا الْأَفْجَرَانُ منْ قُرَيْش كُفِينَهُمَا يَوْمَ بَدْر، قَالَ: فَمَنِ الَّذينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا؟ قَالَ: كَانَ أَهْلُ حَرُورَاءَ منْهُمْ "

أَبِي الطُّفَيْلِ نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مجھ سے پوچھو اللہ کی قسم تم کوئی چیز نہ ہو گی جو قیامت تک ہو کہ وہ پوچھو اور میں اس کا تم سے ذکر نہ کر دوں اور کتاب اللہ کے بارے میں پوچھو اللہ کی قسم کوئی اس میں آیت نہیں کہ جس کو میں نہ جانتا ہوں کہ دن میں اتری یا رات میں سیدھی زمین پر اتری یا پہاڑ پر پس ابن الکواء کھڑا ہوا اور میں اس کے اور علی کے درمیان تھا اور یہ میرے پیچھے تھا کہا یہ الذَّارِيَات ذَرْوًا فَالْحَاملَات وِقْرًا فَالْجَارِيَات يُسْرًا فَالْمُقَسِّمَات أَمْرًا} [الذاريات: 2] کیا ہے ؟ علی نے جواب دیا تیری بربادی ہو وہ سوال کر جس سے تفقہ ہو نہ کہ بھڑاس نکال- {الذَّارِيَاتُ ذَرْوًا} [الذاريات: 1] یہ ہوائیں ہیں {فَالْحَاملَات وِقْرًا} [الذاريات: 2] یہ بادل ہیں {فَالْجَارِيَات يُسْرًا} [الذاريات: 3] یہ کشتیاں ہیں {فَالْمُقَسِّمَات أَمْرًا} [الذاريات: 4] یہ فرشتے ہیں – ابن الکواء نے کہا یہ چاند میں اپ نے دھبے دیکھے ہیں؟ علی نے کہا اندھے نے اندھے سے سوال کیا ہے کیا تو نے قرآن میں اللہ کا کہا نہیں سنا ؟ {وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ} [الإسراء: 12] (پس ہم رات کی نشانی کو مٹا دیتے ہیں)تو اس میں جو مٹا دیا جاتا ہے وہ یہ دھبے ہیں ابْنُ الْكَوَّاء نے پوچھا اپ نے ذو القرنین کو دیکھا ، نبی ہیں کہ فرشتہ ہیں ؟ علی نے کہا ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں بلکہ صالح شخص ہیں اللہ سے محبت کرنے والے تو اللہ نے ان سے محبت کی اور … قوم کو پکارا ہدایت کی طرف تو ان کے ایک سینگ پر مارا اور پھر پکارا تو دوسرے سینگ پر مارا اور ذوالقرنین کے بیل جیسے دو سینگ نہیں تھے ابْنُ الْكَوَّاء نے پوچھا یہ قَوْسَ قُزَحَ کیا ہے ؟ علی نے کہا یہ نوح اور اللہ کے درمیان غرق ہونے سے امان کی علامت ہے ابْنُ الْكَوَّاء نے پوچھا کیا اپ نے بیت المعمور کو دیکھا؟ یہ کیا ہے ؟ علی نے کہا ایک شیش (محل) ہے سات آسمان اوپر عرش کے نیچے ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں

جو واپس نہیں پلٹتے یہاں تک کہ قیامت ہو ابْنُ الْكَوَّاءِ نے پوچھا آیت بَدَّلُوا نعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ میں یہ کون ہیں ؟ علی نے کہا قریش کے فاجر لوگ جن سے بدر کے دن بچے ابن الکواء نے پوچھا آیت الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا میں یہ کون ہیں ؟ علی نے کہا یہ اہل حَرُوراَء خوارج ہیں

محقق ابی الاشبال الزهيري کہتے ہیں
اسناده صحيح و رجاله ثقات
سند میں وهْب بن عَبد اللَّهِ بن أبي دبي الكوفي ہے

مکتبہ عباد الرحمان سے اسی کتاب کا جو نسخہ چھپا ہے اس کے محقق ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمان الصالح اس روایت پر کہتے ہیں
اسناده صحيح

امام بخاری نے بھی یہ روایت تاریخ الکبیر میں عبد الله بن وھب کے ترجمہ میں دی ہے لیکن اس کو مکمل نقل نہیں کیا صرف یہ لکھا کہ علی رضی الله عنہ نے کہا مجھ کو علم ہے کون سی آیت کہاں اتری

قارئین دیکھ سکتے ہیں کہ محققین جو اہل سنت میں سے ہیں وہ ان روایات کو صحیح کہہ رہے ہیں جبکہ یہ صحیح نہیں ہیں

روایت سند سے صحیح بھی ہوں تو ان کا متن خود بخود صحیح نہیں ہو جاتا

روایت کے مطابِق ابن الکواء نے پوچھا آیت الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا میں یہ کون ہیں ؟ علی نے کہا یہ اہل حَرُوراَء خوارج ہیں – یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت جہنمیوں کے بارے میں ہے اور علی نے خوارج کو کافر قرار نہیں دیا نہ اہل سنت کے ائمہ نے ان کو کافر قرار دیا ہے- یہاں تک کہ ابن زبیر اور ابن عباس نے خوارج کو حج بھی کرنے دیا ہے

قوس قزح کو طوفان نوح کے بعد الله اور اہل ارض کے درمیان ایک امان نامہ قرار دیا گیا ہے اصلا یہ قول یہود کا ہے
کتاب پیدائش باب ۹ میں ہے

I have set my rainbow in the clouds, and it will be the sign of the covenant between me and the earth. Whenever I bring clouds over the earth and the rainbow appears in the clouds, I will remember my covenant between me and you and all living creatures of every kind. Never again will the waters become a flood to destroy all life.

میں نے اپنا قوس قزح بادلوں میں رکھا ہے اور یہ میرے اور زمین کے درمیان ایک عہد میثاق ہے
میں جب بھی زمین پر بادل لاؤں گا اور قوس قزح بادلوں میں ظاہر کروں گا تو میں اپنے اور تمہارے تمام زندہ مخلوقات درمیان اس عہد کو یاد کروں گا کہ آئندہ کبھی بھی پانی سیلاب نہ بنے گا کہ تمام حیات کو برباد کر دے
یہ نظم کائنات کا تغیر ہے کیونکہ اگر قوس قزح نوح علیہ السلام کے دور سے شروع ہوا ہے تو روشنی کا انعکاس پہلے نہ ہوا ہو گا اور نہ آدم علیہ السلام نے دیکھا ہو گا جبکہ زمیں و آسمان کے اس تغیر کا ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث نبوی میں

بابل کی غلامی میں یہود کو قوس قزح پر یہ قول بابل سے ملا جن کی

Epic of Gilgamesh

کے مطابق دیوی اشتار

Ishtar
نے اہل ارض سے وعدہ کے کہ ان کو آج کے بعد طوفان سے تباہ نہ کرے گی اور وعدہ کے طور پر اپنا ہار دیا جو قوس قزح ہے

اہل کتاب کے محققین کہتے ہیں کہ کتاب پیدائش کا یہ حصہ

Priests of Temples

نے توریت میں شامل گیا کہ اس کو اپنے حساب سے بیان کیا

اسی طرح علی رضی الله عنہ سے منسوب اس قول میں کہا گیا ہے کہ علی نے ملکی وے کہکشاں کو آسمان کی مقعد قرار دیا جس سے طوفان نوح پر پانی نکلا اور زمین پر آیا – یہ بھی ایک غیر سائنسی بات ہوئی کیونکہ آسمان کا پانی بادل سے اتا ہے نہ کہ ملکی وے سے

ملکی وے یا جاہ شیر کہکشاں ایک نہر ہے یہ قول قدیم فراعنہ مصر کا تھا ان کے نزدیک دریائے نیل اصل میں آسمان کی نہر ہے جو ملکی وے سے ملی ہوئی ہے – ابن الکواء نے جس طرح پانی اور ملکی وے کو ملایا ہے اس سے لگتا ہے کہ یہ قول عربوں میں ابن الکواء سے آیا – یاد رہے کہ خوارج مصر سے آئے تھے جو فراعنہ مصر کی تہذیب کا مقام تھا اور ابن الکواء بھی سابقہ خارجی تھا اس طرح ان کے ڈاک خانے مل جاتے ہیں

Ancient Egypt: The Light of the World Book by Gerald Massey

way (ch. 86). Another Egyptian name for the heaven as water is urnas or uranus. This we claim to be the Kamite original of the Greek uranus. Dr. Birch renders it in his dictionary "Urnas, Ouranos, the celestial water." The Egyptians did not personalize it under that name; still, the urnas is the celestial water, and urnas = uranos. The okeanus that flows around the world was neither a fabulous sea nor a stream of water, but the firmament itself, that was figured as the celestial water surrounding the mount of earth. Through this ocean ran the great stream of the white water or the Milky Way. Thus we have the okeanos and the ocean stream of Homer for the first time separately identified. Again, the water appeared divided into two lakes at the head of the celestial river united to form one stream in the Via Lactea. The system of the waters in the Bundahish is

علی نے چاند کے گڑھوں کو مستقل قرار نہیں دیا اور کہا وہ مٹ جاتے ہیں اور آیت کی غلط تاویل بھی کی کیونکہ آیت میں چاند کی گھٹتی بڑھتی منازل کا ذکر ہے جو زمین سے نظر اتی ہیں- چاند کے گڑھے اس پر حقیقی ہیں کالے دھبے نہیں ہیں جو مٹ جائیں

یعنی ابن الکواء یا ابی الطفیل کے بقول علی رضی الله عنہ نے تین اقوال کہے جو فی الحقیقت غلط ہیں آج سائنس سے ہم کو ان کا علم ہے

أبو الطفيل عامر بن واثلة الليثي بہت سے محدثین کے نزدیک صحابی نہیں – امام احمد نے کہا اس نے رسول الله کو دیکھا سنا نہیں ہے

وقال عبد الله: حدثني أبي. قال: حدثنا أبو سعيد مولى بني هاشم. قال: حدثني مهدي بن عمران المازني. قال: سمعت أبا الطفيل، وسئل هل رأيت رسول الله – صلى الله عليه وسلم -؟ قال: نعم، قيل: فهل كلمته؟ قال: لا. «العلل» (5822)

دارقطنی نے کہا الله کو پتا ہے کہ اس نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا یا نہیں

قال الدَّارَقُطْنِيّ: أبو الطفيل رأى النبي – صلى الله عليه وسلم – وصحبه، فأما السماع فالله أعلم. «العلل» 7 42.

الکامل از ابن عدی میں ان کے بارے میں لکھا ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ حَمَّاد، حَدَّثنی صَالِحُ بْنُ أَحْمَد بْن حنبل، قَال: حَدَّثَنا علی، قَالَ: سَمِعْتُ جرير بْن عَبد الحميد، وقِيلَ لَهُ: كَانَ مغيرة ينكر الرواية، عَن أَبِي الطفيل؟ قَال: نَعم.

جریر بْن عَبد الحميد سے پوچھا گیا کہ مغیرہ کیا ابو الطفیل کی روایت کا انکار کرتے تھے کہا ہاں

جامع التحصیل کے مطابق

له رؤية مجردة وفي معجم الطبراني الكبير روايته عن زيد بن حارثة وهو مرسل لم يدركه

ابو طفیل نے مجرد دیکھا ہے اور معجم طبرانی میں اس کی روایت زید بن حارثہ سے ہے جو مرسل ہے اس کی ملاقات زید سے نہیں

الذھبی کے بقول انہوں نے

رَأَى النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – وَهُوَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ

نبی کو حجه الوداع کے موقعہ پر دیکھا

بحوالہ سير أعلام النبلاء

تاریخ دمشق کے مطابق

الأخرم: لم ترك البخاري حديث أبي الطفيل؟ قال: لأنه كان يُفرط في التشيع.

الأخرم نے کہا بخاری نے ابو طفیل کی حدیث کیوں ترک کی ؟ کہا کیونکہ یہ شیعیت میں افراط کرتے تھے

اہل تشیع کے مطابق یہ صحابی

عامر بن واثلة ل، ی، ين (كش) كان كيسانيا يقول بحياة محمدابن الحنيفة وخرج تحت راية المختار

کیسانیہ فرقے کے تھے جو اس کے قائل ہیں کہ محمد بن حنفیہ کو موت نہیں اور یہ مختار ثقفی کے جھنڈے تلے نکلے

اہل سنت کے امام ابن حزم نے ابو طفیل کو صاحب راية المختار قرار دیا ہے بحوالہ ھدی الساری از ابن حجر
مختار ثقفی اہل سنت میں کذاب ہے اور اہل تشیع کے مطابق غلط شخص کو امام سمجھتا تھا صحیح عقیدے پر نہیں تھا

آخر میں روایت میں علی کا دعوی کہ وہ ہر اس بات کو جانتے ہیں جو قیامت تک ہو گی بھی صحیح نہیں ہوسکتا ورنہ تو یہ علی کی لیلا بن جائے گی کہ ابن ملجم آگے اتا ہے وہ نماز میں کھڑے رہتے ہیں جبکہ وہ جانتے ہیں کہ ابن ملجم ان کو قتل کرنے کے لیے بڑھ رہا ہے

ان شواہد کی روشنی میں یہ روایت باطل متن منکر ہے

جنگ نہروان

علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کو توبہ کا حکم دیا لیکن خوارج نہ مانے اور انہوں نے فساد فی الارض یا بلوہ کرنا شروع کیا ۔ معصوم لوگوں کو مسافروں کو گھات لگا کر قتل کیا - خوارج ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگا کر صحابہ کو ہی قتل کر رہے تھے کہیں گھات لگا کر کہیں خفیہ حملہ کر کے مثلا انہوں نے نہایت بے دردی سے عبد اللہ بن خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا قتل کیا - اسد الغابہ میں ہے

جو قول اغلبا صحیح ہے وہ صرف یہ کہ علی نے ذو القرنین پر خیال کا اظہار کیا

مشکل الآثار از طحاوی میں ہے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيِّ , عَنْ بِسَامٍ الصَّيْرَفِيِّ , عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: " سَلُونِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُونِي , وَلَنْ تَسْأَلُوا بَعْدِي مِثْلِي " فَقَامَ إِلَيْهِ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: مَا كَانَ ذُو الْقَرْنَيْنِ , أَمَلَكٌ كَانَ أَوْ نَبِيٌّ؟ قَالَ: " لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا وَلَا مَلَكًا , وَلَكِنَّهُ كَانَ عَبْدًا صَالِحًا , أَحَبَّ اللهَ فَأَحَبَّهُ , وَنَاصَحَ اللهَ فَنَصَحَهُ , ضَرَبَ عَلَى قَرْنِهِ الْأَيْمَنِ فَمَاتَ , ثُمَّ بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ , ثُمَّ ضَرَبَ عَلَى قَرْنِهِ الْأَيْسَرِ فَمَاتَ , وَفِيكُمْ مِثْلُهُ

ابْنُ الْكَوَّاءِ نے کہا ذُو الْقَرْنَيْنِ کون ہیں نبی یا فرشتہ ؟ علی نے کہا نہ نبی ہیں نہ فرشتہ ہیں بس نیک بندے ہیں اللہ سے محبت کرنے والے تو اللہ نے ان سے محبت کی اور اللہ سے مشورہ کیا تو اللہ نے ان کو نصیحت دی انہوں نے دائیں جانب ایک قریہ پر ضرب کی وہ ہلاک ہوئے پھر اللہ نے انہیں بھیجا بائیں جانب قریہ پر ضرب کی وہ بھی ہلاک ہوئے اور تمہارے درمیان ان کے جیسا موجود ہے

طحاوی نے اس روایت کو قبول کیا ہے اور علی کے قول کہ وہ ذو القرنین جیسے ہیں کی تاویل بھی کی ہے

فَقَالَ قَائِلٌ: فَفِي حَدِيثِ عَلِيٍّ الَّذِي رَوَيْتَهُ: " وَفِيكُمْ مِثْلُهُ " فَمَا الْمُرَادُ بِذَلِكَ مِمَّا قَدْ جُعِلَ فِيهِ مِثْلًا لِذِي الْقَرْنَيْنِ. فَكَانَ جَوَابُنَا لَهُ فِي ذَلِكَ بِتَوْفِيقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَوْنِهِ: أَنَّهُ أُرِيدَ بِهِ أَنَّهُ مِثْلٌ لِذِي الْقَرْنَيْنِ فِي دُعَائِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ , وَفِي قِيَامِهِ بِالْحَقِّ , دُعَاءً وَقِيَامًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ , كَمَا كَانَ ذُو الْقَرْنَيْنِ فِيمَا دَعَا إِلَيْهِ , وَفِيمَا قَامَ بِهِ قَائِمًا وَدَاعِيًا بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

طحاوی نے کہا : ہمارا جواب اللہ کی توفیق و مدد سے یہ ہے کہ علی کی مراد ہے کہ وہ ذو القرنین کی مثل ہیں اللہ سے دعا کرنے میں اور حق پر قائم ہونے پر جیسا کہ ذو القرنین حق پر قائم ہوئے اور اس کی دعوت دی روز محشر تک کے لئے

راقم کہتا ہے علی نے اہل جمل اور اہل صفین کو شکست دی تھی لہذا علی اگر کوفہ میں مسجد میں خطاب کر رہے تھے تو کعبہ پشت کی طرف تھا بصرہ دائیں طرف تھا جہاں اہل جمل سے لڑے اور رقہ بائیں طرف تھا جہاں اہل شام سے لڑے اس طرح علی نے اپنے اپ کو مرد صالح ذو القرنین سے ملایا جنہوں نے دائیں اور بائیں جانب قتال کیا

فقالوا له: من أنت؟ قال: أنا عبد اللّه بن خباب صاحب رسول الله صَلَّى الله عليه وسلم، فسألوه عن أبي بكر وعمر وعثمان وعلي، فأثنى عليهم خيراً، فذبحوه فسال دمه في الماء، وقتلوا المرأة وهي حامل مُتِمّ فقالت: أنا امرأة، ألا تتقون الله؟! فبقروا بطنها، وذلك سنة سبعة وثلاثين)) أسد الغابة.

خوارج نے عبد اللہ بن خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو کون ہے ؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن خباب پس انہوں نے ابو بکر ، عمر ، عثمان اور علی پر سوال کیا- عبد اللہ نے تعریف کی تو خوارج نے ان کو ذبح کر دیا یہاں تک کہ خون پانی کی طرح بہا اور ان کی بیوی کو جو حآملہ تھیں ان کا پیٹ کاٹ ڈالا وہ کہتی رہی میں عورت ہوں اللہ سے ڈرو

اس قسم کی خبریں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے ان بلوائیوں کا تعاقب کیا اور جنگ کی یہاں تک کہ ان کے اہم لیڈروں کو قتل کیا- اس جنگ کو جنگ نہروان کہا جاتا ہے جس میں اہم خوارج قتل ہوئے اور باقی بھاگ گئے اور روپوش ہوئے - خوارج وقتی طور سے بکھر گئے لیکن ختم نہ ہوئے

جنگ نہروان کا ایک واقعہ

ایک واقعہ خوارج کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ علی رضی الله عنہ نے جب خوارج سے قتال کیا تو انہوں نے اس کے بعد کہا ان کی لاشوں میں ایک پستان جیسے ہاتھ والا شخص تلاش کرو لہذا خارجیوں کی لاشیں کھنگالی گئیں اور ایک ایسا شخص مل گیا – اس پر علی نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میری جنگ ہو گی اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کے بازو ہو گا ، لیکن ہاتھ نہ ہو گا، اس کے بازو پر پستان کی گھنڈی کی طرح ایک گھنڈی ہو گی، اس کے اوپر کچھ سفید بال ہوں گے – اس روایت کو بہت سے محدثین نے نقل کیا ہے (سوائے امام بخاری کے) لیکن اس روایت کے مخالف روایت بھی ہے اسکو پیش نہیں کیا جاتا اور خود جو الفاظ ہم تک پہنچے ہیں وہ بھی دلیل رکھتے ہیں کہ یہ روایت صحیح مفہوم سے منقول نہیں ہوئی

اب ہم ان روایات کو دیکھتے ہیں

زید بن وهب الجهنی کی روایت

صحیح مسلم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِى زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، «وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ» فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ. قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا، حَتَّى قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ: لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ، وَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: أَخِّرُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: إِي، وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ "

عبد بن حمید، عبدالرزاق بن ہمام، عبدالملک بن ابی سلیمان، سلمہ بن کہیل، زید بن وہب جہنی سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں شریک تھا جو سیدنا علی (رض) کی معیت میں خوارج سے جنگ کے لئے چلا۔ تو حضرت علی (رض) نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنا کہ ایک قوم میری امت سے نکلے گی وہ قرآن اس طرح پڑھیں گے کہ تم ان کی قرأت سے مقابلہ نہ کر سکو گے اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کا مقابلہ کر سکے گی اور نہ

تمہارے روزے ان کے روزوں جیسے ہوں گے وہ قرآن پڑھتے ہوئے گمان کریں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا اور ان کی نماز ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گی وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ان سے قتال کرنے والے لشکر کو اگر یہ معلوم ہو جائے جو نبی کریم کی زبانی ان کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے اسی عمل پر بھروسہ کرلیں اور نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کے بازو کی بانہہ نہ ہوگی اور اس کے بازو کی نوک عورت کے پستان کی طرح لوتھڑا ہوگی اس پر سفید بال ہونگے فرمایا تم معاویہ (رض) اور اہل شام سے مقابلہ کے لئے جاتے ہوئے ان کو چھوڑ جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولادوں اور تمہارے اموال کو نقصان پہنچائیں۔ اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حرام خون بہایا اور ان کے مویشی وغیرہ لوٹ لئے تم اور لوگوں کو چھوڑو اور ان کی طرف اللہ کے نام پر چلو سلمہ بن کہیل کہتے ہیں پھر مجھے زید بن وہب نے ایک منزل کے متعلق بیان کیا۔ یہاں تک کہ ہم ایک پل سے گزرے اور جب ہمارا خوارج سے مقابلہ ہوا تو عبداللہ بن وہب راسبی انکا سردار تھا۔ اس نے اپنے لشکر سے کہا تیر پھینک دو اور اپنی تلواریں میانوں سے کھینچ لو میں خوف کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ وہی معاملہ نہ ہو جو تمہارے ساتھ حروراء کے دن ہوا تھا تو وہ لوٹے اور انہوں نے نیزوں کو دور پھینک دیا اور تلواروں کو میان سے نکالا۔ لوگوں نے ان سے نیزوں کے ساتھ مقابلہ کیا اور یہ ایک دوسرے پر قتل کئے گئے ہم میں صرف دو آدمی کام آئے علی (رض) نے فرمایا ان میں سے ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو تلاش کرنے پر نہ ملا تو علی (رض) خود کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان لوگوں پر آئے جو ایک دوسرے پر قتل ہو چکے تھے آپ نے فرمایا ان کو ہٹاؤ پھر اس کو زمین کے ساتھ ملا ہوا پایا آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر فرمایا اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پہنچایا تو پھر عبیدہ سلمانی نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المومنین اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپ نے خود نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ حدیث سنی۔ تو علی (رض) نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی یہاں تک عبیدہ نے تین بار قسم کا مطالبہ کیا اور آپ نے تین بار ہی اس کے لئے قسم کھائی۔

سنن ابوداود ۴۷۶۸ میں بھی ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاق، عَنْ عَبْدالْمَلك بْن أَبي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْن كُهَيْل، قَالَ: أَخْبَرَني زَيْدُ بْنُ وَهْب الْجُهَنيُّ، أَنَّهُ كَانَ في الْجَيْش الَّذينَ كَانُوا مَعَ عَلي عَلَيْه السَّلام الَّذينَ سَارُوا إلَى الْخَوَارج، فَقَالَ عَليٌّ عَلَيْه السَّلام: أَيُّهَا النَّاس، إنِّي سَمعْتُ رَسُولَ اللَّه ﷺ يَقُولُ: < يَخْرُجُ قَوْمٌ منْ أُمَّتي يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قرَائَتُكُمْ إلَى قرَائَتهمْ شَيْئًا، وَلا صَلاتُكُمْ إلَى صَلاتهمْ شَيْئًا، وَلاصيَامُكُمْ إلَى صيَامهمْ شَيْئًا، يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ يَحْسبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهمْ، لاتُجَاوزُ صَلاتُهُمْ تَرَاقيَهُمْ، يَمْرُقُونَ منَ الإسْلام كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ منَ الرَّميَّة، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذينَ يُصيبُونَهُمْ مَا قُضيَ لَهُمْ عَلَى لسَان نَبيهمْ ﷺ لَنَكَلُوا عَن الْعَمَل، وَآيَةُ ذَلكَ أَنَّ فيهمْ رَجُلا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذرَاعٌ، عَلَى عَضُده مثْلُ حَلَمَة الثَّدْي، عَلَيْه شَعَرَاتٌ بيضٌ > أَفَتَذْهَبُونَ إلَى مُعَاويَةَ وَأَهْل الشَّام وَتَتْرُكُونَ هَؤُلاء يَخْلُفُونَكُمْ في ذَرَاريِّكُمْ وَأَمْوَالكُمْ؟ وَاللَّه إنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلاء الْقَوْمَ؛ فَإنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا في سَرْح النَّاس، فَسيرُوا عَلَى اسْم اللَّه، قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْل: فَنَزَّلَني زَيْدُ بْنُ وَهْب مَنْزلا مَنْزلا، حَتَّى مَرَّ بنَا عَلَى قَنْطَرَة، قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارج عَبْدُاللَّه بْنُ وَهْب الرَّاسبيُّ فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ منْ جُفُونهَا، فَإنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، قَالَ: فَوَحَّشُوا برمَاحهمْ، وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ برمَاحهمْ، قَالَ: وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضهمْ، قَالَ: وَمَا أُصيبَ منَ النَّاس يَوْمَئذ إلا رَجُلان، فَقَالَ عَليٌّ عَلَيْه السَّلام: الْتَمسُوا فيهمُ الْمُخْدَجَ، فَلَمْ يَجدُوا، قَالَ: فَقَامَ عَليٌّ رَضي اللَّه عَنْه بنَفْسه، حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْض، فَقَالَ: أَخْرجُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ ممَّا يَلي الأَرْضَ، فَكَبَّرَ، وَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، فَقَامَ إلَيْه عَبيدَةُ السَّلْمَانيُّ فَقَالَ: يَا أَميرَ الْمُؤْمنينَ! [وَ] اللَّه الَّذي لا إلَهَ إلا هُوَ لَقَدْ سَمعْتَ هَذَا منْ رَسُول اللَّه ﷺ ؟ فَقَالَ: إي وَاللَّه الَّذي لاإلَهَ إلا هُوَ، حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلاثًا، وَهُوَ يَحْلفُ ۔
تخريج: م/ الزكاة ۴۸ (۱۰۶۶)، (تحفة الأشراف: ۱۰۱۰۰)، وقد أخرجه: حم (۹۰/۱) (صحيح) *

زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس فوج میں شامل تھے جو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی، اور جو خوارج کی طرف گئی تھی، علی نے کہا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ” میری امت میں کچھ لوگ ایسے نکلیں گے کہ وہ قرآن پڑھیں گے، تمہارا پڑھنا ان کے پڑھنے کے مقابلے کچھ نہ ہو گا، نہ تمہاری صلاۃ ان کی صلاۃ کے مقابلے کچھ ہو گی، اور نہ ہی تمہارا صیام ان کے روزے کے مقابلے کچھ ہو گا، وہ قرآن پڑھیں گے، اور سمجھیں گے کہ وہ ان کے لئے (ثواب) ہے حالاں کہ وہ ان پر (عذاب) ہو گا، ان کی صلاۃ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گی، وہ اسلام سے نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر ان لوگوں کو جو انہیں قتل کریں گے، یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے لئے ان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کس چیز کا فیصلہ کیا گیا ہے، تو وہ ضرور اسی عمل پر بھروسا کر لیں گے -ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہو گا جس کے بازو ہو گا، لیکن ہاتھ نہ ہو گا، اس کے بازو پر پستان کی گھنڈی کی طرح ایک گھنڈی ہو گی، اس کے اوپر کچھ سفید بال ہوں گے “، تو کیا تم لوگ معاویہ اور ہل شام سے لڑنے جاؤ گے، اور انہیں اپنی اولاد اور اسباب پر چھوڑ دو گے (کہ وہ ان پر قبضہ کریں اور انہیں برباد کریں) اللہ کی قسم مجھے امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں (جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) اس لئے کہ انہوں نے ناحق خون بہایا ہے، لوگوں کی چراگاہوں پر شب خون مارا ہے، چلو اللہ کے نام پر۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں : پھر زید

بن وہب نے مجھے ایک ایک مقام بتایا (جہاں سے ہو کر وہ خارجیوں سے لڑنے گئے تھے) یہاں تک کہ وہ ہمیں لے کر ایک پل سے گزرے۔ وہ کہتے ہیں: جب ہماری مڈ بھیڑ ہوئی تو خارجیوں کا سردار عبداللہ بن وہب راسبی تھا اس نے ان سے کہا: نیزے پھینک دو اور تلواروں کو میان سے کھینچ لو، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تم سے اسی طرح صلح کا مطالبہ نہ کریں جس طرح انہوں نے تم سے حروراء کے دن کیا تھا، چنانچہ انہوں نے اپنے نیزے پھینک دیئے، تلواریں کھینچ لیں، لوگوں (مسلمانوں) نے انہیں اپنے نیزوں سے روکا اور انہوں نے انہیں ایک پر ایک کر کے قتل کیا اور (مسلمانوں میں سے) اس دن صرف دو آدمی شہید ہوئے، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں مخدج یعنی لنجے کو تلاش کرو، لیکن وہ نہ پا سکے، تو آپ خود اٹھے اور ان لوگوں کے پاس آئے جو ایک پر ایک کر کے مارے گئے تھے، آپ نے کہا: انہیں نکالو، تو انہوں نے اسے دیکھا کہ وہ سب سے نیچے زمین پر پڑا ہے، آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور بولے: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے ساری باتیں پہنچا دیں۔ پھر عبیدہ سلمانی آپ کی طرف اٹھ کر آئے کہنے لگے: اے امیر المومنین! قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں کیا آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ وہ بولے: ہاں، اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، یہاں تک کہ انہوں نے انہیں تین بار قسم دلائی اور وہ (تینوں بار) قسم کھاتے رہے

زید بن وهب ایک بد مذهب شخص تھا – امام یعقوب الفسوي کے مطابق فی حدیثه خلل کثیر اسکی روایات میں خلل ہوتا ہے اور کہا کرتا إن خرج الدجال تبعه من كان يحب عثمان. اگر دجال نکلے تو اس کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو عثمان (رضی الله عنہ) سے محبت کرتے ہوں – الذہبی، ذیل دیوان الضعفاء والمتروکین میں بتاتے ہیں کہ اسکی ایک حدیث عمر (رضی الله عنہ) کے حوالے سے کہ انہوں نے حذیفہ (رضی الله عنہ) سے کہا بالله أنا منافق الله کی قسم میں منافق ہوں- ان روایات کو امام یعقوب الفسوي رد کرتے اور اس کی روایات کا خلل کہتے – علی رضی الله عنہ پر بھی موصوف نے ہاتھ صاف کیا اور اس کو مسلم نے صحیح میں روایت 2071 بیان کر دیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے علی (رضی الله عنہ) کو ایک چادر دی اور وہ علی رضی الله عنہ نے اوڑھ لی اور رسول الله کے پاس گئے جس پر اپ صلی الله علیہ وسلم کے چہرے پر غضب آیا اور فرمایا کہ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي اپنی عورتوں میں اس کو بانٹ دو- یعنی چادر رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فاطمہ رضی الله عنہا یا علی کی لونڈیوں کے لئے دی تھی لیکن علی اس قدر معصوم تھے یہ سب سمجھ نہ سکے اور ایسی زنانہ چادر اوڑھ بھی لی- حیرت ہے کہ امام مسلم نے اس کو صحیح میں روایت بھی کر دیا[4]

[4]

علی (رضی الله عنہ) کو ایک چادر دی اور وہ علی رضی الله عنہ نے اوڑھ لی اور رسول الله کے پاس گئے

یہ بات حضرت عمر رضی الله اور حضرت اسامہ رضی الله کے لئے بھی کی گئی – صحیح احادیث ہیں

صحیح بخاری:جلد اول:حدیث نمبر 2024 حدیث مرفوع مکررات 56 متفق علیہ 27

آدم، شعبہ، ابوبکر بن حفص، سالم بن عبداللہ بن عمر (رض) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عمر (رض) کو ایک ریشمی جوڑا بھیجا آپ نے حضرت عمر (رض) کو پہنتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھیجا تھا، اس کو وہی شخص پہنتا ہے، جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں، میں نے صرف اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

مسند احمد:جلد سوم:حدیث نمبر 522 حدیث مرفوع مکررات 56 متفق علیہ 27

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہنے لگے کہ اگر آپ اسے خرید لیتے تو وفود کے سامنے پہن لیا کرتے؟ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا یہ وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو چنددن بعد نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں کہیں سے چند ریشمی حلے آئے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بھجوادیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آپ نے خود ہی تو اس کے متعلق وہ بات فرمائی تھی جو میں نے سنی تھی اور اب آپ ہی نے مجھے یہ ریشمی جوڑا بھیج دیا؟ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے تمہیں یہ اس لئے بھجوایا ہے کہ تم اسے فروخت کرکے اس کی قیمت اپنے استعمال میں لے آؤ یا اپنے گھروالوں کو اس کے دوپٹے بنادو۔ اسی طرح حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے وہ ریشمی جوڑا پہن رکھا تھا نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے یہ تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھجوایا تھا میں نے تو اس لئے بھجوایا تھا کہ تم اسے فروخت کردو یہ مجھے معلوم نہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا یا نہیں کہ اپنے گھروالوں کو اس کے دوپٹے بنادو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں ریشمی لباس پہن کر آئے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ آپ ہی نے تو مجھے پہنایاہے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے درمیان دوپٹے تقسیم کردو یا اپنی ضرورت پوری کر لو۔

مسند احمد:جلد سوم:حدیث نمبر 1840 حدیث مرفوع مکررات 56 متفق علیہ 27

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد کو کچھ ریشمی جوڑے بیچتے ہوئے دیکھا تو بارگارہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عطارد کو ریشمی جوڑے بیچتے ہوئے دیکھا ہے اگر آپ اس میں سے ایک جوڑا خرید لیتے تو وفود کے سامنے اور عید اور جمعہ کے موقع پر پہن لیتے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا یہ وہ شخص پہنتا ہے جس کا کوئی آخرت میں حصہ نہ ہو۔ کچھ عرصے بعد نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں کہیں سے کچھ ریشمی جوڑے آ گئے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کودے دیا ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کودے دیا اور ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے پھاڑ کر اس کے دوپٹے عورتوں میں تقسیم کردو اسی اثنا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے ریشم کے متعلق آپ کو جو فرماتے ہوئے سنا تھا وہ آپ ہی نے فرمایا تھا اور پھر آپ ہی نے مجھے یہ جوڑا بھیج دیا؟ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہن لو بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اسے فروخت کر لوجبکہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا پہن لیا اور باہر نکل آئے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں تیز نظروں سے دیکھنے لگے جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں گھور کر دیکھ رہے ہیں توکہنے لگے یا رسول اللہ آپ ہی نے مجھے یہ لباس پہنایا ہے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اسے پھاڑ کر عورتوں کے درمیان دوپٹے تقسیم کردو یا جیسے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔

صحیح مسلم:جلد سوم:حدیث نمبر 906 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 56 متفق علیہ 27

شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع، حضرت ابن عمر (رض) سے روایت ہے کہ حضرت عمر (رض) نے عطارد تمیمی کو بازار میں (کپڑوں کا) ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا وہ ایک ایسا آدمی تھا کہ جو بادشاہوں کے پاس جاتا اور ان سے (مال وغیرہ) وصول کرتا حضرت عمر (رض) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عطارد کو دیکھا کہ اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا بیچنے کے لئے رکھا ہوا ہے اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس جوڑے کو خرید لیں اور جب عرب کا کوئی وفد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں آیا کرے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ جوڑا پہن لیا کریں راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمر (رض) نے یہ بھی فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جمعہ کے دن بھی پہن لیا کریں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عمر (رض) سے فرمایا دنیا میں ریشم کا کپڑا وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے پھر اس کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں ریشمی کپڑے کے چند جوڑے لائے گئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک جوڑا حضرت عمر (رض) کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت اسامہ بن زید (رض) کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت علی بن ابی طالب (رض) کو عطا فرمایا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ان جوڑوں کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا لینا راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر (رض) اس جوڑے کو اٹھا کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس جوڑے کو میری طرف بھیجا ہے حالانکہ آپ نے گزشتہ روز عطارد کے جوڑے کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے عمر میں نے

عبيدة السلماني المرادي الهمداني کی روایت

صحیح مسلم میں روایت ہے

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيد، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْد، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ:

یہ جوڑا تیری طرف اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لئے بھیجا تھا تاکہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے اور حضرت اسامہ وہی ریشمی جوڑا پہن کر آپ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت اسامہ (رض) کی طرف بڑے غور سے دیکھا جس کی وجہ سے حضرت اسامہ (رض) نے پہچان لیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ جوڑا پہننا ناپسند لگا ہے حضرت اسامہ (رض) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں حالانکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہی تو یہ جوڑا میری طرف بھیجا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لئے اوڑھنیاں بنائے۔

راقم کہتا ہے ان روایات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ نے ریشم پہننے سے منع کیا لیکن تین جلیل القدر اصحاب نے اس کو پہنا عمر نے اسامہ نے اور علی نے – لیکن علی کے حوالے سے روایات میں اضطراب و خلل ہے

مسند احمد:جلد سوم:حدیث نمبر 1840 میں ہے
نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کودے دیا ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کودے دیا اور ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے پھاڑ کر اس کے دوپٹے عورتوں میں تقسیم کردو اسی اثنا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے ریشم کے متعلق آپ کو جو فرماتے ہوئے سنا تھا وہ آپ ہی نے فرمایا تھا اور پھر آپ ہی نے مجھے یہ جوڑا بھیج دیا؟ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہن لو بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اسے فروخت کر لو

صحیح مسلم میں ہے
حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ، حدثنا غندر ، عن شعبة ، عن عبد الملك بن ميسرة ، عن زيد بن وهب ، عن علي بن ابي طالب ، قال: كساني رسول " الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء، فخرجت فيها، " فرايت الغضب في وجهه، قال: فشققتها بين نسائي
امیرالمومنین اسد اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دو

اضطراب اس طرح ہے کہ
– اول علی کو جب دیکھا تو کیا حکم کیا بیچنے کا یا بانٹنے کا
أبو عون محمد بن عبيد الله بنِ سعيد الثقفي. نے عبد الرحمن بن قيس ، أبو صالح الحنفی الكوفی سے روایت کیا ہے کہ سربندھن بنانے کا حکم کیا اور نَافِعٌ نے ابْنِ عُمَرَ سے روایت کیا ہے کہ بیچنے کا حکم کیا اور زید بن وھب نے بیان کیا ہے کہ عورتوں میں باٹنے کا حکم کیا دوم علی کو کہا اپنی عورتوں میں تقسیم کر دو- کون سی عورتیں؟ انکی تو ایک ہی بیوی تھیں اور باقی جو رشتہ دار تھیں وہ تو خود رسول اللہ کی رشتہ دار ہوئیں جن کو رسول اللہ خود براہ راست دے سکتے تھے

علی کے حوالے سے اس روایت میں خاص اضطراب پایا جاتا ہے اس کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے لہذا جب امام الفسوی نے کہا زید کی روایت خلل زدہ ہے تو ان کے علم میں اس کی دیگر روایات بھی ہوں گی جس کی بنا پر یہ حکم اس پر لگایا گیا ہے – زید پر جرح راقم نے خود نہیں کی الفسوی کا قول بیان کیا تھا لہذا زید تو مجروح ہے – باقی یہ کام روایت میں تین اصحاب سے منسوب کیا گیا ہے جو عجیب بات ہے کہ کیا اصحاب رسول حدیث سنتے لیکن سمجھ نہ پاتے تھے کہ ریشم حرام ہے ؟ اس کے کپڑے پہن کر رسول اللہ کے پاس جاتے جبکہ کوئی اور نہیں جاتا تھا – آج بھی اپ کو قیمتی کپڑا ملے تو سلواتے وقت یا پہنتے وقت اپ سوچیں گے کہ ایسا کوئی اور پہنتا ہے یا – نہیں

«فيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَد، أَوْ مُودَنُ الْيَد، أَوْ مَثْدُونُ الْيَد»، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللهُ الَّذينَ يَقْتُلُونَهُمْ، عَلَى لسَانِ مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ، قَالَ قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

عبيدة السلماني المرادي الهمداني سے اس روایت کو امام ابن سیرین روایت کرتے ہیں اور ان سے ایوب السختیانی جو مدلس ہیں اور عن سے روایت کرتے ہیں-

ابن سیرین اور ایوب دونوں بصری ہیں مدلس ہیں- ابن سیرین خود تو دوسروں سے کہتے رجال بتاؤ لیکن یہ خود تدلیس کر کے رجال چھپاتے ہیں

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روایت

صحیح مسلم کی روایت ہے عُبَيدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قبیلہ مضر کے تھے علی کے کاتب تھے بتاتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر، وَيُونُسُ بْنُ عَبْد الْأَعْلَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الله بْنُ وَهْب، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِث، عَنْ بُكَيْر بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعيد، عَنْ عُبَيْد الله بْنِ أَبِي رَافع، مَوْلَى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ، وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالب رَضيَ اللهُ عَنْهُ، قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا للَّه، قَالَ عَلِيٌّ: كَلمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بهَا بَاطلٌ، إِنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاء، «يَقُولُونَ الْحَقَّ بأَلْسنَتهمْ لَا يَجُوزُ هَذَا، منْهُمْ، - وَأَشَارَ إِلَى حَلْقه - منْ أَبْغَضِ خَلْق الله إِلَيْه منْهُمْ أَسْوَدُ، إِحْدَى يَدَيْه طُبْيُ شَاة أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ» فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَوَالله، مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَة، فَأَتَوْا به حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْه، قَالَ عُبَيْدُ الله: وَأَنَا حَاضِرُ ذَلكَ منْ أَمْرِهِمْ، وَقَوْلِ عَلِيٍّ فيهِمْ "، زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَته: قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ، قَالَ: رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ

عُبَيدِ اللهِ بْنِ اِبِی رَافِعٍ روایت کرتے ہیں کہ الحُرُورِيَّةَ نے جب خروج کیا اور وہ علی بن ابی طالب کے ساتھ تھے تو الحُرُورِيَّةَ نے کہا حکم نہیں صرف اللہ کے لئے علی نے کہا یہ کلمہ حق ہے یہ اس سے باطل چاہتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی صفت بیان کی تھی اور میں انکو انکی صفت سے جانتا ہوں یہ اپنی زبانوں پر حق کہتے ہیں جو ان کے لئے جائز نہیں ہے پھر حلق کی طرف اشارہ کیا اور ان میں سب سے برا جو اللہ نے خلق کیا ہے وہ، وہ کالا ہے جس کا ہاتھ ایک بکری کے پستان جیسا ہے پس جب ان کا قتل ہوا تو علی نے کہا دیکھو پر نہ پایا پھر کہا واپس جاؤ دیکھو نہ میں نے جھوٹ کہا نہ انہوں نے دو یا تین دفعہ کہا پھر اس کو پایا اور ہاتھ میں اس کو دیکھا عبد اللہ نے کہا میں بھی ان میں تھا

اس روایت میں دو مختلف اقوال مبہم انداز میں مل گئے ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت بتائی تھی کہ وہ جو بولیں گے وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا – علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث نبوی کو الْحَرُورِيَّةَ پر منطبق کیا پھر علی نے کہا ان میں ایک کالا ہے جس کا ہاتھ پستان جیسا ہے پھر ڈھندوایا گیا کہ وہ مر گیا یا نہیں

اغلبا اصحاب علی کو اشتباہ ہوا اور انہوں نے حدیث نبوی اور قول علی کو ملا کر اس کو ایک مکمل حدیث بنوی بنا دیا

أَبُو الْوَضِيئِ کی روایت

سنن ابو داود ۴۷۶۹ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْد، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْد، عَنْ جَميلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيئِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْه السَّلَام: اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ، قَالَ أَبُو الْوَضِيئِ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْنِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا

شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ۔
(١٣٩/١، ١٤٠، ١٤١) تخريج: تفرد بہ أبو داود، (تحفۃ الأشراف: ١٠١٥٨)، وقد أخرجہ: حم *

ابوالوضی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مخدج (لنجے) کو تلاش کرو، پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی، اس میں ہے: لوگوں نے اسے مٹی میں پڑے — ہوئے مقتولین کے نیچے سے ڈھونڈ نکالا، گویا میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ ایک حبشی ہے چھوٹا سا کرتا پہنے ہوئے ہے، اس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہے، جس پر ایسے چھوٹے چھوٹے بال ہیں، جیسے جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں

عباد بن نسیب کا حال مجھول ہے ابن خلفون نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے اس سے قبل کسی نے توثیق نہیں کی

أَبِي مَرْيَمَ کی روایت

سنن ابوداود کی روایت ہے

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِد، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّار، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيم، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذ فِي الْمَسْجِد، نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار، وَكَانَ فَقِيراً، وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَام مَعَ النَّاس وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِيقَالَ أَبُو مَرْيَمَ: وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّة، وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَة، عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ [قَالَ أَبُو دَاود: وَهُوَ عِنْدَ النَّاس اسْمُهُ حَرْقُوس] ۔
تخريج: تفرد بہ أبو داود، (تحفۃ الأشراف: ١٠٣٣٣) (ضعيف الإسناد) *

اِبی مریم قیس الثقفی المدائنی کہتے ہیں کہ یہ مخدج (لنجا) مسجد میں اس دن ہمارے ساتھ تھا ہم اس کے ساتھ رات دن بیٹھا کرتے تھے، وہ فقیر تھا، میں نے اسے دیکھا کہ وہ مسکینوں کے ساتھ آ کر علی رضی اللہ عنہ کے کھانے پر لوگوں کے ساتھ شریک ہوتا تھا اور میں نے اسے اپنا ایک کپڑا دیا تھا۔ ابو مریم کہتے ہیں : لوگ مخدج (لنجے) کو نافع ذوالثدیہ (پستان والا) کا نام دیتے تھے، اس کے ہاتھ میں عورت کے پستان کی طرح گوشت ابھرا ہوا تھا، اس کے سرے پر ایک گھنڈی تھی جیسے پستان میں ہوتی ہے اس پر بلی کی مونچھوں کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے۔ ابو داود کہتے ہیں: لوگوں کے نزدیک اس کا نام حرقوس تھا۔

البلاذري الأنساب میں کہتے ہیں نہروان میں حرقوص بن زهير کا قتل ہوا- لہذا پہلا خیال یہ اتا ہے کہ اس روایت میں حَرْقُوس غلط ہے کتابت کی غلطی ہے لیکن مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ نام مسلسل حَرْقُوس لکھا گیا ہے دیگر کتب میں بھی - یہ کوئی فرضی کردار ہے یا حقیقی ہے یہ بھی نہیں پتا - مسند ابی یعلی کی روایت ہے

هَذَا حُرْقُوسٌ وَأُمُّهُ هَاهُنَا، قَالَ: فَأَرْسَلَ عَلِيٌّ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ لَهَا: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَتْ: مَا أَدْرِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالرَّبَذَةِ، فَغَشِيَنِي شَيْءٌ كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فَحَمَلْتُ مِنْهُ فَوَلَدْتُ هَذَا

لوگوں نے کہا یہ حُرْقُوسٌ ہے اس کی ماں ادھر کی ہے پس علی نے اس کی ماں کے پاس بھیجا اور پوچھا یہ حُرْقُوسٌ کیا شی ہے ؟ بولی مجھے نہیں پتا امیر الْمُؤْمِنِينَ سوائے اس کے کہ ایام جاہلیت میں میں زبدہ میں بکریاں چرا رہی تھی کہ غشی آ گئی اور ایک سایہ کی طرح چیز سے میں حآملہ ہوئی اور اس کو جنا

أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ کی روایت

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا 37899 - يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ ذَا الثُّدَيَّةِ قَالَ سَعْدٌ: «لَقَدْ قَتَلَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ جَانَّ الرَّدْهَةِ»

جب اس پستان جیسے شخص کا قتل ہوا تو سعد نے کہا علی نے الرَّدْہَۃِ کے جن کا قتل کر دیا

سند میں أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ ہے جس کا حال مجھول ہے

الرَّيَّانُ بْنُ صَبِرة کی روایت

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَرْبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّيَّانُ بِنُ صَبِرَةَ الْحَنَفِيُّ، أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ، قَالَ: وَكُنْتُ فِيمَنِ اسْتَخْرَجَ ذَا الثُّدَيَّةِ فَبَشَّرَ بِهِ عَلِيٌّ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ قَالَ: فَانْتَهَى إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَحًا

علی خوشی سے سجدہ میں گر گئے

الرَّيَّانُ بْنُ صَبِرة مجھول ہے

بکر بن قرواش کی روایت

مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند احمد کی روایت ہے

يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ، يُخْبِرُ عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ ذَا الثُّدَيَّةِ الَّذِي كَانَ مَعَ أَصْحَابِ النَّهْرِ فَقَالَ: شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ عَلَامَةُ سُوءٍ فِي قَوْمٍ ظَلَمَةٍ , فَقَالَ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ حِينَ كَذَّبَ بِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ , قَالَ: وَأَرَاهُ قَالَ: مِنْ دُهْنٍ , يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ

بَکْرِ بن قِرْوَاشٍ نے سَعْدِ بن مَالِکٍ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا پستان جیسے ہاتھ والے شخص کا جو اصحاب النہر میں سے تھا اور کہا یہ تو الرَّدْہَۃِ (پہاڑ میں بسنے والا) شیطان ہے

اس روایت کا ذکر الكامل في ضعفاء الرجال از ابن عدي الجرجاني (المتوفى: 365هـ) میں ہے

حَدَّثَنَا الفضل بن عَبد اللَّه بْن سُلَيْمَانَ الأَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنا لُوَيْنٌ، حَدَّثَنا سُفيان، عَن الْعَلاء بْن أَبِي الْعَبَّاس، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْل يُحَدِّثُ عَنْ بَكْر بْن قِرْوَاش عَنْ سَعْد قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسلَّمَ شَيْطَانُ الرَّدْهَة يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بُجَيْلَةَ، يُقَال لَهُ: الأَشْهَبُ، أَوِ ابْنُ الأشهب راعي الخيل أو راعي الْخَيْلِ عَلامَةٌ فِي قَوْمٍ ظَلَمَةٍ.

قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذَا الْحَدِيثُ لا يُعْرَفُ إِلاَّ بِبَكْرِ بْنِ قِرْوَاشِ عَنْ سَعْدِ وَبَكْرِ بْنِ قِرْوَاشِ ما أقل ما له من الرِّوَايَاتِ.

ابن عدی کہتے ہیں اس حدیث کو صرف بکر بن قرواش روایت کرتا ہے اور ... اس کی تھوڑی سی روایات ہیں

ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين میں الذهبي (المتوفى: 748هـ) لکھتے ہیں

بكر بن قرواش: عن سعد بن مالك، لا يعرف. کو میں نہیں جانتا

میزان از الذھبی میں ہے بكر بن قرواش. ..الحديث منكر، رواه عنه أبو الطفيل. قال ابن المديني: لم أسمع بذكره إلا في هذا الحديث - يعنى في ذكر ذي الثدية.

بکر بن قرواش اس کی حدیث منکر ہے جو اس سے ابو طفیل روایت کرتا ہے اور امام علی المدینی کہتے ہیں میں نے اس کے حوالے سے صرف یہی حدیث سنی ہے جس میں پستان جیسے ہاتھ کا ذکر ہے

الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ کی روایت

کتاب السنة از أبو بكر الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ) کی روایت ہے

أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّد بْن عَبْد اللَّه بْن صَدَقَةَ، قَالَ: ثَنَا الْعَبَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِم، كَذَا قَالَ، وَإِنَّمَا هُوَ الضَّحَّاكُ الْمشْرَقِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيِّ، الْحَدِيثٌ طَوِيلٌ فيه قصَّةُ ذي الثُّدَيَّة، وَقَوْلُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ فيه، قَالَ أَبُو سَعِيد: أَشْهَدُ لَسَمعْتُ هَذَا منْ رَسُول اللَّه، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلي حينَ قَتَلَهُمْ، وَالْتُمس في الْقَتْلَى فَأُتِيَ به عَلَى النَّعْت الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

الأَوْزَاعِيّ کہتے ہیں الزُّہرِیّ نے مجھ سے کہا کہ الضَّحَّاکُ بْنُ مُزَاحِم نے روایت کیا، میں سمجھتا ہوں یہ الضَّحَّاکُ الْمُشْرِقِيّ ہے کہ ابو سعید الخدری نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل قصہ پستان جیسے ہاتھ والے کا... ابو سعید نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کو میں نے رسول اللہ سے سنا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ جب ان کا قتل ہوا میں ساتھ تھا اور اس صفت تک پہنچا جو رسول اللہ نے بیان کی

الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ کے لئے ابی حاتم کہتے ہیں لم يدرك أبا سعيد رضي الله عنهم

جامع التحصيل في أحكام المراسيل

اس کا مطلب ہے کہ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ، صحابی ابو سعید سے بھی روایت کرتا ہے

امام الْأَوْزَاعِيّ کی رائے میں بھی یہ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ نہیں ہو سکتا ان کی رائے میں یہ اغلبا الضَّحَّاكُ الْمِشْرَقِيّ، ہے لیکن اس میں ظاہر ہے کہ یہ صرف رائے ہے امام الزہری نے دوسرا نام لیا ہے

رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ کی روایت

امام بخاری تاریخ الکبیر میں روایت پیش کرتے ہیں

قَالَ مَالكُ بْنُ إسْمَاعيلَ: حدَّثنا الْحَكَمُ بْنُ عَبد الْمَلك، عَن الْحَارث بْن حَصيرة، عَنْ أَبِي صَادق، عَن رَبيعَةَ بنِ ناجد، عَن عَليٍّ: دَعاني النَّبيّ صَلى اللَّهُ عَلَيه وسَلم، فَقال: يَا عَلِيٌّ، إِنَّ لَكَ مِن عِيسَى مَثَلاً، أَبغَضَتهُ اليَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وأَحَبَّتهُ النَّصارَى حَتَّى أَنزَلُوهُ بِالمَنزِلِ الَّذِي لَيسَ به.

رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور کہا اے علی تمہاری مثال تو عیسیٰ جیسی ہے جن سے یہود نے بغض کیا یہاں تک کہ انکی ماں پر بہتان لگا دیا اور نصاری نے محبت کی اور اس منزل پر لے گیر جو ان کے لئے نہیں تھی

المعجم الأوسط از طبرانی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَامرِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ الْحَسَن بْن فُرَات الْقَزَّازُ قَالَ: نا أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ الْمَسْعُوديُّ قَالَ: نا الْحَارثُ بْنُ حَصيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادق، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِد، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «لَقَدْ عَلمَ أُولُو الْعلْم منْ آل مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ وعَائشَةُ بنْتُ أَبِي بَكْر فَسَلُوهَا، أَنَّ أَصْحَابَ الْأَسْوَدِ ذِي الثُّدَيَّةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى»

رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، علی سے روایت کرتا ہے یقینا ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل علم جانتے ہیں اور عائشہ سے پوچھ لو کہ اس کالے پستان جیسے ہاتھ والا کے اصحاب ان پر زبان نبی سے لعنت کی گئی ہے اور برباد ہوا وہ جس نے جھوٹ گھڑا

ان دونوں کی سند میں رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدِ ہے

الذہبی میزان میں لکھتے ہیں

ربيعة بن ناجد [ق] عن علي، لا يكاد يعرف.

رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدِ ، علی سے روایت کرتا ہے میں اس کو نہیں جانتا

یہ مجھول شخص روایت کرتا ہے اور خاص ام المومنین کا حوالہ دے رہا ہے کیونکہ اس واقعہ پر ام المومنین کو اعتراض تھا جس کی ان عراقیوں کو خبر تھی تفصیل نیچے ا رہی ہے

روایت عبد اللہ بن شداد کی روایت

اب ہم جو روایت پیش کر رہے ہیں وہ مسند احمد کی ہے اور علی رضی الله عنہ کے خاص ساتھی عبد الله بن شداد بیان کرتے ہیں

پہلے محققین کی آراء پیش کی جاتی ہیں

احمد شاکر تعلیق میں کہتے ہیں

إسناده صحيح، عبيد الله بن عياض: تابعي ثقة. عبد الله بن شداد بن الهاد: تابعي ثقة أيضاً. "خثيم" بالتصغير وتقديم المثلثة، وفي ح "خيثم" وهو تصحيف. والحديث ذكره ابن كثير في تاريخه 7/ 279 – 280 وقال: "تفرد به أحمد، وإسناده صحيح، واختاره الضياء" يعني في المختارة. وهو في مجمع الزوائد 6/ 235 – 237 وقال: "رواه أبو يعلى ورواته ثقات"، وفي هذا خطأ يقيناً، فلا أدري أصحته "رواه أحمدل" أم "رواه أحمد وأبو يعلى". قوله "لا تواضعوه كتاب الله" و"والله لنواضعنه كتاب الله" أصل المواضعة المراهنة، فهو يريد تحكيم كتاب الله في المجادلة، فكأنهم وضعوه حكماً بينهم. الثبت، بفتح الثاء والباء: الحجة والبينة. وانظر 626. وقد رواه الحاكم 2: 152 من طريق محمد بن كثير العبدي "حدثنا

يحيى بن سليم وعبد الله بن واقد عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن عبد الله بن شداد بن الهاد. قال: قدمت على عائشة .. " الخ، وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وانظر 1378 و 1379.

اس کی اسناد صحیح ہیں

شعیب الأرنؤوط مسند احمد کی تعلیق میں کہتے ہیں

إسناده حسن، يحيى بن سُليم- وهو الطائفي- مختلف فيه يتقاصر عن رتبة الصحيح له في البخاري حديث واحد، واحتجّ به مسلم والباقون، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غيرَ عبيد الله بن عياض بن عمرو، فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد" وهو ثقة، وقال ابنُ كثير في "تاريخه" 292/7 بعد أن ذكر من رواية أحمد: تَفَرد به أحمد وإسناده صحيح، واختاره الضياء (يعني في "المختارة") وأخرجه أبو يعلى (474) عن إسحاق بنِ أبي إسرائيل، عن يحيى بنِ سُليم، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 235/6-237 ونسبه إلى أبي يعلى، ولم ينسبه إلى أحمد مع أنَّه من شرطه! وقال: رجاله ثقات.

اس کی اسناد حسن ہیں ... ابن کثیر اس روایت کو صحیح کہتے ہیں اور اسی کو الضیاء نے اختیار کیا ہے

یہ روایت مسند ابو یعلی میں بھی ہے جس پر محقق حسین سلیم أسد کہتے ہیں : إسناده صحيح

اب مسند احمد کی یہ روایت ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عِيَاضِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، وَنَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوسٌ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْعِرَاقِ لَيَالِيَ قُتِلَ عَلِيٌّ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادٍ، هَلْ أَنْتَ صَادِقِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ؟ تُحَدِّثُنِي عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ، قَالَ: وَمَا لِي لَا أَصْدُقُكِ؟ قَالَتْ: فَحَدِّثْنِي عَنْ قِصَّتِهِمْ قَالَ: فَإِنَّ عَلِيًّا لَمَّا كَاتَبَ مُعَاوِيَةَ، وَحَكَّمَ الْحَكَمَيْنِ (1) ، خَرَجَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةُ آلَافٍ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ، فَنَزَلُوا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: حَرُورَاءُ، مِنْ جَانِبِ الْكُوفَةِ، وَإِنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: انْسَلَخْتَ مِنْ قَمِيصٍ أَلْبَسَكَهُ اللهُ تَعَالَى، وَاسْمٍ سَمَّاكَ اللهُ تَعَالَى بِهِ، ثُمَّ انْطَلَقْتَ فَحَكَّمْتَ فِي دِينِ اللهِ، فَلَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى. فَلَمَّا أَنْ بَلَغَ عَلِيًّا مَا عَتَبُوا عَلَيْهِ، وَفَارَقُوهُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ: أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْآنَ. فَلَمَّا أَنِ امْتَلَأَتِ الدَّارُ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ، دَعَا بِمُصْحَفٍ إِمَامٍ عَظِيمٍ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: أَيُّهَا الْمُصْحَفُ، حَدِّثِ النَّاسَ، فَنَادَاهُ النَّاسُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا تَسْأَلُ عَنْهُ إِنَّمَا هُوَ مِدَادٌ فِي وَرَقٍ، وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِمَا رُوِينَا مِنْهُ، فَمَاذَا تُرِيدُ؟ قَالَ: أَصْحَابُكُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ خَرَجُوا، بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فِي امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللهُ بَيْنَهُمَا فَأُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ دَمًا وَحُرْمَةً مِنَ امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ وَنَقَمُوا عَلَيَّ أَنْ كَاتَبْتُ مُعَاوِيَةَ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَقَدْ جَاءَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، حِينَ صَالَحَ قَوْمَهُ قُرَيْشًا، فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ". فَقَالَ: سُهَيْلٌ لَا تَكْتُبْ (1) : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. فَقَالَ: " كَيْفَ نَكْتُبُ (2) ؟ " فَقَالَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللهُمَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَاكْتُبْ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ " فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ أُخَالِفْكَ. فَكَتَبَ: هَذَا مَا صَالَحَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قُرَيْشًا. يَقُولُ: اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ " فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْكَرَهُمْ، قَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ، إِنَّ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ فَأَنَا أُعَرِّفُهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ، هَذَا مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ: قَوْمٌ خَصِمُونَ فَرُدُّوهُ إِلَى صَاحِبِهِ، وَلَا تُوَاضِعُوهُ كِتَابَ اللهِ. فَقَامَ خُطَبَاؤُهُمْ فَقَالُوا: وَاللهِ لَنُوَاضِعَنَّهُ كِتَابَ اللهِ، فَإِنْ جَاءَ بِحَقٍّ نَعْرِفُهُ لَنَتَّبِعَنَّهُ، وَإِنْ جَاءَ بِبَاطِلٍ لَنُبَكِّتَنَّهُ بِبَاطِلِهِ. فَوَاضَعُوا عَبْدَ اللهِ الْكِتَابَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ آلَافٍ كُلُّهُمْ تَائِبٌ، فِيهِمُ ابْنُ الْكَوَّاءِ، حَتَّى أَدْخَلَهُمْ عَلَى عَلِيٍّ الْكُوفَةَ، فَبَعَثَ عَلِيٌّ، إِلَى بَقِيَّتِهِمْ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ، فَقِفُوا حَيْثُ شِئْتُمْ، حَتَّى تَجْتَمِعَ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا تَسْفِكُوا دَمًا حَرَامًا، أَوْ تَقْطَعُوا سَبِيلًا، أَوْ تَظْلِمُوا ذِمَّةً، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ نَبَذْنَا إِلَيْكُمُ الْحَرْبَ عَلَى سَوَاءٍ، إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ. فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ شَدَّادٍ، فَقَدْ قَتَلَهُمْ فَقَالَ: وَاللهِ مَا بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَطَعُوا السَّبِيلَ، وَسَفَكُوا الدَّمَ، وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الذِّمَّةِ. فَقَالَتْ: آللَّهُ؟ قَالَ: آللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَانَ. قَالَتْ: فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَتَحَدَّثُونَهُ؟ يَقُولُونَ: ذُو الثُّدَيِّ، وَذُو الثُّدَيِّ. قَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ، وَقُمْتُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلَى، فَدَعَا النَّاسَ فَقَالَ: أَتَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَمَا أَكْثَرَ مَنْ جَاءَ يَقُولُ: قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، وَرَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، وَلَمْ يَأْتُوا فِيهِ بِثَبَتٍ يُعْرَفُ إِلَّا ذَلِكَ. قَالَتْ: فَمَا قَوْلُ عَلِيٍّ حِينَ قَامَ عَلَيْهِ كَمَا يَزْعُمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَتْ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قَالَ: اللهُمَّ لَا. قَالَتْ: أَجَلْ، صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، يَرْحَمُ اللهُ عَلِيًّا إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا يَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ، وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ

عِیَاضِ بْنِ عَمْرٍو کہتے ہیں عبد اللہ بن شداد عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ہم ان کے پاس بیٹھے تھے وہ عراق سے لوٹے تھے جس رات علی کا قتل ہوا پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ بن شداد سے کہا کیا تم سچ سچ بتاؤ گے جو میں تم سے پوچھوں؟ مجھے ان کے بارے میں بتاؤ جنھوں نے علی کو قتل کیا عبد اللہ نے کہا اور میں سچ کیوں نہ بولوں۔ ام المومنین نے کہا ان کا قصہ بیان کرو عبد اللہ نے کہا جب علی نے معاویہ کے لئے (صلح نامہ) لکھ دیا اور حکم التحکمیں ہوا تو علی کی اطاعت سے ۸۰ ہزار قاری نکل پڑے اور ایک مقام جس کو حَرُورَاءُ کہا جاتا ہے کوفہ کی جانب اس میں انہوں نے پڑاؤ کیا

اور انہوں نے علی پر عتاب نکالا اور کہا اس کی قمیص میں سے خلافت جو اللہ نے دی نکل گئی اور وہ نام جو اللہ نے اسکو دیا پھر یہ (علی) چلا اور دین اللہ میں خود حکم دینے لگا اور جبکہ حکم نہیں سوائے اللہ کے لئے۔ پس جب یہ باتیں جن پر ان کا عتاب ہوا علی تک پہنچیں اور وہ الگ ہوئے تو علی نے حکم دیا ان کو واپس انے کا لیکن وہ نہیں پلٹے۔ اور کہا ہم امیر المومنین کی طرف داخل نہیں ہوں گے سوائے ایک شخص قرآن اٹھائے ہو... پس مصحف آگے رکھا گیا پس علی نے اس کو اپنے ہاتھوں میں تھاما اور کہا اے مصحف! لوگوں کو بتاؤ پس لوگوں کو پکارا گیا اور اصحاب علی نے کہا اے امیر المومنین اپ مصحف سے کیسے کلام کر رہے ہیں؟ یہ تو کاغذ پر سیاہی ہے اور ہم اپ سے بات کر رہے جو اس میں روایت ہے پس اپ کیا چاہتے ہیں؟ علی نے کہا تمہارے یہ اصحاب جنہوں نے خروج کیا ہے ان کے اور میرے بیچ کتاب اللہ ہے۔اللہ اس کتاب میں کہتا ہے ایک مرد و عورت کے لئے

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا

پس اے امت محمد خون و حرمت ہے مرد اور عورت کے لئے اور تم مجھے الزام دیتے ہو کہ میں نے معاویہ سے (صلح نامہ) لکھ لیا۔ علی بن ابی طالب نے کہا اور ہمارے پاس سہیل (مشرکین مکہ کی طرف سے) آیا اور ہم رسول اللہ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے... پس رسول اللہ نے لکھا بسم اللہ الرحمان الرحیم اس پر سہیل نے کہا یہ مت لکھو پوچھا پھر کیا لکھیں بولا لکھو باسم اللھم پس رسول اللہ نے کہا لکھو محمد رسول اللہ انہوں نے کہا اگر ہم تم کو رسول اللہ جانتے تو مخالفت نہ کرتے پس لکھا یہ وہ صلح ہے جو محمد بن عبد اللہ قریشی نے کی۔ اللہ تعالی نے کتاب میں کہا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

پس علی نے ان لوگوں پر عبد اللہ ابن عباس کو بھیجا۔اور جو ان کو جانتا نہ ہو، تو میں ان کو جانتا ہوں کتاب اللہ سے جو یہ نہیں جانتے یہ اس میں نازل ہوا ہے یہ قوم ہے ایک جھگڑالو قوم ہے۔پس علی نے اپنے اصحاب کو خوارج پر بھیجا (انہوں نے کہا) کیا تم کتاب اللہ کو پیش نہیں رکھتے؟ خوارج نے کہا ہم رکھتے ہیں پس اگر حق ہو تو ہم اس کو پہچان لیں گے اور اگر باطل ہوا تو اس کو بھی۔ پس عبد اللہ بن عباس نے کتاب اللہ تین دن تک آگے رکھی پھر وہ ۴ ہزار کے ساتھ واپس لوٹے جو تائب ہوئے ان میں ابْنُ الْكَوَّاءِ تھا حتی کہ یہ علی کے پاس کوفہ میں داخل ہوئے

پس علی نے باقی پر لوگ بھیجے اور ان سے کہا کہ ہمارا تمہارا معاملہ امت محمد کے سامنے ہے لہذا جو چاہے کرو لیکن خون نہ بہانا نہ راستہ روکنا نہ ذمی پر ظلم کرنا اور اگر یہ کیا تو ہماری تم سے جنگ شروع ہو جائے گی اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا

اے ابن شداد تو کیا انہوں نے قتل کیا؟ کہا واللہ انہوں نے نہیں بھیجا کسی کو سوائے اس کے کہ خوارج نے رستہ روکا اور خون گرایا اور اہل ذمہ کو نقصان دیا پس ام المومنین نے فرمایا اللہ ! آللّٰہِ الّذِی لَاإِلٰہَ إلَّاہُوَ یہ ہوا

اور وہ کیا چیز ہے جو اہل عراق کی مجھ تک پہنچی جس کی یہ روایت کر رہے ہیں؟

کہتے ہیں پستان والا تھا

ابن شداد نے کہا میں نے اسکو دیکھا اور علی کے ساتھ اس کے قتل گاہ پر بھی کھڑا ہوا اور لوگوں کو پکارا اور پوچھا تم اس کو پہچانتے ہو؟ تو اکثر نے کہا ہاں ہم نے اسکو مسجد فلاں میں دیکھا تھا نماز پڑھتے ہوئے اور اس مسجد بنی فلاں میں نماز پڑھتے ہوئے اور کوئی نہیں تھا جو اثبات سے اس کو جانتا ہو سوائے اس کے

ام المومنین نے فرمایا اور علی نے کیا کہا جب وہ اس پر کھڑے ہوئے جیسا کہ اہل عراق دعوی کر رہے ہیں؟ ابن شداد نے کہا میں نے سنا – کہتے ہیں سچ کہا اللہ اور رسول اللہ نے

ام المومنین نے فرمایا

کیا تم نے ان سے سنا کہ انہوں نے اس کے علاوہ کہا

ابن شداد نے کہا اللھم نہیں

ام المومنین نے فرمایا ٹھیک ہے سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے-اللہ رحم کرے علی پر—بے شک ان کے کلام میں کوئی چیز ایسی نہیں جو حیران کرے سوائے اس کے کہا سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے- پس اہل عراق چلے ان پر جھوٹ بولنے اور ان کی بات میں اضافہ کرنے[5]

---

5 اس روایت کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے

عبیداللہ بن عیاض کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چند روز بعد حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ عراق سے واپس آکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت ہم لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ان سے فرمایا عبداللہ! میں تم سے جو پوچھوں گی، اس کا صحیح جواب دوگے؟ کیا تم مجھے ان لوگوں کے بارے بتا سکتے ہو جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کوشہید کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے سچ کیوں نہیں بولوں گا، فرمایا کہ پھر مجھے ان کا قصہ سناؤ۔
حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط و کتابت شروع کی اور دونوں ثالثوں نے اپنا اپنا فیصلہ سنادیا، تو آٹھ ہزار لوگ جنہیں قراء کہا جاتا تھا ، نکل کر کوفہ کے ایک طرف حروراء نامی علاقے میں چلے گئے، وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئے تھے اور ان کا یہ کہنا تھا کہ اللہ نے آپ کو جو قمیص پہنائی تھی، آپ نے اسے اتار دیا اور اللہ نے آپ کو جو نام عطاء کیا تھا آپ نے اسے اپنے آپ سے دور کردیا، پھر آپ نے جاکر دین کے معاملے ثالث کو قبول کرلیا، حالانکہ حکم تو صرف اللہ کا ہی چلتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ لوگ ان سے ناراض ہو کر جدا ہوگئے ہیں تو انہوں نے منادی کو یہ نداء لگانے کا حکم دیا کہ امیرالمومنین کے پاس صرف وہی شخص آئے جس نے قرآن کریم اٹھا رکھا ہو، جب ان کا گھر قرآن پڑھنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے قرآن کریم کا ایک بڑا نسخہ منگوا کر اپنے سامنے رکھا، اور اسے اپنے ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہنے لگے اے قرآن! لوگوں کو بتا، یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے امیرالمومنین! آپ اس نسخے سے کیا پوچھ رہے ہیں ؟ یہ تو کاغذ میں روشنائی ہے، ہاں ! اس کے حوالے ہم تک جو احکام پہنچے ہیں وہ ہم ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں، آپ کا اس سے مقصد کیا ہے؟ فرمایا تمہارے یہ ساتھی جو ہم سے جدا ہو کر چلے گئے ہیں ، میرے اور ان کے درمیان قرآن کریم ہی فیصلہ کرے گا، اللہ تعالی خود قرآن کریم میں میاں بیوی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کے اہل خانہ کی طرف سے بھیجو، اگر ان کی نیت محض اصلاح کی ہوئی تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا فرما دے گا، میرا خیال ہے کہ ایک آدمی اور ایک عورت کی نسبت پوری امت کا خون اور حرمت زیادہ اہم ہے (اس لئے اگر میں نے اس معاملہ میں ثالثی کو قبول کیا تو کونسا گناہ کیا؟) اور انہیں اس بات پر جو غصہ ہے کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط و کتاب کی ہے (تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو پھر مسلمان اور صحابی ہیں) جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تھے اور سہیل بن عمرو ہمارے پاس آیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم قریش سے صلح کی تھی تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہی لکھوایا تھا ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اس پر سہیل نے کہا کہ آپ اس طرح مت لکھوائیے؟ نی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کس طرح لکھوائیں؟ اس نے کہا کہ آپ باسمک اللہم لکھیں ۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نام محمد رسول اللہ لکھوایا تو اس نے کہا کہ اگر میں آپ کو اللہ کا پیغمبر مانتا تو کبھی آپ کی مخالفت نہ کرتا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ لکھوائے
ہذا ماصالح محمد بن عبداللہ قریشا
اور اللہ فرماتا ہے کہ پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے (میں نے تو اس نمونے کی پیروی کی ہے)
اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا، راوی کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا، جب ہم ان کے وسط لشکر میں پہنچے تو ابن الکواء نامی ایک شخص لوگوں کے سامنے تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے حاملین قرآن! یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آئے ہیں، جو شخص انہیں نہ جانتا ہو، میں اس کے سامنے ان کا تعارف قرآن کریم سے پیش کر دیتاہوں، یہ وہی ہیں کہ ان کے اور ان کی قوم کے بارے میں قرآن کریم میں قوم خصمون، یعنی جھگڑالو قوم کا لفظ وارد ہوا ہے، اس لئے انہیں ان کے ساتھی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیج دو اور کتاب اللہ کو ان کے سامنے مت بچھاؤ۔ یہ سن کر ان کے خطباء کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ بخدا! ہم تو ان کے سامنے کتاب اللہ کو پیش کریں گے، اگر یہ حق بات لے کر آئے ہیں تو ہم ان کی پیروی کریں گے اور اگر یہ باطل لے کر آئے ہیں تو ہم اس باطل کو خاموش کرا دیں گے، چنانچہ تین دن تک وہ لوگ کتاب اللہ کو سامنے رکھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مناظرہ کرتے رہے، جس کے نتیجے میں ان میں سے چار ہزار لوگ اپنے عقائد سے رجوع کر کے توبہ تائب ہو کر واپس آگئے، جن میں خود ابن الکواء بھی شامل تھا اور یہ سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ افراد کی طرف قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوا دیا کہ ہمارا اور ان لوگوں کا جو معاملہ ہوا وہ تم نے دیکھ لیا، اب تم جہاں چاہو ٹھہرو، تاآنکہ امت مسلمہ متفق ہوجائے، ہمارے اور تمہارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ تم ناحق کسی کا خون نہ بہاؤ، ڈاکے نہ ڈالو اور ذمیوں پر ظلم وستم نہ ڈھاؤ، اگر تم نے ایسا کیا تو ہم تم پر جنگ مسلط کر دیں گے کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔
یہ ساری روئیداد سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ابن شداد! کیا انہوں نے پھر قتال کیا ان لوگوں سے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک ان کے پاس اپنا کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک انہوں نے مذکورہ معاہدے کو ختم نہ کر دیا انہوں نے ڈاکے ڈالے، لوگوں کا خون ناحق بہایا، اور ذمیوں پر دست درازی کو حلال سمجھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کیا بخدا! ایسا ہی ہوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ! اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ایسا ہی ہوا ہے۔
پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پوچھا کہ اس بات کی کیا حقیقت ہے جو مجھ تک اہل عراق کے ذریعے پہنچی ہے کہ ذوالثدی نامی کوئی شخص تھا؟ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے خود اس شخص کو دیکھا ہے اور مقتولین میں اس کی لاش

یعنی اس پستان والے خارجی کو کوئی جانتا تک نہیں تھا سوائے اس کے کہ یہ مسجد میں نماز پڑھتا تھا اور نہ علی نے اس موقعہ پر اس کو کوئی نشانی قرار دیا نہ اس میں ہے کہ علی نے کوئی سجدہ کیا اور کوئی حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پستان والے کی خبر دی نہ اس کو سب سے برا خارجی قرار دیا – ایک نامعلوم لاش ملی اس کی بابت سوال کیا کہ کون ہے اور لوگ بھی اس سے لا علم تھے کون ہے

سنن الکبری البیہقی میں اس روایت پر امام بیہقی کہتے ہیں

حَديثُ الثُّدَيَّة حَديثٌ صَحيحٌ , قَدْ ذَكَرْنَاهُ فيمَا مَضَى , وَيَجُوزُ أَنْ لَا يَسْمَعَهُ ابْنُ شَدَّاد , وَسَمعَهُ غَيْرُهُ , وَاللهُ أَعْلَمُ

پستان والی حدیث صحیح ہے اس کا ہم نے ذکر کیا جو گزرا ہے اور یہ جائز ہے کہ ابن شداد نے اس کو نہ سنا ہو اوروں نے سنا ہو و اللہ اعلم

راقم کہتا ہے امام بیہقی کی تاویل باطل ہے ابن شداد کوئی نابالغ بچہ نہیں علی کے اصحاب میں سے ہے اور وہ وہ بیان کر رہے ہیں جو ان کو پتا ہے کہ لوگوں نے علی کی بات میں اضافہ کیا

پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا بھی ہوا ہوں اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بلا کر پوچھا تھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ میں نے اسے فلاں محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے فلاں محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، کوئی مضبوط بات جس سے اس کی پہچان ہوسکتی، وہ لوگ نہ بتاسکے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پوچھا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی لاش کے پاس کھڑے تھے تو انہوں نے کیا وہی بات کہی تھی جو اہل عراق بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ آپ نے اس کے علاوہ بھی ان کے منہ سے کوئی بات سنی؟ انہوں نے کہا بخدا! نہیں، فرمایا اچھا ٹھیک ہے، اللہ علی پر رحم فرمائے، یہ ان کا تکیہ کلام ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں جب بھی کوئی چیز اچھی یا تعجب خیز معلوم ہوتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور اہل عراق ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا شروع کردیتے ہیں اور اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں

خوارج کا بدلہ

خوارج میں ایک مصری عبد الرحمن ابن ملجم جو مصر میں معآذ بن جبل رضی الله عنہ کا قرآن کا شاگرد تھا اس نے علی کو شہید کر دیا
یعنی یہ قرآن پڑھنے والآ تھا لیکن گمراہ ہو گیاڈاکٹر حمید الله کی ایک تحریر میں ہے
عبدالرحمن بن ملجم خارجی جس نے حضرت علیؓ پر قاتلانہ حملہ کیا تھا، موقع پر گرفتار ہوگیا تھا۔
حضرت علیؓ نے اس کے متعلق مندرجہ ذیل وصیت کی تھی۔

بنو عبدالمطلب ! کہیں تم میری وجہ سے مسلمانوں کے خون نہ بہا دینا، اور یہ کہتے نہ پھرنا کہ امیر المومنین قتل کیے گئے ہیں (تو ہم ان کا انتقام لے رہے ہیں۔) سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہ کرنا۔ حسن ! اگر میں اس کے وار سے مر جاوٴں تو قاتل کو بھی ایک ہی وار میں ختم کرنا کیونکہ ایک وار کے بدلے میں ایک وار ہی ہونا چاہیے۔ اس کی لاش کو بگاڑنا نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ مثلہ سے بچو خواہ وہ باؤلے کتے ہی کا کیوں نہ ہو۔ (ابن سعد، طبری وغیرہ)
مگر حضرت علیؓ کی اس وصیت پر عمل نہ کیا گیا۔ اور ابن سعد کی روایت کے مطابق قاتل کے زندہ حالت میں ہی اعضاء کاٹے گئے، اور امام طبری کی روایت کے مطابق قاتل کو جب حضرت علیؓ کے قصاص میں قتل کر دیا گیا تو مشتعل لوگ اس پر بل پڑے اور اس کی لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیا

کتاب مسند الموطأ للجوهري کے مطابق

قَالَ الزُّبَيْرُ: وَزَعَمَ نُسَّابُ أَهْلِ الْيَمَنِ: أَنَّ قَحْطَانَ هُوَ يَقْطُنُ بْنُ عَابر وَهُوَ هُودٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بْنُ شَالخ بْنِ أرفخشد بْنِ سَامِ بْنِ نُوحِ بْنِ لامك بْنِ متوشلخ بْنِ أخنوخ بْنِ يرد بْنِ مهلابيل بْنِ فسيان بْنِ أنوش بْنِ شيث بْنِ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَزَعَمَ نُسَّابُ أَهْلِ الْحِجَازِ: أَنَّ قَحْطَانَ بْنَ يَمَنَ بْنِ بنت بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

الزبیر نے کہا اہل نسب کا دعوی ہے کہ قحطان یمنی ہیں جو ہود علیہ السلام بن شَالخ بْنِ أرفخشد بْنِ سَامِ بْنِ نُوحِ بْنِ لامك بْنِ متوشلخ بْنِ أخنوخ بْنِ يرد بْنِ مهلابيل بْنِ فسيان بْنِ أنوش بْنِ شيث بْنِ آدَمَ کی نسل سے ہیں

قحطان اور المراد یا تجوبی یا سکونی یہ قبائل کا ایک جتھہ تھا جو اپنے اپ کو قریش سے قدیم مانتا ہے اور مکہ کے جنوب میں یمن میں ہے -شروع میں یہ علی کے ساتھ تھے پھر مرادی و قحطانی خوارج بنے اور علی کا قتل کیا

لشکر علی میں انکا اثر و رسوخ تھا کہ حدیث بیان کی گئی

قحطان کا کوئی شخص بھی عمل دار ہو گا کہ خلافت قریش سے نکل کر قحطان میں چلی جائے گی - یہ گمان بعض قحطان مخالف راویوں کو ہوا جب قحطان کی اکثریت علی رضی الله عنہ کے کیمپ میں شامل ہوئی اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں لڑی اور لگنے لگا کہ قحطان سے خلیفہ ہو جائے گا- بعض قحطانیوں نے اختلاف کیا اور بالاخر ایک قحطانی عبد الرحمن ابن ملجم بن عمرو نے علی رضی الله عنہ کا قتل کیا

کتاب الاستیعاب في معرفة الأصحاب از قرطبی

عَبْد الرَّحْمَنِ بْن ملجم [1] ، قيل التجو بي، وقيل السكوني، وقيل الحميري. قَالَ الزُّبَيْر: تجوب رجل من حمير، كَانَ أصاب دما فِي قومه، فلجأ إِلَى مراد فَقَالَ لهم: جئت إليكم أجوب البلاد، فقيل لَهُ: أنت تجوب. فسمي بِهِ فهو اليوم فِي مراد، وهو رهط بعد الرَّحْمَنِ بْن ملجم المرادي ثُمَّ التجوبي، وأصله من حمير، ولم يختلفوا أَنَّهُ حليف لمراد وعداده فيهم

ابن ملجم کہا جاتا ہے تجوبی ہے کہا جاتا ہے سکونی ہے کہا جاتا ہے حمیری ہے ... یہ المرادی ہے پھر تجوبی ہے جن کی اصل حمیر ہے

طبقات ابن سعد کے مطابق

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ. وَهُوَ مِنْ حِمْيَرَ. وَعِدَادُهُ فِي مُرَادٍ. وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي جَبَلَةَ مِنْ كِنْدَةَ

عبد الرحمان ابن ملجم حِمْيَرَ کا تھا جو کندہ کا حلیف ہے

كتاب الإنباه على قبائل الرواة المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) کے مطابق

وَبَنُو قرن بن ردمان بن نَاجِية بن مُرَاد رَهْط اويس الْقَرنِيوَفِي عداد مُرَاد تجوب

قَالَ ابْن الزبير تجوب رجل من حمير كَانَ أصَاب دَمًا فِي قومه فلجأ إِلَى مُرَاد فَقَالَ جِئْت إِلَيْكُم أجوب الْبِلَاد لأحالفكم فَقيل لَهُ أَنْت تجوب فَسُمي بِهِ وَهُوَ الْيَوْم فِي مُرَاد رَهْط عبد الرَّحْمَن بن ملجم الْمرَادِي ثمَّ التجوبي وأصلهم من حمير

ابن ملجم التجوبي ہے جو حمیر کا ہے

کتاب الأنساب المؤلف: عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي السمعاني المروزي، أبو سعد (المتوفى: 562هـ) کے مطابق

التدؤلّي بفتح التاء المنقوطة باثنتين من فوقها وسكون الدال المهملة وهمزة الواو المضمومة [4] وفي آخرها/ اللام، هذه النسبة الى تدؤل وهو بطن من مراد من جملتهم عبد الرحمن بن ملجم المرادي التدؤلي أحد بنى تدؤل

ابن ملجم التدؤلّي ہے المرادی ہے

كتاب سلم الوصول إلى طبقات الفحول المؤلف: مصطفى بن عبد الله القسطنطيني العثماني المعروف بـ «كاتب جلبي» وبـ «حاجي خليفة» (المتوفى 1067 هـ) کے مطابق

.عبد الرحمن بن ملجم التجوبي قاتل علي

التُجِيبي: [نسبة] إلى تُجِيب، بضم التاء وكسر الجيم وبفتح، قبيلة من كندة

ابن ملجم التُجِيبي ہے جو کندہ کا قبیلہ ہے

شیعہ کتاب اضبط المقال فی ضبط اسماء الرجال کے مطابق

تجوب : قبيلة من حمير حلفاء لمراد منهم ابن ملجم المرادي

تجوب اج حمیر کا قبیلہ ہے اس کے حلفا میں سے ابن ملجم المرادی تھا

تاریخ دمشق کے مطابق

فلما مات علي ودفن بعث الحسن بن علي إلى عبد الرحمن بن ملجم فأخرجه من السجن ليقتله فاجتمع الناس وجاؤوا بالنفط والبواري والنار فقالوا : نحرقه فقال عبد الله بن جعفر وحسين بن علي ومحمد بن الحنفية : دعونا حتى نشفي أنفسنا منه فقطع عبد الله بن جعفر يديه ورجليه فلم يجزع ولم يتكلم فكحل عينيه بمسمار محمى فلم يجزع وجعل يقول : إنك لتكحل عيني عمك بملمول ممض وجعل يقرأ : " اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من علق " حتى أتى على آخر السورة كلها وإن عينيه لتسيلان ثم أمر به فعولج عن لسانه ليقطعه فجزع فقيل له قطعنا يديك ورجليك وسملنا عينيك يا عدو الله فلم تجزع . فلما صرنا إلى لسانك جزعت ؟ ! فقال : ما ذاك من جزع إلا أني أكره أن أكون في الدنيا فواقا لا أذكر الله فقطعوا لسانه ثم جعلوه في قوصرة وأحرقوه بالنار والعباس بن علي يومئذ صغير فلم يستأن به بلوغه

پس جب علی کی موت ہوئی اور ان کی تدفین ہوئی - حسن نے ابن ملجم کی طرف لوگ بھیجے جنہوں نے اس کو قید خانہ سے نکالا تاکہ اس کو قتل کریں پس لوگ جمع ہوئے اور وہ اگ اور تیل لے آئے اور کہنے لگے اس کو ہم جلا دیں گے - پس عبد الله بن جعفر اور حسین بن علی اور ابن حنفیہ نے کہا کرو یہ سب یہاں تک کہ ہمارا دل ٹھنڈا ہو - پس عبد الله بن جعفر نے اس کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیے لیکن ابن ملجم نے نہ ہی چیخ و پکار کی نہ کچھ بولا اس کی آنکھوں میں دہکتی سلاخ ڈالی گئی وہ چیخا نہیں اور بولا تو نے اپنے چچا کی آنکھ نکالی اور وہ قرات کر رہا تھا اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من علق یہاں تک کہ پوری سورت پڑھی اور اس کی آنکھ بہہ رہی تھیں - پھر حکم دیا گیا کہ اس کی زبان کاٹ دو تو

وہ چیخا - کہا اے الله کے دشمن تیرے ہاتھ پیر کاٹ دیے اور آنکھ پھوڑ دی تب تو نہ چیخا؟ اب جب زبان کی باری ہے تو چختا ہے ؟ اس نے کہا میں نہیں چیخا الا یہ کہ میں نے کراہت کی کہ دنیا میں ایسا ہو جاؤں کہ الله کا ذکر نہ کر سکوں - اس کی زبان کاٹ دی گئی پھر اس پر تیل ڈال کر اس کو جلا دیا گیا اور عباس بن علی اس دن چھوٹے تھے بلوغت کو نہ پہنچے تھے

علی نے خوارج سے تاویل قرآن پر جنگ کی؟

کہا جاتا ہے علی نے خوارج سے تاویل قرآن پر ان سے جنگ کی جبکہ ایسا نہیں ہے – علی نے ان سے فکری و تفسیری غلطی پر جنگ نہیں کی نہ ان کی تکفیر کی بلکہ علی کی خوارج سے جنگ صرف ان کے بلوہ و قتل کے خلاف تھی – علی نے معاشرہ میں امن قائم رکھنے پر یعنی لا اینڈ آڈر کی وجہ سے جنگ کی

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بن عبد الله الأويسى ثنا إبراهيم بن سَعْد عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْن مُحَمَّد بْنِ عُبَيْدِ اللَّه الثَّقفيِّ عَنْ أَبِي صَالح الْحَنَفيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيَّ بْنَ أَبِي طَالب أَخَذَ الْمُصْحَفَ [فَوَضَعَهُ] عَلَى رَأسه حَتَّى لَأَرَى وَرَقَهُ يَتَقَعْقَعُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهمّ إنَّهُمْ مَنَعُوني [أَنْ أَقُومَ فِي الْأُمَّة] بِمَا فيه فَأَعْطني [ثَوَاب] مَا فيه، ثُمَّ قَالَ: اللَّهمّ إنِّي قَدْ مَلَلْتُهم وَمَلُّوني، وَأَبْغَضْتُهم وَأَبْغَضُوني، وَحَمَلُوني عَلَى غَيْر طَبيعَتي وَخُلُقي وَأَخْلَاق لَمْ تَكُنْ تُعرَفُ لِي، فَأَبْدلْني بهم خَيْرًا منْهُمْ وَأَبْدلْهُمْ بِي شَرًّا منِّي، اللَّهمّ أَمتْ قُلُوبَهُمْ مَيْتَ الْملْح فِي الْمَاء- قَالَ إبْرَاهيم: يَعْني أَهْلَ الْكُوفَة المعرفة والتاريخ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بن عبد الله الأويسى ثنا إبراهيم بن سَعْد عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْن مُحَمَّد بْنِ عُبَيْدِ اللَّه الثَّقفيِّ عَنْ أَبِي صَالح الْحَنَفيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيَّ بْنَ أَبِي طَالب أَخَذَ الْمُصْحَفَ [فَوَضَعَهُ] عَلَى رَأسه حَتَّى لَأَرَى وَرَقَهُ يَتَقَعْقَعُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهمّ إنَّهُمْ مَنَعُوني [أَنْ أَقُومَ فِي الْأُمَّة] بِمَا فيه فَأَعْطني [ثَوَاب] مَا فيه، ثُمَّ قَالَ: اللَّهمّ إنِّي قَدْ مَلَلْتُهم وَمَلُّوني، وَأَبْغَضْتُهم وَأَبْغَضُوني، وَحَمَلُوني عَلَى غَيْر طَبيعَتي وَخُلُقي وَأَخْلَاق لَمْ تَكُنْ تُعرَفُ لِي،فَأَبْدلْني بهم خَيْرًا منْهُمْ وَأَبْدلْهُمْ بِي شَرًّا منِّي، اللَّهمّ أَمتْ قُلُوبَهُمْ مَيْتَ الْملْح فِي الْمَاء- قَالَ إبْرَاهيم: يَعْني أَهْلَ الْكُوفَة-

عبد الرحمن بن قيس ، أبو صالح الحنفى الكوفى نے کہا میں نے علی بن ابی طالب کو دیکھا انھوں نے مصحف اٹھایا ہوا تھا اس کو سر پر رکھا یہاں تک کہ میں اس کا ورقہ نہ دیکھ سکا پھر کہا اے اللہ یہ مجھے منع کرتے ہیں کہ امت میں اس کو اٹھاؤں جو اپ نے اس میں سے حصہ عطا کیا پھر کہا میں ان سے بیزار ہوں میں نفرت کرتا ہوں یہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور یہ مجھ پر میرے مزاج و خلق و اخلاق کے خلاف ڈال رہے ہیں جو میں نہیں جانتا- اے اللہ ان کو خیر سے بدل دے اور ان کے لئے مجھ سے بھی شری سے بدل دے اے اللہ ان کے دلوں کو پگھلا دے جیسے نمک پانی میں حل ہوتا ہے

اسی سند سے البدایہ و النہایہ میں دوسرے متن میں ہے ان کے دلون کو مار دے- اس کی سند میں عبد الرحمن بن قيس ، أبو صالح الحنفى الكوفى اور محمد بن عبيد الله الثقفي ہیں جو ثقہ ہیں - یہ روایت البدایہ و النہایہ میں ابن کثیر نے نقل کی ہے خوارج کے حوالے سے کہ انہوں نے علی سے تاویل قرآن کے حوالے سے جدل کیا-

تاویل قرآن پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جنگ کی جب زکوہ کے انکاری اہل قبلہ سے قتال کیا - حدیث ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا، باقی اسلام پر وہ عمل کر رہے تھے۔لیکن اس کے باوجود خلیفہ رسول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کے عزم کا اظہار فرمایا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا اور کہا آپ ان سے قتال کریں گے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتے ہیں؟ جبکہ ایسے لوگوں کے جان و مال کے تحفظ کی ضمانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ان سے قتال ضرور کروں گاجو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کر رہے ہیں۔اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے – اللہ کی قسم! اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی مجھے دینے سے انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (زکوٰۃ میں)ادا کرتے تھے تو میں اس کے بھی روک لینے پران سے لڑوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم!(جب میں نے ابوبکر کے موقف پر غور کیا تو) میں نے یہی دیکھا کہ اللہ نے ان لوگوں سے قتال کے لیے ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے بھی جان لیا کہ یہی بات حق ہے- صحیح بخاری

یعنی اسلام میں تاویل قرآن پر جنگ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کی ہے

قرن اول کے خوارج کے عقائد و سیاسی منہج

عقائد و منہج

انسان کو صحیح عقیدہ یا نیکی جنت میں لے کر جائے گی نہ کہ اس نسبت پر کہ کوئی اہل بیت میں سے ہے یا صحابی ہے

اللہ کو قیامت کے دن کوئی نہ دیکھ سکے گا- اہل سنت اس عقیدے کے خلاف ہیں

قرآن کو خلق کیا گیا ہے - اہل سنت اس کے خلاف ہیں اور ماننے والے کو کافر کہتے ہیں

دور صحابہ میں خلیفہ غیر قریشی ہو سکتا ہے اور خلیفہ کا انتخاب صلاحیت کی بنیاد پر ہو گا – اہل سنت اور اہل تشیع اس کے خلاف ہیں

اہل ایمان کتمن (تقیہ) کر سکتے ہیں

گناہ کبیرہ کے مرتکب جہنمی ہیں لہذا خوارج اول شفاعت کا انکار کرتے تھے- متاخرین خوارج نے اس عقیدے سے رجوع کیا ہے –

اہل سنت اور اہل تشیع اس کے خلاف ہیں - خوارج کے اس عقیدے کے رد میں مرجئہ پیدا ہوئے جو اہل ایمان کے جہنم سے نکلنے کے قائل ہیں اگرچہ بعض اہل سنت کی جانب سے ان کی اس بات کی تائید کی جاتی ہے لیکن مرجئہ پر تنقید بھی کی جاتی ہے

یہ سوال کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب خوارج سے دنیا میں کیا تعلق قائم کیا جائے ؟ اس پر عصر حاضر کے اباضی علماء کا موقف ہے کہ گناہ کبیرہ کے اہل استقامہ میں سے مرتکب شخص سے قلبی برا ة کریں گے یعنی ان کو دل میں برا سمجھیں گے سوشل بائیکاٹ یا قتل نہ کریں گے

شفاعت کا انکار

روز محشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار خوارج کے منہج کا منطقی نتیجہ تھا – وہ عثمان و علی رضی اللہ عنہم کا قتل کر چکے تھے اور ان کے نزدیک یہ دونوں اصحاب جنتی نہ تھے لہذا انہوں نے شفاعت کا انکار کیا

يزيد الفقير بيان کرتے ہيں کہ ميرے دل ميں خارجيوں کي ايک بات (يعني مرتکب کبيرہ ہميشہ جہنم ميں رہے گا) راسخ ہو گئي تھي چنانچہ (ايک مرتبہ) ہم ايک بڑي جماعت کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے کہ (حج کے بعد)پھر لوگوں پر نکليں گے (يعني ان ميں اپنا مذہب پھيلائيں گے) جب ہمارا گزر مدينہ النبي صلي اللہ عليہ وسلم پر سے ہوا تو ہم نے ديکھا کہ جابر بن عبد اللہ رضي اللہ عنہ ايک ستون سے ٹيک لگائے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم کي حديثيں سنارہے ہيں انہوں نے اچانک دوزخيوں کا تذکرہ کيا ميں نے کہا اے رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم کے صحابي رضي اللہ عنہ تم کيا حديث بيان کرتے ہو حالانکہ اللہ تبارک وتعالي تو فرماتا ہے کہ'' انک من تدخل النار فقد اخزيتہ وکلما ارادو ان يخرجو منھا اعيدو فيھا'' (اے ہمارے پروردگار) جس کو تو نے جہنم ميں داخل کيا تو تو نے اس کو رسوا کر ديا اور (فرماتا ہے) جہنم کے لوگ جب وہاں سے نکلنا چاہيں گے تو پھر اسي ميں ڈال ديے جائيں گے اب (قرآن کريم کي ان آيات کے ہوتے ہوئے) تم کيا کہتے ہو؟ جابر رضي اللہ عنہ نے فرمايا کہ کيا تم نے قرآن پڑھا ہے ميں نے جواب ديا جي ہاں انہوں نے کہا تو پھر تم نے رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم کے مقام کے متعلق سنا ہے جو اللہ تعالي قيامت کے روز انہيں عطا فرمائے گا ميں نے کہا ہاں جابر رضي اللہ عنہ نے بيان کيا تو پھر يہ وہي مقام محمود ہے جس کي وجہ سے اللہ تعالي جہنم سے جسے چاہے گا نکالے گا اس کے بعد انہوں نے پل صراط پر سے گزرنے کا تذکرہ کيا اور مجھے ڈر ہے کہ اچھي طرح يہ چيز مجھے ياد نہ رہي ہو مگر يہ کہ انہوں نے يہ بھي فرمايا کہ لوگ جہنم ميں ڈالے جانے کے بعد پھر اس سے نکالے جائيں گے اور اس طرح نکليں گے جيسا کہ آبنوس کي لکڑياں (جل بھن کر) نکلتي ہيں پھر جنت کي ايک نہر ميں جائيں گے اور وہاں غسل کريں گے اور کاغذ کي طرح سفيد ہو نکليں گے يہ سن کر ہم وہاں سے نکلے اور کہنے لگے ہلاکت ہو تمہارے (خارجيوں) کے لئے کيا يہ شيخ بھي رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم پر جھوٹ باندھ سکتا ہے (ہر گز ايسا نہيں) چنانچہ ايک شخص کے علاوہ ہم سب خارجيوں کي بات سے پھر گئے (صحيح مسلم کتاب الايمان)

خوارج نے حديث شفاعت پر سوال گورنر کے سامنے رکھا [6]

---

[6]

سنن ابو داؤد: کتاب: سنتوں کا بيان (باب: حوض کا بيان)

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ، دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَاد، فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ- سَمَّاهُ مُسْلِمٌ،وَكَانَ فِي السِّمَاطِ- فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ!! فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ: إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ! قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ: نَعَمْ, لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثًا، وَلَا أَرْبَعًا، وَلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا.

مسلم بن ابراہيم نے بيان کيا کہ ہميں عبداالسلام بن ابوحازم ابو طالوت نے بيان کيا اور کہا کہ ميں نے ابوبرزہ رضي اللہ عنہ کو ديکھا کہ وہ (يزيد بن معاويہ کي جانب سے کوفہ کے امير) عبيداللہ بن زياد کے پاس گئے عبداالسلام نے کہا : مجھے ايک شخص نے بيان کيا جو اس مجلس ميں شريک تھا (ابوداود کہتے ہيں) مسلم بن ابراہيم نے اس کا نام بھي ليا تھا عبيداللہ نے جب ابوبرزہ رضي اللہ عنہ کو ديکھا تو بولا : اپنے اس موٹے ٹھگنے محمدي کو ديکھو شيخ اس کي بات سمجھ گئے (کہ اس نے طعنہ ديا ہے) تو انہوں نے کہا : مجھے يہ

امید نہیں تھي کہ میں اس قوم میں باقي رہوں گا جو مجھے سیدنا محمد صلي اللہ علیہ وسلم کي صحابیت پر طعنہ دے گي   تو عبیداللہ نے ان سے کہا : بلاشبہ محمد صلي اللہ علیہ وسلم کي صحبت تمہارے لیے باعث عزت ہے   اس میں کوئي عیب کي بات نہیں ہے   پھر کہا : میں نے آپ کو اس لیے بلا بھیجا ہے کہ آپ سے حوض کے متعلق دریافت کروں   کیا آپ نے رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کچھ کہتے سنا ہے ؟ تو سیدنا ابوبرزہ رضي اللہ عنہ نے کہا : ہاں   کوئي ایک ، دو ، تین ، چار یا پانچ بار نہیں (بلکہ بارہا سنا ہے) تو جو اس کو جھٹلائے اللہ اس کو اس سے نہ پلوائے ٫ پھر غصے سے باہر نکل آئے

اس کي سند میں مجھول ہے

-فحدَّثني فلان -سماه مسلمٌ

مجھے ایک فلاں نے خبر دي جس کا نام مسلم (بن ابراہیم) نے لیا تھا - یہ شخص مجھول ہے اور یہ سند کمزور ہے

صحیح مسلم: كِتَابُ الْإِمَارَةِ (بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ، وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ، وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ، وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ) صحیح مسلم: کتاب: امور حکومت کا بیان (باب: عادل حاکم کي فضیلت ٗظالم حاکم کي سزا ٗرعایہ طے ساتھ نرمي کي تلقین ٗاور ان پر مشقت ڈالنے کي ممانعت)

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ»، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ

حسن بصري رحمہ اللہ علیہ نے بتایا کہ عائذ بن عمرو رضي اللہ عنہ اور وہ رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے، عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور فرمایا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: “بدترین راعي، سخت گیر اور ظلم کرنے والا ہوتا ہے، تم اس سے بچنا کہ تم ان میں سے ہو ” اس نے کہا: آپ بیٹھیے: آپ تو رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چھلني میں بچ جانے والے آخري حصے کي طرح ہیں (آخر میں چونکہ تنکے، پتھر، بھوسي بچ جاتے ہیں، اس لیے) انھوں نے کہا: کیا ان میں بھوسي، تنکے، پتھر تھے؟ یہ تو ان کے بعد ہوئے اور ان کے علاوہ دوسروں میں ہوئے

صحیح مسلم کي روایت ضعیف ہے- سندا اس میں مسئلہ انقطاع کا ہے - کتاب العلل از امام علي المديني کے مطابق

سُئِلَ عَن حَدِيث الْحسن عَن عَائِذ بن عَمْرو فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْء وَحَرَّكَ رَأْسَهُ مَا أُرَاهُ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا

وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ شَيْئًا

وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ شَيْئًا

امام علي سے سوال کیا حسن بصري کي حديث عَائِذ بن عَمْرو پر انہوں نے کہا: کوئي چیز نہیں ہے اور سر کو ہلایا کہ حسن نے عَائِذ بن عَمْرو سے کچھ نہ سنا اور ابو برزہ نے بھي کچھ نہ سنا اور نہ ہي اسامہ بن زید نے سنا

یہي قول جامع التحصيل في أحكام المراسيل میں بھي ہے

مسند احمد میں صحیح سند سے بیان کیا گیا ہے کہ گورنر عبید اللہ نے صحابي سے حوض کوثر کا پوچھا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَد، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ أَبُو طَالُوتَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْجُرَيْرِيّ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَاد، قَالَ لِأَبِي بَرْزَةَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهُ قَطُّ، يَعْنِي الْحَوْضَ، قَالَ: نَعَمْ. لَا مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ " فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللهُ مِنْهُ

كتاب الجامع (منشور كملحق بمصنف عبد الرزاق) المؤلف: معمر بن أبي عمرو راشد میں یہ طویل ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِد، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: شَكَّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ فِي الْحَوْضِ، وَكَانَتْ فِيهِ حَرُورِيَّةٌ، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمُ الْحَوْضَ الَّذِي يُذْكَرُ، مَا أُرَاهُ شَيْئًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ نَاسٌ مِنْ صَحَابَتِهِ: فَإِنَّ عِنْدَكَ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلْهُمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَوْضِ، فَحَدَّثَهُ ثُمَّ قَالَ: أَرْسِلْ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَأَتَاهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَا حِبَرٍ، قَدِ اتَّزَرَ بِوَاحِدٍ، وَارْتَدَى بِالْآخَرِ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا لَحِيمًا إِلَى الْقِصَرِ، فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللَّهِ ضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا لَدَحْدَاحٌ، قَالَ: فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: وَاعَجَبَاهُ، أَلَا أَرَانِي فِي قَوْمٍ يَعُدُّونَ صَحَابَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ جُلَسَاءُ عُبَيْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا أَرْسَلَ إِلَيْكَ الْأَمِيرُ لِيَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ، فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ نَفَضَ رِدَاءَهُ وَانْصَرَفَ غَضْبَانَ، قَالَ: فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى زَيْدِ بْنِ [ص:405] الْأَرْقَمِ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَوْضِ، فَحَدَّثَهُ حَدِيثًا مُونِقًا أَعْجَبَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ أَخِي، قَالَ: فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي حَدِيثِ أَخِيكَ، فَقَالَ أَبُو سَبْرَةَ، رَجُلٌ مِنْ صَحَابَةِ عُبَيْدِ اللَّهِ: فَإِنَّ أَبَاكَ حِينَ انْطَلَقَ وَافِدًا إِلَى مُعَاوِيَةَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنِي مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ حَدِيثًا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمْلَاهُ عَلَيَّ وَكَتَبْتُهُ، قَالَ: فَإِنِّي أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا أَعْرَقْتَ هَذَا الْبِرْذَوْنَ حَتَّى تَأْتِيَنِي بِالْكِتَابِ، قَالَ: فَرَكِبْتُ الْبِرْذَوْنَ فَرَكَضْتُهُ حَتَّى عَرِقَ، فَأَتَيْتُهُ بِالْكِتَابِ، فَإِذَا فِيهِ هَذَا مَا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوءُ الْجِوَارِ، وَقَطِيعَةُ الْأَرْحَامِ، وَحَتَّى يُخَوَّنَ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ أَسْلَمَ الْمُسْلِمِينَ، لَمَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ الْهِجْرَةِ لَمَنْ هَجَرَ مَا نَهَاهُ اللَّهُ عَنْهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ نَفَخَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ تَتَغَيَّرْ وَلَمْ تَنْقُصْ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ أَكَلَتْ طَيِّبًا وَوَضَعَتْ طَيِّبًا، وَوَقَعَتْ فَلَمْ تُكْسَرْ وَلَمْ تَفْسُدْ، أَلَا وَإِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ - أَوْ قَالَ: صَنْعَاءَ إِلَى الْمَدِينَةِ -، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ، هُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، مَنْ شَرِبَ [ص:406] مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا» قَالَ أَبُو سَبْرَةَ: فَأَخَذَ عُبَيْدُ اللَّهِ الْكِتَابَ، فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ، فَلَقِيَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأَنَا أَحْفَظُ لَهُ مِنِّي لِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَحَدَّثَنِي بِهِ كَمَا

اس میں تفصیل ہے جس سے معلوم ہوتا کہ اصل میں کیا ہوا-لب لباب ہے کہ عبید اللہ سے خوارج ملے اور اس سے حوض کوثر پر سوال کیے – گورنر عبید اللہ اس پر شک کا شکار ہوا یہاں تک کہ عبید اللہ کے افسروں نے عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رضي الله عنہ کو بلایا کہ حوض کوثر پر معلومات دیں – اس پر عبید اللہ نے

کہا کہ یہ تو محمدیوں میں بھوسي (آخر میں جو رہ جائیں) میں سے ہیں یعني کسي اور جو شروع میں سے ہو یعنی دور مکی والا صحابی اس کو لاو- پھر لوگوں کو اصحاب رسول أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيّ اور زَيْدِ بْنِ الْأَرْقَمِ کے پاس بھیجا کہ پتا کرے کیا صحیح ہے یہاں تک کہ شام میں معاویہ رضي الله عنہ سے بھي پر سوال کیا- عبید الله نے صحابی کو الدَّحْداح بولا[7] – یہاں کا مقصد صحابي عَائذَ بْنَ عَمْرٍو کي تنقیص نہ تھا بلکہ خوارج کے اشکال کي وجہ سے وہ چاہتا تھا کہ سابقوں اولون میں سے کوئي خبر دے

کیا خوارج عذاب قبر کے انکاری تھے ؟

اہل سنت کی کتب میں یہ بات مشھور ہے کہ خوارج عذاب قبر کے انکاری ہیں - لیکن خوارج کا سب سے بڑا فرقہ عذاب قبر کا اقرار کرتا ہے - فرق صرف یہ ہے کہ یہ اس کو کفار کے لئے خاص کرتے ہیں اور اہل ایمان پر عذاب قبر کا مطلق اقرار نہیں کرتے

یہ بات کہ خوارج عذاب قبر کے انکاری ہیں امام الاشعری نے مقالات الاسلامیین میں کہی ہے اس کے بعد انہی کے حوالے سے علمائے اہل سنت نے اس کو نقل کیا ہے

خارجی عالم نور الدين السالمي کتاب مشارق أنوار العقول جـ2 ص105 میں لکھتے ہیں

ومن تعميم أبي الحسن الأشعري على كل الخوارج أنهم لا يقولون بعذاب القبر ، مع أن الإباضية الذين عدهم الأشعري من الخوارج يثبتون عذاب القبر

---

[7] الدَّحْداح پر کتاب غريب الحديث المؤلف: أبو عُبيد القاسم بن سلاّم بن عبد الله الهروي البغدادي (المتوفى: 224هـ) میں ابو عبید لکھتے ہیں
وَقَالَ أَبُو عبيد: فِي حَدِيث عبيد الله بن زِيَاد حِين قَالَ لأبي بَرزَة الْأَسْلَمِيّ: إِن مُحَمَّدِيَّكُم هَذَا الدَّحْداح قَالَ حَدَّثَنيِه دَاوُد بن الزبْرِقَان بِإِسْنَاد لَهُ.
قَالَ أَبُو عَمْرو مرّة: إِنَّمَا هُوَ ذَحْذاح بِالذَّالِ ثمَّ رَجَعَ عَنهُ وَقَالَ هُوَ بِالدَّال وَكَذَلِكَ الرِّوَايَة بِالدَّال وَهُوَ الصَّواب وَهُوَ الرجل الْقصير السمين
ابو عبید کہتے ہیں .... الدَّحْداح .. وہ شخص ہے جو موٹا کم قد کا ہو

کتاب كتاب الألفاظ (أقدم معجم في المعاني) المؤلف: ابن السكيت، أبو يوسف يعقوب بن إسحاق (المتوفى: 244هـ) کے مطابق
الدحداح. وهو القصير المكتنز اللحم
الدحداح. وہ ہے جو چھوٹا گوشت میں بہت ہو
لہذا درست ترجمہ ہے
یہ محمدي تو بہت موٹے ہیں
روایت میں ہے کہ عبید الله نے یہ الفاظ طنز میں نہیں کہے کیونکہ اس نے کہا بلاشبہ محمد صلي الله علیہ وسلم کي صحبت تمہارے لیے باعث عزت ہے اس میں کوئي عیب کي بات نہیں ہے
اصل میں عبید الله پر قاتلین حسین ہونے کا جھوٹا الزام مختار ثقفي کذاب کا تھا جس کو آج تک ایسے بیان کیا جاتا ہے کہ گویا یہ کوئي تاریخي حقیقت ہو اور اس سے متعلق روایت میں الفاظ کا ترجمہ بھي اس انداز میں کیا جاتا ہے کہ منفي پہلو غالب رہے
و الله اعلم

اور جو ابی حسن الأشعري کی (خوارج کے حوالے سے باتوں میں) جو عموم انھوں نے بنا دیا ہے ان میں ہے کہ وہ عذاب قبر کا نہیں کہتے پھر ساتھ ہی الإباضية کو الأشعري نے خوارج میں شمار کیا ہے جو عذاب قبر کا اثبات کرتے ہیں

کتاب الْجَامِعُ الصَّحِيحُ مسند الإمام الربيع بن حبيب از الربيع بن حبيب بن عمر الأزدي البصري (المتوفى حوالي سنة: 170هـ) ترتيب: أبي يعقوب يوسف بن إبراهيم الوارجلاني (المتوفى سنة: 570هـ) الناشر: دار الفتح للطباعة والنشر، بيروت، ومكتبة الاستقامة، روي، مسقط- سلطنة عمان کے مطابق

قَالَ الرَّبِيعُ: وَكَانَ جَابِرٌ مِمَّنْ يُثْبِتُ عَذَابَ الْقَبْرِ

الرّبِيعُ نے کہا کہ جابر بن زید عذاب قبر کا اثبات کرتے تھے

جابر بن زید بصری خوارج کے خلیفہ کی حیثیت رکھتے تھے ابن عباس کے شاگرد تھے

اسی طرح خوارج کی کتاب مسند الإمام الربيع بن حبيب کا وہی درجہ ہے جو اہل سنت میں صحیح البخاری کا ہے اور اس میں کئی روایات میں سورج گرہن والی روایت ہے جس میں عذاب قبر کا ذکر ہے

اسی طرح نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ پر انکی کتب میں اس کا ذکر ہے

خارجیوں کی کتاب حاشية الترتيب لأبي ستة کے مطابق

وقد اشتهر من رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن السلف الصالحين الاستعاذة بالله من عذاب القبر، فالتصديق به ممكن

اور رسول الله صلى الله عليه وسلم اور سلف صالحین سے عذاب قبر سے الله کی پناہ مانگنا مشہور ہے پس اس کی تصدیق ممکن ہے

کتاب شرح الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب الفراهيدي کے مطابق خارجی عالم لکھتے ہیں

وقال لولا أن لا تدافنوا لدعوات الله أنَّ يسمعكم عذاب القبر وقد سمعه بعض الخواص بل وبعض العوام على ما ذكر وقد أنكره العلامة الصبحي وقال لعلَّ ذلك أصوات الجن بناء على إنكار عذاب القبر ولا سبيل إلى إنكاره والعلم عند الله تعالى.

اور کہا اگر یہ نہ ہوتا کہ تم دفن نہ کرو گے تو میں الله سے دعا کرتا کہ تم کو سنا دے جو میں سنتا ہوں اور بعض خواص نے سنا بلکہ بعض عوام نے بھی سنا اور اس کا انکار علامہ الصبحي نے کیا اور کہا ہو سکتا ہے یہ جن کی آواز ہو عذاب قبر سے انکار کی بنیاد پر اور اس انکار میں ان کے پاس سبیل نہیں ہے اور علم الله کے پاس ہے

یعنی تمام خوارج عذاب قبر کے انکاری نہیں ہیں بلکہ چند علماء تھے

عصر حاضر کے خارجی عالم أحمد بن حمد الخليلي سے سوال ہوا

ما القول في عذاب القبر وقول الإمام الربيع فيه ؟

على أي حال؛ الإمام الربيع كغيره من أئمة السلف يثبتون عذاب القبر، هذا هو المروي عن الصحابة وعن : التابعين، وإشارات من القرآن الكريم تدل على ذلك فإن الله-تبارك وتعالى-يقول: { النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوّاً وَعَشِيّاً وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ } [سورة غافر، الآية:46]، هذه الآية فيها إشارة إلى عذابَ القبر، وهناك إشارات مَتعددة مَن آيات أخرى بجانب الأحاديث الكثيرة التي قالوا بأنها متواترة المعنى وهي تدل على أن الكافر والفاسق يعذبان في قبريهما والعياذ بالله.

آپ عذاب قبر پر کیا کہتے ہیں اور امام الربیع نے کیا کہا ہے؟

ہر حال میں امام الربیع نے ائمہ سلف ہی کی طرح عذاب قبر کا اثبات کیا ہے جو صحابہ اور تابعین سے مروی ہے اور اس پر قرآن میں اشارت ہیں

یاد رہے کہ اس جواب میں ائمہ سلف سے مراد خارجی علماء ہیں

خوارج صرف قرآن سے دلیل لیتے تھے ؟

قرآن سے دلیل لینا تمام مسلمانوں اور اہل قبلہ کا عمل ہے اس میں خوارج اور اہل سنت میں کوئی فرق نہیں بعض مولویوں نے لوگوں کو پٹی پڑھا دی ہے کہ خوارج کا کوئی مصدر حدیث نہیں تھا وہ صرف قرآن سے دلیل لیتے تھے - یہ جاہلانہ کلام ان مولویوں کا ہے جو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خوارج صرف قرآن دیکھتے ہیں جبکہ خوارج کا اپنا مصدر حدیث بھی ہے جو جابر بن زید کی سند سے ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے جس کو مسند الربیع کہا جاتا ہے- پھر یہ مولوی جامع الصحیح البخاری کو بھول جاتے ہیں جن میں خارجی راوی تک موجود ہے – ظاہر ہے خوارج کے نزدیک بھی حدیث رسول کی اہمیت تھی - جو حضرات عمان میں ہیں وہ وہاں کے کسی بھی مکتب میں جا کر دیکھ سکتے ہیں کہ خوارج حدیث کی کتب بھی رکھتے ہیں اور جس کو شک ہو وہ وہاں ان کے علماء سے حدیث پر ان کی رائے پوچھ سکتا ہے- اصل میں یہ دھوکہ برصغیر میں دیا جاتا ہے لیکن یہ کہنے کی کسی عرب مولوی کو ہمت نہیں کہ خورج حدیث نہیں مانتے- خوارج میں سے بعض عذاب قبر، رویت باری تعالی، پل صراط وغیرہ کا انکار کرتے ہیں – اس کی وجہ حدیث شفاعت ہے جس میں رویت باری تعالی اور پل صراط وغیرہ کا ساتھ ذکر آتا ہے تو اصلا وہ حدیث شفاعت کا انکار کرتے ہیں

خوارج اول کے خلفاء

خلیفہ اول ابو بکر رضی اللہ عنہ

خلیفہ دوم عمر رضی اللہ عنہ

خلیفہ سوم عبد اللہ بن وهب الراسبی – خوارج ان "ایمان والوں" کو وهبی کہتے ہیں

خلیفہ چہارم أبو الشعثاء جابر بن زيد الزهراني الأزدي[8] المتوفی ۹۳ ھ

خلیفہ پنجم أبو عبيدة مسلم بن ابی کریمہ[9] المتوفی ۱۵۰ ھ

8

اہل سنت میں حدیث کے امام ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے اور خوارج کے نزدیک یہ کتمن کرتے تھے جو ان کے نزدیک شیعہ کے تقیہ کا مترادف لفظ ہے- حجاج بن یوسف سے جابر کے اچھے تعلقات تھے اور امام بخاری تاریخ الکبیر میں کہتے ہیں کہ خوارج ان کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں

9

اس کو عمر بن عبد العزیز کے دور میں گرفتار کیا گیا – یہ جابر کا شاگرد کہا جاتا ہے اس کو عمان جلا وطن کیا گیا جہاں ازد کا قبیلہ رہتا ہے – بصرہ کے غیر متشدد خوارج نے جابر کی طرح کتمن کا راستہ اختیار کیا اور ان أبو عبيدة کے حمایتوں نے واپس تشدد کا – ابو عبیدہ دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور کے دور میں مرا

خوارج اول پر اصحاب رسول کا موقف

کسی صحابی کا ان کے حوالے سے اختلاف نہیں ملا تمام ان کے خلاف تھے لیکن صحابہ نے ان کی تکفیر نہیں کی - صحابہ ، خوارج کو حامل قرآن اور نماز پڑھنے والا گمراہ و مضل کہتے تھے- ابن زبیر رضی الله عنہ کی خلافت تک یعنی ۷۰ ہجری تک جا کر خوارج نےاپنے متشدد موقف میں نرمی پیدا کی اور آہستہ آہستہ وہ مسلمانوں کو جیو اور جینے دو کا حق دینے لگے مثلا تاریخ میں ہے کہ ان کا ایک سردار نجدہ الحروری جو عمان سے تھا اس نے حج کیا اور اس کو ابن زبیر رضی الله عنہ نے حج کرنے دیا اور مکہ میں اس نے ابن عباس رضی الله عنہ سے سوال بھی کیے جس کے انہوں نے جواب دے

مسند احمد کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنِي عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَرْزَةَ حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ: فِي الْخَوَارِجِ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَرَأَتْ عَيْنَايَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ، فَكَانَ يَقْسِمُهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ ، فَتَعَرَّضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا. فَقَالَ: وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ فِي الْقِسْمَةِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا، ثُمَّ قَالَ: «وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي أَحَدًا أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّي قَالَهَا» . ثَلَاثًا: ثُمَّ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ، كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ، هَدْيُهُمْ هَكَذَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ، سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، قَالَهَا ثَلَاثًا، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ» قَالَهَا: ثَلَاثًا.

الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے تمنا تھی کہ اصحاب رسول میں سے کسی سے ملوں اور ان سے خوارج کی حدیث پوچھوں- پس میں أَبَا بَرْزَةَ سے بعض اصحاب کے ساتھ یوم عرفہ کے دن ملا- پس کہا: اے أَبَا بَرْزَةَ کوئی روایت بیان کریں جو آپ نے رسول الله سے خوارج کے بارے میں سنی ہو- پس انہوں نے کہا: میں سناتا ہوں جو میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا- میں نے دیکھا کہ ایک شخص ... رسول الله کے پاس آیا جس کا لباس سفید اور ماتھے پر سجدہ کا اثر تھا... رسول الله نے اس کو کچھ نہ دیا.. پس وہ بولا: والله اے محمّد! آج تم نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا- پس رسول الله صلی الله علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور کہا: والله میرے بعد کوئی نہ ہو گا جو تم سے ایسا عدل کرے تین دفعہ کہا- پھر کہا مشرق سے لوگ نکلیں گے یہ ان میں سے ہو گا یہ قرآن پڑھیں گے لیکن حلق سے آگے نہ جائے گا، دین سے ایسے نکلیں گے جیسے کمان سے تیر جو پلٹ کر نہ آئے اور ہاتھ سینے پر رکھا ان لوگوں کی نشانی سر منڈوانا ہو گی اور یہ نکلتے رہیں گے حتی کہ ان کا آخری گروہ نکلے پس جب دیکھو تو قتل کر دو تین دفعہ کہا بد ترین مخلوق اور بعد میں نے والے

امام حاکم نے بھی اس کو اس سند سے روایت کیا ہے اور کہتے ہیں هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ- تلخيص الذهبي میں الذہبی اس پر سکوت کرتے ہیں لیکن میزان میں اس کے راوی کو لا يعرف کہتے ہیں - اس کی سند میں شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ ہے - الذهبی ميزان الاعتدال في نقد الرجال میں لکھتے ہیں

.شريك بن شهاب عن أبي برزة. بصري. لا يعرف إلا برواية الأزرق بن قيس عنه

شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ ، أبي برزة سے روایت کرتے ہیں- بصری ہیں میں ان کو صرف الأزرق بن قيس کی روایت سے جانتا ہوں

ابن ابی شیبہ اور مسند الرویانی میں میں اسی مجھول راوی کی سند سے ہے

لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخرجَ آخِرهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجّالِ

یہ گروہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری مسیح دجال کے ساتھ ہو گا

ابن حبان نے اپنے انداز میں اس مجھول راوی کو ثقہ قرار دیا ہے

لیکن الذھبی کی رائے درست ہے - راوی شريك بن شهاب پر نہ جرح ہے نہ توثیق ، لہذا وہ مجھول ہے

تهذيب الكمال في أسماء الرجال میں المزی کہتے ہیں

قَال: شَرِيك ليس بذاك المشهور شریک ایسا مشھور نہیں

مسند احمد اور المستدرك على الصحيحين میں بعض روایات جو قَتادة عن شَهْرِ بن حَوْشَب کی سند سے نقل ہوئی ہیں ان میں ہے کہ

عبدُ الله بن عمرو بن العاص نے نوف البکالی سے سوال کیا .. اور پھر عبد الله نے حدیث سنائی کہ میری امت میں سے مشرق سے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب بھی ان کی نسل نکلے گی اسے ختم کردیا جائے گا یہ قول دس دفعہ کہا یہاں تک کہ ان کے آخری حصے میں دجال نکل آئے گا۔

اس کی سند میں شہر بن حوشب ہے

النَّسَائِيّ کہتے ہیں : لَيْسَ بِالقَوِيِّ، قوی نہیں

ابْنُ عَدِيٍّ کہتے ہیں: لاَ يُحْتَجُّ بِهِ، وَلاَ يُتَدَيَّنُ بِحَدِيْثِهِ اس کی حدیث ناقابل دلیل ہے

أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ کہتے ہیں: وَلاَ يُحْتَجُّ بِهِ، اس کی حدیث نا قابل دلیل ہے

يَحْيَى بنِ مَعِيْنٍ: ثِقَةٌ کہتے ہیں

عَبْدِ اللهِ بنِ عَوْنٍ، قَالَ: إِنَّ شَهْراً تَرَكُوْهُ اس کو متروک کہتے ہیں

الذھبی کہتے ہیں اس کی حدیث حسن ہے اگر متن صحیح ہو اور اگر متن صحیح نہ ہو تو اس سے دور رہا جائے کیونکہ یہ ایک احمق مغرور تھا

الذھبی کتاب سير أعلام النبلاء میں اس پر لکھتے ہیں

قُلْتُ: مَنْ فَعَلَهُ لِيعزَّ الدِّيْنَ، وَيرْغمَ المُنَافقيْنَ، ويتَوَاضَعَ مَعَ ذَلكَ للْمُؤْمنيْنَ، وَيحْمَدَ ربَّ العَالميْنَ، فَحَسَنٌ، وَمَنْ فَعَلَهُ بَذْخاً وَتيْهاً وَفَخْراً، أَذَلَّهُ اللهُ وَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَإِنْ عُوْتِبَ وَوُعِظَ، فَكَابَرَ، وَادَّعَى أَنَّهُ لَيسَ بِمُخْتَالٍ وَلاَ تَيَّاه، فَأَعْرِضْ عَنْهُ، فَإِنَّهُ أَحْمَقُ مَغْرُوْرٌ بِنَفْسِه.

اس سے سنن اربعا اور مسلم نے مقرونا روایت لی ہے

کتاب رجال صحیح مسلم از ابن مَنْجُويَه (المتوفى: 428هـ) کے مطابق

مسلم نے صرف ایک روایت کہ کھمبی ، من میں سے ہے لی ہے

اس روایت میں نوف البکالی ہے جس کا حال مستور ہے اور ابن عباس اس کو کذاب کہتے تھے یہ کعب الاحبار کا سوتیلا بیٹا تھا

صحابہ کا خوارج کے پیچھے نماز پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے - اس سلسلے میں دلائل دیے جاتے ہیں کہ صحابہ نے خوارج کے پیچھے نماز پڑھی مثلا ابن تيمية في "منهاج السنة" 247/5 میں لکھتے ہیں

ومما يدل أن الصحابة لم يكَفروا الخوارج أنهم كانوا يصلون خلفهم، وكان عبد الله بن عمر رضي الله عنه : وغيره من الصحابة يصلون خلف نجدة الحروري، وكانوا أيضاً يحدثونهم ويفتونهم ويخاطبونهم كما يخاطب المسلمُ المسلمَ، كما كان عبد الله بن عباس يجيب نجدة الحروري لما أرسل يسأله عن مسائل، وحديثه في البخاري ، وكما أجاب نافع بن الأزرق عن مسائل مشهورة، وكان نافع يناظره في أشياء بالقرآن كما يتناظر المسلمان.

اور جو اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ نے خوارج کی تکفیر نہیں کی وہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب رسول نے نجدة بن عامر الحروري کے پیچھے نماز پڑھی اور وہ اس سے بات کرتے اس کو فتویٰ بھی دیتے اور اس سے ایسے مخاطب ہوتے جسے کہ ایک مسلم ، مسلم سے ہوتا ہے جیسا کہ عبد اللہ ابن عباس نے نجدة الحروري کو جواب دیا جب اس نے مسئلہ لکھ بھیجا اور حدیث بخاری میں ہے اور جیسا نافع بن الأزرق نے مسائل مشہورہ پر جواب دیا

راقم کہتا ہے یہ بات صحیح ہے کہ اصحاب رسول نے خوارج کی تکفیر نہیں کی لیکن ان کا خوارج کے پیچھے نماز پرھنا کسی روایت میں منقول نہیں ہے – خوارج نے تقیہ اختیار کیا تھا جس کو وہ کتمن کہتے ہیں اور وہ اپنے عقیدے کو عوام پر ظاہر نہیں کرتے تھے

مسلم باب بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ، وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ میں یہ روایت موجود ہے

ابی داود کی روایت ہے جس کو البانی صحیح کہتے ہیں

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ، حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيَّ رَئِيس الْخَوَارِج نے فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ کے دور میں حج کیا اور ابن عبّاس رضی الله عنہ سے سوال و جواب بھی کیے

كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کی روایت ہے

أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَوَّارِ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ حج نجدة الحروري في أصحابه فوادع ابن الزبير، فصلى هذا بالناس يوماً وليلة، وهذا بالناس يوماً وليلة، فصلى ابن عمر خلفهما فاعترضه رجل، فقال: يا أبا عبد الرحمن أتصلي خلف نجدة الحروري؟ فقال ابن عمر: (إذا نادوا حي على خير العمل أجبنا، وإذا نادوا إلى قتل نفس قلنا: لا، ورفع بها صوته

سوار بن شبیب کہتے ہیں کہ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الحروري (خوارج) کو ابن زبیر نے مدعو کیا اور ان لوگوں نے دن و رات نماز پڑھی پس ابن عمر نے بھی ان کے پیچھے نماز پڑھی پس ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ نجدہ حروري کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟ پس ابن عمر نے کہا پس جب حي على خير العمل کی ندا اتی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں اور جب یہ قتل نفس کی ندا کرتے ہیں تو ہم اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں

اس کی سند میں اسد بْنُ مُوسَى ہے جن سے بخاری نے استشھاد کیا ہے الذہبی میزان میں لکھتے ہیں

ابن حزم ذكره في كتاب الصيد فقال: منكر الحديث. ابن حزم نے ان کو منکر الحديث کہا ہے

دوم اس کی سند میں اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ ہے جن کو بعض لوگوں نے ربيعة بن زياد کہہ دیا ہے جبکہ ربيعة بن زياد صحابی ہیں - حق یہ ہے کہ اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ مجھول ہے

كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کی روایت ہے

اِبْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَلْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ اَلْحَسَنَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ اَلْخَوَارِجِ يَؤُمُّنَا أَنُصَلِّي خَلْفَهُ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ أَمَّ اَلنَّاسَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ.

ابن مہدی ، اَلْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری سے سوال کیا کہ خوارج میں سے ایک شخص نے کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں کہا ہاں

اس کی سند میں الحکم بْن عطية العيشي البصري ہیں جو ضعیف ہیں – الذھبی، میزان میں کہتے ہیں
وضعفه أبو الوليد، وقال النسائي: ليس بالقوي. وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، ولا يحتج به.

وہ روایات جن سے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ صحابہ خوارج کے پیچھے نماز پڑھتے تھے سب ضعیف ہیں اور ایک بھی صحیح السند روایت نہیں[10]

ماضی میں راقم یہ موقف رکھتا تھا کہ اصحاب رسول نے خوارج کی تکفیر کی لیکن جب مزید تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ایسا نہیں تھا -

[10]

کہا جاتا ہے کہ اصحاب رسول کیسانیہ فرقے کے ائمہ کے پیچھے بھی نماز پڑھتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ تابعین کذاب مختار کے پیچھے نماز پڑھتے تھے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: «كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ الله يُصَلُّونَ مَعَ الْمُخْتَارِ الْجُمُعَةَ، وَيَحْتَسِبُونَ بِهَا

عبد الله ابن مسعود کے اصحاب مختار کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور (ایک دوسرے کو) گنتے تھے

سُفْيَانَ الثوری مدلس عن سے روایت کر رہے ہیں لہذا روایت مظبوط نہیں- دوم اصحاب عبد الله تمام اہل سنت میں سے نہ تھے ان سے بعض داعی شیعہ بھی تھے اور ان کا مختار غالی کے پیچھے نماز پڑھنا چندہ بعید نہیں

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُقْبَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، «أَنَّ أَبَا وَائِلٍ جَمَعَ مَعَ الْمُخْتَارِ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ کہتے ہیں کہ ابو وَائِلٍ، مختار کے ساتھ (نماز میں؟) جمع ہوئے

سند میں يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ہے جو مجھول ہے

خوارج اول پر محدثین کا موقف

محدثین نے خارجی سے روایت لکھی ہے کیونکہ خارجی جھوٹ کو گناہ کبیرہ کہتے تھے

مثلا صحیح بخاری میں عمران بن حطان خارجی کی روایت ہے جس کو بعض محدثین خارجی کہتے ہیں راقم کی تحقیق کہتی ہے ممکن ہے یہ اس قسم کا خارجی نہیں تھا جن سے صحابہ نبرد آزما تھے -اس نے ایک فتوی دیا جس میں کہا جو بھی ہو قتل کرو قتل کلھم اس پر بعض نے اس کو خارجی کہا تفصیل کتاب روایات المہدی ص ٤٦ سے ٤٨ میں ہے جو اس ویب سائٹ پر ہے

کتاب الضعفاء از امام عقیلی کی روایت ہے
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرو بْنُ الْعَلَاءِ الْيَشْكُرِيُّ وَلَقَبُهُ جُرْنٌ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سَرْجٍ الشِّينِيّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ السَّدُوسِيِّ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَتَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ حَتَّى ذُكِرَ الْقَضَاءُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الْقَاضِيَ الْعَدْلَ لَيُجَاءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْعَذَابِ مَا يَتَمَنَّى أَنْ لَا قَضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ» وَعِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ كَانَ أَيْضًا مِنَ الْخَوَارِجِ

امام بخاری روایت کرتے ہیں صالح بن سرج نے ، عمران السدوسی سے روایت کیا کہ میں عائشہ رضی الله عنہا کے پاس داخل ہوا پس انہوں نے حدیث ذکر کی قضا کے بارے میں عائشہ رضی الله عنہا نے کہا میں نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا : بروز محشر ایک عدل والا قاضی شدت عذاب کو دیکھ کر تمنا کرے گا کہ اس نے دو کے درمیان ایک کھجور کی گٹلی کا بھی فیصلہ نہ کیا ہو
اور عمران بن حطّانَ خوارج میں سے ہے

امام بخاری نے خارجی عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ السَّدُوسِيِّ، سے صحیح میں روایت لکھی جس کا اقرار محدثین کر رہے ہیں - اس کی وجہ ہے کہ بدعتی کی روایت اس کے عقیدے کے اثبات میں ناقابل قبول ہے عمران جب اپنے بدعتی عقیدے کی روایت کرتا ہے تو قبول نہیں کی جاتی لیکن اس کے علاوہ قبول کی جاتی ہے یہی عمل روافض کے ساتھ ہے

اب سوال ہے کیا کافر کی روایت لکھی جا سکتی ہے یا وہ شخص جس کی فرقے کی تکفیر کی گئی ہو؟ امام بخاری کا یہ عمل بتا رہا ہے کہ خوارج جو بعد میں آئے ان کی تکفیر نہیں کی گئی ان کو بد مذہب سمجھا گیا اور مسلمان ہی سمجھا گیا نہ کہ کافر

کتاب النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة از آبن تغري میں تاریخ الاسلام الذھبی میں اسی طرح ابن الجوزی کی الاذکیا میں اس کا ذکر ہے

وفيها توفي عمران بن حطان «3» السدوسي الخارجي، كان شاعر الخوارج؛ وروى عن أبي موسى وعائشة رضي الله عنهما، وكان عمران فصيحاً قبيح الشكل، وكانت زوجته جميلة، فدخل عليها يوماً وهي بزينتها فأعجبته وعلمت منه ذلك، فقالت: أبشر فإني وإياك في الجنة؛ قال: ومن أين علمت؟ قالت: لأنك أعطيت مثلي فشكرت، وأنا ابتليت بمثلك فصبرت، والصابر والشاكر في الجنة. ومن شعره فی عبد الرحمن ابن ملجم وقومه:
يا ضربةً من تقي ما أراد بها ... إلا ليبلغ من ذي العرش رضوانا
إنّي لأذكره يوما فأحسبه ... أو فی البرية عند الله ميزانا
أكرم بقومٍ بطون الطير أقبرهم ... لم يخلطوا دينهم بغياً وعدوانا

قصیدہ کا ترجمہ
ایک متقی شخص کی کیسی اچھی ضرب تھی جس کو لگانے سے اس کی نیت صرف یہ تھی کہ الله صاحب عرش کی رضا حاصل کرے۔ میں جب اس کو یاد کرتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ اس کا عمل الله کی تمام مخلوق سے زیادہ بھاری ہے۔ کیسی بزرگ قوم تھی جن کی قبریں زمین کے پیٹ میں بنی ہوئی ہیں جن لوگوں نے اپنے دین کی بغاوت اور سرکشی سے مخلوط نہ ہونے دیا۔
لطائف علمیہ ترجمہ کتاب الاذکیا تالیف امام ابن جوزی ترجمہ مولانا اشتیاق احمد صفحہ 308-309 طبع اسلامی کتب خانہ

یہ بات صحیح ہے کہ عمران خارجی ہے اور اس سے صحیح بخاری میں روایت لکھی گئی ہے
بخاری نے يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ کی سند سے روایت لی ہے اور اس کی دو روایات ہیں

پہلی حدیث
إِنَّمَا يَلْبَسُ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ
جس نے دنیا میں ریشم پہنا اس کو یہ آخرت میں اسکا حصہ نہ ملے گا

دوسری حدیث
لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ
رسول الله گھر میں کوئی ایسی چیز جس پر صلیب ہو اس میں نقص کیے بغیر نہیں چھوڑتے

ان دو روایات کی تصحیح میں اہل تشیع ، اہل سنت اور خوارج سب یک زبان ہیں تو اس میں کیا قباحت ہے - بخاری نے عمران کی کوئی ایسی روایت نہیں لکھی جس سے علی کی یا اہل بیت کی تنقیص ہوتی ہو

خوارج اول پر اہل سنت کا موقف

كتاب الشرح الممتع على زاد المستقنع از محمد بن صالح بن محمد العثيمين کے مطابق

قال شيخ الإسلام ـ رحمه الله ـ: إن الأئمة ـ رحمهم الله ـ ومنهم الإمام أحمد، وغيره لم يكفروا أهل البدع إلا الجهمية، فإنهم كفروهم مطلقاً؛ لأن بدعتهم ظاهر فيها الكفر، وأما الخوارج والقدرية ومن أشبههم فإن الإمام أحمد نصوصه صريحة بأنهم ليسوا بكفار.

ابن تیمیہ نے کہا ائمہ..... جن میں امام احمد ہیں نے سوائے جھمیہ فرقہ کے کسی کی تکفیر نہیں کی کیونکہ وہ مطلق کفر کرتے ہیں کیونکہ ان کی بدعت ظاہر ہی کفر ہے اور جہاں تک خوارج اور قدریہ کا تعلق ہے اور ان کے جیسے تو امام احمد سے صریح نصوص سے ہے کہ یہ کفار نہیں ہیں

المغنی میں ابن قدامہ کہتے ہیں

وَقَدْ عُرِفَ مِنْ مَذْهَبِ الْخَوَارِجِ تَكْفِيرُ كَثِيرٍ مِنْ الصَّحَابَةِ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَاسْتِحْلَالُ دِمَائِهِمْ، وَأَمْوَالِهِمْ، وَاعْتِقَادُهُمْ التَّقَرُّبَ بِقَتْلِهِمْ إلَى رَبِّهِمْ، وَمَعَ هَذَا لَمْ يَحْكُمْ الْفُقَهَاءُ بِكُفْرِهِمْ؛ لِتَأْوِيلِهِمْ.

اور خوارج کا صحابہ کی تکفیر کا مذھب معلوم ہے اور ان کے بعد والوں کا بھی کہ خون اور مال کو حلال کرتے ہیں اور اس پر اپنے رب سے تقرب کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس سب کے ساتھ (اہل سنت کے) فقہاء نے ان کی اس تاویل پر ان کے کفر کا حکم نہیں کیا ہے

راقم اس رائے سے اتفاق کرتا ہے

اس کے برعکس اہل سنت علی اور خوارج کے حوالے سے کہتے ہیں کہ روایات میں ہے کہ ایک گروہ ہو گا مرقون من الدين مروق السهم من الرمية یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکارکے جسم سے نکل جاتاہے ” ۔

يقرءون القرآن لايجاوزحناجرهم یہ قرآن کریم کی تلاوت تو کریں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا
یہاں تک کہ روایت میں ان کو عاد و ثمود بھی قرار دیا گیا ہے

راقم کہتا ہے ان روایات کو خوارج پر ثبت کرنا اہل سنت میں سے بعض کا فکری تضاد ہے کیونکہ کوئی فرقہ دین سے تیر کی طرح نکل گیا تو اس کا شمار پھر اسلام میں کیسے ہو سکتا ہے؟ اس روایت کو خوارج پر علی رضی الله عنہ کے بعض مفرط شیعوں نے لگایا ہے جبکہ علی رضی الله عنہ کا عمل اس روایت کی تغلیظ کرتا ہے وہ خوارج کا قتل عام نہیں کرتے نہ وہ ان کو عاد و ثمود قرار دیتے ہیں نہ وہ گھات لگا کر ان کا قتل کرتے ہیں جبکہ آج علماء نے لفظ خوارج کو تکفیر کا متبادل بنا دیا ہے-

عصر حاضر میں بہت سے علماء افراط کا شکار ہیں ان کو تاریخ کا صحیح علم بھی نہیں ہے لہذا تراجم کرتے وقت روایات کا ترجمہ بدل دیتے ہیں یا استنباط کرتے وقت تمام حدود لانگ جاتے ہیں

خوارج جہنم کے کتے ہیں؟

شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة
المؤلف: أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418ھ) کے مطابق
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ عَلِيٍّ , أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ , قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو , قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ , عَنْ زَيْدِ بْنِ نَافِعٍ , عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ , عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي السُّلَيْكِ , عَنْ أَبِي غَالِبٍ , قَالَ: كُنْتُ بِدِمَشْقَ زَمَنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فَجِيءَ بِرُؤُوسِ الْخَوَارِجِ فَنُصِبَتْ عَلَى أَعْوَادٍ , فَجِئْتُ لَأَنْظُرَ فِيهَا , فَإِذَا أَبُو أُمَامَةَ [ص:115] عِنْدَهَا فَدَنَوْتُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا , ثُمَّ قَالَ: «كِلَابُ النَّارِ» – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ – «شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ , وَمَنْ قَتَلُوهُ خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ» . قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

یہ ابو امامہ کے الفاظ ہیں اور واقعہ عبد الملک بن مروان کے دور میں ہوا جب دمشق میں روس خوارج کے سر پہنچے

أَبُو أُمَامَةَ البَاهِلِيُّ المتوفی ٨٦ ھ نے خوارج کو جہنم کے کتے کہا
اس کی سند میں حزور ويقال نافع ويقال سعيد بن الحزور أبو غالب البصري ہے جو مختلف فیہ ہے غلطی کرتا ہے
اس سند کو صحیح بھی حسن بھی کہا گیا ہے

یعنی ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک لوگ گذر چکے ان کا قتل ہو چکا

اس پر ایک روایت مسند احمد کی ہے جس میں شیعہ راوی ہیں اور ظاہر ہے یہ بدعتی عقیدے کے اثبات پر روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْحَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ الْعَبْسِيُّ كُوفِيٌّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: أَتَيْتُ (1) عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَهُوَ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ وَالِدُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَتَلَتْهُ الْأَزَارِقَةُ، قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْأَزَارِقَةَ، لَعَنَ اللهُ الْأَزَارِقَةَ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّهُمْ كِلَابُ النَّارِ "، قَالَ: قُلْتُ: الْأَزَارِقَةُ وَحْدَهُمْ أَمِ الْخَوَارِجُ كُلُّهَا؟ قَالَ: " بَلِ الْخَوَارِجُ كُلُّهَا ". قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ السُّلْطَانَ يَظْلِمُ النَّاسَ، وَيَفْعَلُ بِهِمْ، (2) قَالَ: فَتَنَاوَلَ يَدِي فَغَمَزَهَا بِيَدِهِ غَمْزَةً شَدِيدَةً (3) ، ثُمَّ قَالَ: " وَيْحَكَ يَا ابْنَ جُمْهَانَ عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ، عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ (4) إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ يَسْمَعُ مِنْكَ، فَأْتِهِ فِي بَيْتِهِ، فَأَخْبِرْهُ بِمَا تَعْلَمُ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْكَ، وَإِلَّا فَدَعْهُ، فَإِنَّكَ لَسْتَ بِأَعْلَمَ مِنْهُ
الْحَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ نے کہا مجھ سے سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ نے کہا میں ابن ابی اوفی کے پاس پہنچا .... الْأَزَارِقَةَ کا ذکر کیا ... ابن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تھا خوارج جہنم کے کتے ہیں

روایت میں الْأَزَارِقہ کا ذکر ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کا قتل جائز کہتے تھے
سند میں حشرج بن نباتة ہے
البخاري كتاب الضعفاء له: وهذا لم يتابع عليه
نسائی نے غیر قوی کہا ہے

دوسری
حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيد، حَدَّثَنَا عَبْدُ الله بْنُ بَجِيرٍ، (1) حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ: ...أَبُو أُمَامَةَ
سند میں سیّار بن عبد اللّٰه ایک مجھول ہے
بعض کا دعوی ہے صحابی ہے لیکن اس سے روایت نہیں ملی

عبد الله بن احمد کی السنہ میں ہے
.عكرمة بن عمار، عن أبي عمار شداد بن عبد الله الدمشقي، عن أبي أمامة
سند میں عكرمة بن عمار مدلس ہے - احمد نے اس کو ضعیف کہا ہے

مسند احمد میں ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا غَالِب يَقُولُ: لَمَّا أُتِيَ بِرءُوس الْأَزَارِقَة فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ
اور
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِب، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّهُ رَأَى رءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ مَسْجِد دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: " كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ
اور ترمذی میں ہے
حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْب قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ الرَّبِيعِ بْن صَبِيح، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِب، قَالَ: رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: «كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ،

اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

(٣٩٠٤٧) حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاؤُوا بِسَبْعِينَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوسِ الْحَرُورِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ الْمَسْجِدِ ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : كِلَابُ جَهَنَّمَ ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ، وَمَنْ قَتَلُوا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ السَّمَاءِ ، وَبَكَى وَنَظَرَ إِلَيَّ ، وَقَالَ : يَا أَبَا غَالِبٍ ، إِنَّكَ مِنْ بَلَدِ هَؤُلَاءِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَعَاذَكَ ، قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ : اللَّهُ مِنْهُمْ : قَالَ : تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ وَقَالَ : ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ قُلْتُ : يَا أَبَا أُمَامَةَ ، إِنِّي رَأَيْتُكَ تُهَرِيقُ عَبْرَتَكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، رَحْمَةً لَهُمْ ، إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ ، قَالَ : قد افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَتَزِيدُ هَذِهِ الأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الأَعْظَمَ عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ، وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ، وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفُرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا أُمَامَةَ ، أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُ أَمْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ ، قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا .

(٣٩٠٤٧) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں تھا کہ لوگ ستر خارجیوں (حروریوں) کے سرلے کر آئے۔ ان سروں کو مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کر دیا گیا۔ جب حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے سروں کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں۔ آسمان کے نیچے مارے جانے والے یہ بدترین مخلوق ہیں۔ اور جنہیں انہوں نے قتل کیا ہے وہ آسمان کے نیچے سب سے بہترین مقتول ہیں۔ پھر وہ روئے اور میری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ اے ابو غالب! تم ان لوگوں کے شہر سے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں محفوظ رکھا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابو امامہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ان پر رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو

نکل رہے ہیں۔ وہ اہل اسلام میں سے تھے۔ بنی اسرائیل والے اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور اس امت میں ایک فرقے کا اضافہ ہوگا، وہ سب جہنم میں جائیں گے سوائے بڑی جماعت کے۔ ان پر وہ ہے جس کے وہ مکلف بنائے گئے اور تم پر وہ ہے جس کے تم مکلف بنائے گئے۔ اگر تم اس بڑی جماعت کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام دینے والے پر تو بات کو کھول کھول کر بیان کر دینا ہی ہوتا ہے۔ بات کو سننا اور اطاعت کرنا فرقہ میں پڑنے اور معصیت سے بہتر ہے۔

ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابو امامہ! یہ بات آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ بات اپنی رائے سے کہوں تو دین کے معاملے میں جرأت کرنے والا بن جاؤں گا! میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک، دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ سنی ہے۔

ان سب میں سند میں أبي غالب البصري مضبوط نہیں ہے

مسند احمد میں ہے
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ دِمَشْقَ فَرَأَى رُءُوسَ حَرُورَاءَ قَدْ نُصِبَتْ فَقَالَ: " كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ،
صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ ثقہ ہیں لیکن ابو امامہ سے ان کے سماع کا اثبات نہیں ہوا

ابن ماجہ میں ہے
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ
سند منقطع ہے الْأَعْمَشِ کا سماع ابن ابی اوفی سے نہیں
[تعليق محمد فؤاد عبد الباقي]
.في الزوائد أن رجال الإسناد ثقات. إلا أن فيه أنقطاعا

الغرض یہ روایات متاخرین نے بیان کی ہیں جب خوارج کا ایک فرقہ الازرقہ قتل کرنے لگا – خیال رہے کہ تمام خوارج اس فرقے کے نہیں تھے ان میں بھی الگ الگ موقف تھا – پھر موجودہ اہل سنت کے وہ فرقے جو بنو امیہ مخالف ہیں وہ ان روایات کو لہک لہک کر بیان کرتے ہیں -غور کریں الازرقہ قتل اصل میں بنو امیہ کا کر رہے تھے جو بقول شخصے ظالم تھے نماز وقت پر نہیں پڑھتے تھے جو گناہ کبیرہ ہے – محدثین ہی کی ایک جماعت کے نزدیک گناہ کبیرہ میں ایمان نہیں ہوتا تو اس تناظر میں خوارج کیا صحیح نہیں تھے ؟ راقم اس وجہ سے ان روایات پر تنقید کرتا رہا ہے لیکن افسوس لوگ غور نہیں کرتے

وہ روایات جن میں ہے کہ وہ نماز پڑھیں گے اور زبردست نماز ہو گی تو آج جا کر عمان میں دیکھ لیتے ہیں جہاں خوارج کی حکومت ہے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھی جاتی ہے – ہم یا فرقے اس پر غور کیوں نہیں کرتے

نوٹ خوارج سے متعلق راوی کا شہر دیکھیں یا تو دمشق ہو گا یا بصرہ – کیونکہ الازرقہ یا الصفریہ وہاں حملہ کرتے تھے[11]

---

[11] دوم مشرق سے فتنہ نکلے گا بھی غور طلب ہے کیونکہ قبیلہ الازد کا مسکن مشرق میں عمان و بحرین کے درمیان تھا

آجکل قبر مجاور بریلوی علماء کے ہاتھ ناریل لگ گیا ہے وہ ہر تقریر میں پہلے داعش فسادیوں کا ذکر کرتے ہیں پھر ان کا قبروں کو مسمار کرنے کا عمل کا تذکرہ کرتے ہیں پھر اس بلاگ میں جن راویات کا ذکر ہے ان کو بھی ملا دیتے ہیں – یہی کام ہمارے اخباری دانشور کر رہے ہیں – یہ سوچ سب غلط ہے
اول تو بعض عمل اور موقف سرے سے صحیح نہیں ان پر بات کرنی چاہیئے ایک ہے گناہ کبیرہ کا مرتکب کیا ہے کافر ہے یا مومن ہی ہے - یہ جڑ ہے
دوم ان فرقوں کے نزدیک مہدی کا ظہور عراق سے ہے – پوچھا جائے اس پر کیا موقف ہے تو معلوم ہو گا کہ بریلوی ہوں یا سلفی ہوں سب کہتے ہیں امام مہدی آ رہے ہیں فرق ہے تو صرف یہ کہ بریلویوں اور داعش کے نزدیک مہدی عراقی و شامی ہے – دیوبندیوں اور القاعدہ کے نزدیک مہدی خراسانی و افغانی ہے لیکن اس کو بھی عراق جانا ہے – اہل حدیث وہابیوں سلفیوں میں بعض کے نزدیک مدنی ہے اور

دین سے نکلنے والوں کا خروج قرب قیامت میں ہے

روایات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت میں کسی گروہ کا ذکر تھا جو بنو تمیم سے نکلے گا ذی خویصرہ کی نسل کا ہو گا جو دین سے نکل جائے گا لیکن لوگوں نے اس روایت کو قرن اول کے خارجی گروہ پر لگا دیا جو فکری غلطی ہے کیونکہ بنو تمیم والی روایت دور نبی کی بات نہیں تھی کیونکہ اس میں ذی خویصرہ کی نسل کی بات کی گئی ہے اور نسل دس بیس سال میں نہیں بنتی-اس کو وقت درکار ہوتا ہے- علی کے مد مقابل لوگ اس روایت پر پورا نہیں اترتے

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ»

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے خیثمہ بن عبدالرحمن کوفی نے، ان سے سوید بن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ ایسا بہترین کلام پڑھیں گے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا ایسا کلام پڑھیں گے جو سارے خلق کے کلاموں سے افضل ہے۔ (یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے) لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث اجر ہو گا جو انہیں قتل کر دے گا

مسند احمد میں ہے

بعض کے نزدیک عراقی ہے – حزب التحریر کے نزدیک مہدی یروشملی یا فلسطینی ہے
اور پھر شیعوں کے مہدی عراقی الگ ہیں

حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، قِتَالُهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ "

صحیح مسلم میں ہے

حدیث:2455حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنْ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ : محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن سعید اشج، وکیع، اعمش، خیثمہ، حضرت سو ید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی (رض) نے فرمایا اگر میں تم سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وہ حدیث بیان کروں جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں فرمائی تو مجھے آسمان سے گر پڑنا زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں بیان فرمائی اور جب وہ بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو جان لو کہ جنگ دھوکہ بازی کا نام ہے میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے تھے عنقریب اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی نوعمر اور ان کے عقل والے بیوقوف ہونگے بات تو سب مخلوق سے اچھی کریں گے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نہ اترے گا دین سے وہ اسطرح نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے جب تم ان سے ملو تو ان کو قتل کردینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والے کو اللہ کے ہاں قیامت کے دن ثواب ہوگا۔

التنقیح کے مطابق دارقطنی کہتے ہیں

ليس لسويد بن غفلةَ عن علي صحيحٌ مرفوعٌ إلى النبي - صلى الله عليه وسلم - غيرَ هذا

سوید کی علی سے روایت کردہ کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں سوائے اس روایت کے

التوشيح شرح الجامع الصحيح از امام السيوطي کے مطابق

قال حمزة الكتاني: ليس يصح له عن عليّ غير هذا الحديث

حمزة الكتاني کہتے ہیں اس کی علی سے کوئی صحیح حدیث نہیں سوائے اس کے

راقم کہتا ہے یہ روایت قرن اول کے لئے نہیں ہے – اس روایت میں اس واقعہ کا ہونا آخری زمانہ یا قرب قیامت میں بتایا گیا ہے سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ کی سند سے اسی طرح مسند ابن ابی شیبہ کی روایت ہے

نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ، فَإِنَّ لِمَنْ قَتَلَهُمْ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ»

یہاں یہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں زر بن حبیش اس کو روایت کرتے ہیں اور یہ وقوعہ آخری دور کا ہے

سند میں أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ اور عاصم بن ابی النجود دو مختلط ہیں

باوجود تلاش کے کوئی شارح نہیں ملا جو يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ آخری زمانے کے الفاظ کو قرن اول سے ملانے پر کوئی بحث کرے سب اس سے کترا گئے

یہ روایت علی رضی اللہ عنہ کی ہی روایت کردہ ہے

قول نبوی : ان کو پاتا تو قتل کرتا

صحیح بخاری میں روایت ہے جس میں ایک شخص عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ اتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم مال پر جرح کرتا ہے – اپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی نسل میں سے ایک قوم نکلے گی جو دین سے ایسا نکلے گی جیسے تیر کمان سے –

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا۔ اس پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئیے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر جانور میں سے باہر نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں

راوی کہتا ہے وَأَظُنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ میں گمان کرتا ہوں انہوں نے کہا میں ان کو پاتا تو ثمود کی طرح قتل کرتا بعض اوقات راویوں نے قوم عاد کے الفاظ استعمال کیے ہیں

یہ الفاظ بہت شدید ہیں – لیکن اس روایت پر عبد الله بن زبیر اور ابن عباس رضی الله عنہم عمل نہیں کرتے وہ خوارج کو حج کرنے دیتے ہیں ان کے سوالات کے جواب دیتے ہیں یہاں تک کہ امام بخاری جو اس روایت کو نقل کر رہے ہیں وہ خوارج سے روایت لیتے ہیں صحیح میں لکھتے ہیں

ظاہر ہے عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی کی نسل تو علی رضی الله عنہ کے دور میں قوم بنی بھی نہیں ہو گی- اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قرن اول میں نہیں ہو گا

سمت و جہت کی اہمیت

صحیح بخاری کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ، وَيَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ - إِلَى فُوقِهِ»، قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: ” سِيمَاهُمْ التَّحْلِيقُ – أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ

مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ ، أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ مشرق سے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور دین سے ایسا نکلیں ہے جیسے تیر کمان سے پھر واپس اس دین میں نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر سر کے اوپر سے گزرے پوچھا ان کی کیا نشانی ہے فرمایا : سر کا حلق کرانا

اس روایت کے مطابق یہ گروہ مدینہ کے مشرق سے نکلے گا نہ کہ عراق سے جو شمال میں ہے دوم وہ دین سے نکلیں گے یہاں تک کہ جب جنگ ہو گی تو واپس اسلام میں آئیں گے سوم سر مونڈھ دیں گے

اس میں سے کوئی بھی نشانی حروریہ پر فٹ نہیں بیٹھتی- شروع کے خوارج یمنی قحطانی اور مصری تھے جو مغرب اور جنوب ہے وہاں سے مدینہ کے شمال میں عراق میں گئے

خوارج کی اکثریت علی کی شہادت کے بعد قبیلہ ازد کی ہوئی جو مدینہ کے مشرق میں ہے اور عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيّ جو قبیلہ بنو تمیم کا تھا ، مدینہ کے مشرق کا تھا اس پر اس روایت کو منطبق کیا جا سکتا ہے لیکن دور علی میں خوارج یمنی اور مصری تھے- قاتل علی ، ابن ملجم المرادی خود ایک قحطانی تھا جو مصر منتقل ہوا اور وہاں سے کوفہ

اس روایت میں اضافہ ہے کہ خوارج واپس رجوع کر لیں گے جب تیر سروں پر سے گزرے گا

جو فرقہ عبادت میں سختی کرتا ہو اور ایک سخت موقف اپنا لے اس کو جنگ کر کے واپس قائل کرنا ناممکن ہے یہ دلائل سے ہی کیا جا سکتا ہے جیسا علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہ انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا تاکہ وہ قرآن سے ہی دلائل دے کر ان کو سمجھائیں

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَسَأَلاَهُ عَنِ الحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي مَا الحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ [ص:17] الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

ابی سلمہ اور عطا بن یسار کہتے ہیں وہ ابی سعید الخدری کے پاس پہنچے اور ان سے حروریہ پر سوال کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا تھا ؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو نہیں پتا کہ حروریہ کیا ہے- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس امت میں اور انہوں نے نہیں کہا اس میں سے ایک قوم نکلے گی جو اپنی نماز کو تمہاری نماز سے حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے جو حلق سے نیچے نہیں جائے گا ۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اور پھر تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے اس کے بعد جڑ میں (جو کمان سے لگی رہتی ہے) اس کو شک ہوتا ہے شاید اس میں خون لگا ہو مگر وہ بھی صاف

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے حروریہ پر براہ راست اس روایت کو ثبت نہیں کیا بلکہ کہا اس امت میں ایک قوم نکلے گی – اوپر دی گئی دونوں روایات ایک ہی صحابی سے ہیں ایک میں وہ حروریہ سے لا علم ہیں دوسری میں وہ کہتے ہیں قتال پر یہ گروہ واپس آ جائے گا یہ قابل غور ہے حروریہ مشرق میں نہیں شمال میں سے نکلے اور شاید اسی وجہ سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے جو سنا تھا اس کے مطابق کہا

یہ عربی النسل ہوں گے

صحيح البخاري کی روایت ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ» قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ» قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا؟

فَقَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى [ص:200] ذَلِكَ

حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ لوگ تو اکثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر ونیکی اور بھلائی کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شر و برائی کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ اسلام سے قبل جاہلیت اور برائی میں مبتلا تھے پھر اللہ نے اس خیر کو بھیجا پس کیا اس خیر کے بعد شر ہے ؟ رسول اللہ نے فرمایا ہاں - میں نے پوچھا اور کیا شر کے بعد پھر خیر ہو گا؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں دخن ہو گا میں نے پوچھا دخن ؟ فرمایا قوم ہو گی جو بغیر ہدایت ، ہدایت کی بات کریں گے تم ان کو جانو پہچانو گے میں نے کہا اس کے بعد کیا شرہو گا ؟ فرمایا ہاں داعی ہوں گے جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے لوگوں کو پکاریں گے جو ان کو جواب دے اس کو اس میں جھونک دیں گے میں نے کہا ان کی نشانی بیان کر دیں - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہماری کھال جیسے اور ہماری زبان بولتے ہوں گے - میں نے پوچھا ان کو پاؤ تو کیا اس پر میں کیا کروں ؟ فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم کرو اور ان کے امام کو میں نے پوچھا اگر نہ جماعت ہو نہ امام اپ نے فرمایا تو درخت کی جڑ چبا لو یہاں تک کہ موت ا جائے اور تم اسی پر رہو

الغرض ان روایات کو یہاں جمع کیا گیا ہے تاکہ ان کا تجزیہ کیا جا سکے- مختلف کتابوں میں الگ الگ سندووں سے اس واقعہ کوپڑھنے سے قاری پر اس کا تضاد ظاہر نہیں ہوتا اور نہ ہی ان میں جو مافوق الفطرت بات کہی گئی ہے کہ علی نے ایک جن کا قتل کرا دیا اس کو بیان کیا جاتا ہے- روایت صحیح متن سے منقول نہیں ہوئی اور اس میں راویوں کا اختلاف ہے خود اصحاب علی سے ہی نقل ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کا قول سمجھنے میں لوگوں کو غلطی ہوئی اور بات کچھ سے کچھ ہوتی چلی گئی- بعض روایات میں ہے علی مقتل گاہ تک گئے بعض میں ہے اپنے مقام پر ہی رہے لوگوں سے کھوج کرواتے رہے

یہ روایات اہل سنت کی کتب میں ہیں حیرت ہے اہل تشیع کی معتمد علیہ کتاب الکافی از کلینی میں اس قسم کی ایک بھی روایت نہیں ہے جبکہ یہ روایات علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے ہے

حروریہ سے علی کی جنگ ان کی خلافت سے خروج کی وجہ سے ہوئی کیونکہ وہ بیعت دے کر علی کو چھوڑ چکے تھے اور اولوالامر کی اطاعت کے منکر ہو گئے تھے - معاویہ یا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت ہی نہیں کی لہذا ان پر خارجی کا حکم نہیں لگایا گیا- معاویہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا یہاں تک کہ حسن رضی اللہ عنہ نے الٹا خلافت چھوڑ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسند خلافت دے دی

حروریہ علی رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کے خلاف تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح ہو وہ کسی بھی طرح یہ قبول نہیں کر پائے اور علی رضی اللہ عنہ سے ہی حجت کرنے لگے ان سے قتال کا علی

نے کوئی حکم نہیں دیا جب تک انہوں نے خود فساد فی الارض کا مظاہرہ نہیں کیا نہ فورا ان کو عاد و ثمود کہا بلکہ ابن عباؔس رضی الله عنہ کو بھیجا کہ ان کو سمجھائیں - لہذا علی کا ان خوارج سے قتال بطور حاکم حد شرعی کا نفاذ تھا نہ کہ کسی حدیث رسول کی روشنی میں ان کا قتل عام

اصحاب علی میں سے مفرط لوگوں نے علی کی ابن ملجم کے ہاتھوں شہادت کے بعد علی کا حروریہ سے متعلق موقف اتنا مسخ کر دیا کہ ان کا تاریخی و شرعی پہلو ہی غیر واضح ہو کر رہ گیا

انے والے دور میں اصحاب رسول نے حروریہ کو خوارج کا نام دیا اور خوارج نے بہت سے متواتر مسائل کا انکار کیا یہاں تک کہ ام المومنین عائشہ رضی الله عنہا کسی پر جرح کرتیں تو کہتیں کیا تو حروریہ ہے

صحيح البخاري: كِتَابُ اسْتِتَابَةِ المُرْتَدِّينَ وَالمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ (بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ، وَأَنْ لاَ يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ) صحیح بخاری: کتاب: باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے کا بیان (باب: دل ملانے کے لیے کسی مصلحت سے کہ لوگوں کو نفرت نہ پیدا ہوخارجیوں کو نہ قتل کرنا)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنْ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنْ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنْ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبردی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرمارہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاافسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو اورکون کرے گا۔ اس پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھوگے لیکن وہ دین سے اس طرح باہر ہوجائیں گے جس طرح تیر جانور میں سے باہر نکل جاتا ہے۔

تیر کے پر کو دیکھا جائے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں پھر اس پیکان کو دیکھا جائے اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں پھر اس کے باڑ کو دیکھا جائے اور یہاں بھی کوئی نشان نہیں پھر اس کے لڑکی کو دیکھا جائے اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں کیوں کہ وہ (جانور کے جسم سے تیر چلایاگیاتھا) لید گوبر اور خون سب سے آگے(بے داغ) نکل گیا(اسی طرح وہ لوگ اسلام سے صاف نکل جائیں گے) ان کی نشانی ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا یوں فرمایا کہ گوشت کے تھل تھل کرتے لوتھڑے کی طرح ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں میں پھوٹ کے زمانہ میں پیدا ہوں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہروان میں ان سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا اور ان کے پاس ان لوگوں کے ایک شخص کو قیدی بناکر لایا گیا تو اس میں وہی تمام چیزیں تھیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ” ان میں سے بعض وہ ہیں جو آپ کے صدقات کی تقسیم میں عیب پکڑتے ہیں“ ۔

اس قسم کی روایات میں ایک کھچڑی ہے جس میں ادھر ادھر سب ملا دیا گیا نہ وقت کی تہذیب ہے نہ زمانے کی تقسیم ہے
اس لئے ایک ایک کر کے اس کو دیکھیں

اول : عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی ہے بنو تمیم کا ہے جو آج کل سعودی عرب میں نجد کا علاقہ ہے یہ مدینہ کا مشرق ہے اس کی نسل سے لوگ نکلیں ہے جو دین میں متشدد ہوں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایسا ممکن نہیں کہ ان کی نسل بن گئی ہو
ذی الخویصرہ تمیمی کا راز یہ ہے کہ یہ اصحاب علی میں سے ہیں صحابی ہے اور اس نے جمل میں علی کی جانب سے قتال کیا ہے – اس کے مخالف (معاویہ اور عمرو بن العاص) اس کا شمار ان میں کرتے ہیں جو دین سے نکل جائیں گے یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ ذی الخویصرہ تمیمی خوارج سے مل گیا تھا
اب یہ ایک تضاد ہے ایک شخص کافر ہو اور خوارج کو کافر، علی بھی نہیں مانتے نہ اہل سنت خوارج کو کافر قرار دیتے ہیں – أسد الغابة في معرفة الصحابة میں ذو الخويصرة التميمي کا شمار ابن اثیر نے اصحاب رسول میں کیا ہے

دوم خوارج سے علی نے نہروان میں جنگ کی کیونکہ انہوں نے بلوائی والی حرکت کی لوگوں کو لوٹا اور فساد و قتل کیا پہلے ان کو سمجھانے کے لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا لیکن خوراج نہیں مانے اور اپنے غصے میں انہوں نے یہ مزید فسادی حرکتیں کیں – خوارج کو اہل قبلہ سمجھا جاتا ہے واجب القتل نہیں سمجھا جاتا

سوم یہ بات کہ اس جنگ میں ایک ایسا شخص تھا جس کا ہاتھ پستان جیسا تھا اس پر مضطرب روایات ہیں یہ واپس امام بخاری نے زندہ کر دیا ہے اس کو قیدی بنا دیا ہے باقی محدثین اس کو لاش کہتے

ہیں اور پھر کوئی کہتا ہے یہ لا وارث لاش تھی کوئی کہتا ہے یہ مسجد میں دیکھا گیا کوئی کہتا ہے جن تھا کوئی کہتا ہے شیطان تھا وغیرہ وغیرہ

چہارم : یہ واقعہ کہ لوگ دین سے نکل جائیں گے قرب قیامت کا ہے نہ کہ دور علی کا

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ [ص:201] الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ»

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے خیثمہ بن عبدالرحمن کوفی نے، ان سے سوید بن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ ایسا بہترین کلام پڑھیں گے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا ایسا کلام پڑھیں گے جو سارے خلق کے کلاموں سے افضل ہے۔ (یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے) لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث اجر ہو گا جو انہیں قتل کر دے گا

پنجم : ابو سعید رضی اللہ عنہ کی ہی ایک دوسری روایت جو صحیح بخاری میں ہے اس میں راوی کہتا ہے

راوی کہتا ہے وَأَظُنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ میں گمان کرتا ہوں انہوں نے کہا میں ان کو پاتا تو ثمود کی طرح

قتل کرتا بعض اوقات راویوں نے قوم عاد کے الفاظ استعمال کیے ہیں – یہ الفاظ بہت شدید ہیں – لیکن اس روایت پر عبد اللہ بن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم عمل نہیں کرتے وہ خوارج کو حج کرنے دیتے ہیں ان کے سوالات کے جواب دیتے ہیں یہاں تک کہ امام بخاری جو اس روایت کو نقل کر رہے ہیں وہ خوارج سے روایت لیتے ہیں صحیح میں لکھتے ہیں

ششم

صحیح مسلم: كِتَابُ الزَّكَاة (بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ) صحیح مسلم: کتاب: زکوٰۃ کے احکام و مسائل (باب: خوارج اور ان کی صفات)

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ 2459 .

قتادہ نے ابو نضر ہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی،انھوں نے کہا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"میری امت کے دو گروہ ہوں گے ان دونوں کےدرمیان سے،دین میں سے تیزی سے باہر ہوجانے والے نکلیں گے،انھیں وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے زیادہ حق کے لائق ہوگا۔"

یہ روایت قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ کی سند سے کتابوں میں ہے اور یہ سند بہت اچھی نہیں ہے

قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے اور اس کی سند میں أَبُو نَضْرَةَ العَبْدِيُّ المُنْذِرُ بنُ مَالِكِ بنِ قُطَعَةَ ہیں

الذھبی سیر الاعلام میں لکھتے ہیں

وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي (الثِّقَاتِ) : كَانَ مِمَّنْ يُخْطِئُ،

ابن حبان ثقات میں لکھتے ہیں یہ وہ ہیں جو غلطی کرتے ہیں

وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ : ثِقَةٌ، كَثِيْرُ الحَدِيْثِ، وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يُحْتَجُّ بِهِ.

ابن سعد کہتے ہیں ثقہ ہیں کثیر الحدیث ہیں اور ہر ایک سے دلیل نہیں لی جا سکتی

اس کے علاوہ یہ عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سند سے بھی ہے یہ بھی اسی قسم کی کمزور ہے

اور اس کے علاوہ یہ
عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،
کی سند سے بھی ہے
یہ بھی اتنی ہی کمزور ہے

عَلِيّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، اور عوف کٹر شیعہ بھی ہیں

روایت میں بصریوں کا تفرد ہے

ایک دور میں بصرہ میں خوارج کھات لگا کر قتل کرتے تھے ابو نضرہ، قتادہ ، اور عوف اور علی بن زید اسی دور کے ہیں

مسند البزار میں ہے
حدثنا محمد بن المثنى، قالَ: حَدَّثَنا أبو الوليد، قالَ: حَدَّثَنا أبو عوانة , عن قتادة , عن أبي نضرة , عن أبي سعيد أحسبه رفعه قال: تكون أمتي فرقتين يخرج بينهما مارقة يلي قتلهم أولاهما بالحق.

أبي نضرة نے أبي سعيد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا أحسبه رفعه گمان ہے انہوں نے اس کو رفع کیا یعنی رسول اللہ کا قول قرار دیا

راقم کے خیال میں یہ روایت رفع کی گئی ہے یہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کا قول لگتا ہے

ابوسعید رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت ہے

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَسَأَلاَهُ عَنِ الحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي مَا الحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ [ص:17] الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

ابی سلمہ اور عطا بن یسار کہتے ہیں وہ ابی سعید الخدری کے پاس پہنچے اور ان سے حروریہ پر سوال کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا تھا ؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو نہیں پتا کہ حروریہ کیا ہے- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس امت میں اور انہوں نے نہیں کہا اس میں سے ایک قوم نکلے گی جو اپنی نماز کو تمہاری نماز سے حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے جو حلق سے نیچے نہیں جائے گا ۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اور پھر تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے اس کے بعد جڑ میں (جو کمان سے لگی رہتی ہے) اس کو شک ہوتا ہے شاید اس میں خون لگا ہو مگر وہ بھی صاف

ابو سعید الخدری رضی الله عنہ نے حروریہ پر براہ راست اس روایت کو ثبت نہیں کیا بلکہ کہا اس امت میں ایک قوم نکلے گی - اوپر دی گئی دونوں روایات ایک ہی صحابی سے ہیں ایک میں وہ حروریہ سے لا علم ہیں دوسری میں وہ کہتے ہیں قتال پر یہ گروہ واپس آ جائے گا یہ قابل غور ہے حروریہ مشرق میں نہیں شمال میں سے نکلے اور شاید اسی وجہ سے ابو سعید رضی الله عنہ نے جو سنا تھا اس کے مطابق کہا

یعنی ابو سعید رضی الله عنہ نے اس میں دور کا تعین نہیں کیا اور یقینا وہ اس کو اپنے دور میں نہیں سمجھتے تھے ورنہ کہتے یہ فلاں گروہ ہے

الغرض ان روایات میں اضطراب ہے

صحیح بخاری کی معلق روایت ہے

يَنْطَلِقُوْنَ إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَيَجْعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ. (من قول ابن عمر رضى الله عنه
وہ کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق مسلمانوں پر کریں گے۔ اس طرح وہ دوسرے مسلمانوں کو گمراہ، کافر اور مشرک قرار دیں گے تاکہ ان کا ناجائز قتل کر سکیں۔‘‘ (قولِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مستفاد)
بخاری، الصحیح، کتاب، استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم

یہ صحیح بخاری کی معلق روایت ہے یعنی باب میں بلا سند امام بخاری نے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ ، وَقَالَ : إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الكُفَّارِ ، فَجَعَلُوهَا عَلَى المُؤْمِنِينَ
انہوں نے وہ آیات جو کفار کے لئے تھیں ان کا اطلاق مومنوں پر کیا

وَقَالَ أَبُو جَعْفَر الطَّبَرِيّ فِي كتاب تَهْذِيب الْآثَار لَهُ ثَنَا يُونُس ثَنَا ابْن وهب أَخْبرنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارث أَنَّ بكيرا حَدثهُ أَنه سَأَلَ نَافِعًا كَيفَ كَانَ رَأْي ابْن عمر فِي الحرورية قَالَ يراهم شرار خلق الله انْطَلقُوا إِلَى آيَات فِي الْكفَّار فجعلوها فِي الْمُؤمنِينَ
بُكَيْر بن الأَشَجِّ نے نافع سے سوال کیا کہ ابن عمر کی حروریہ پر کیا رائے تھی ؟ انہوں نے کہا وہ ان کو شری مخلوق کہتے کہ انہوں نے وہ آیات جو کفار کے لئے تھیں ان کا اطلاق مومنوں پر کیا
سند صحیح ہے
لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں کہ ان کو گمراہ، کافر اور مشرک قرار دیں - خوارج کے نزدیک اصحاب رسول گمراہ تھے احکام الہی کے حوالے سے کافر یا مشرک نہیں تھے
خوارج کے نزدیک علی نے احکام الہی پر عمل نہیں کیا باغیوں سے معاہدے کیے جو ان کے نزدیک صحیح نہیں تھا

روایات ابو سعید الخدری رضی الله عنه

خوارج کے حوالے سے ابو سعید الخدری رضی الله عنہ سے بہت سے متضاد اقوال و احادیث موجود ہیں ان کی ایک جھلک آپ کو دکھاتے ہیں

خوارج مَارِقَةٌ ہیں بصریوں اور کوفیوں کی روایت	حروریہ کا پتا نہیں اہل مدینہ کی روایت
صحیح مسلم حدیث:2452 حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ ترجمہ : ابوربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ، قتادہ، ابونضرہ، ابوسعید (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا میری امت میں دو گروہ ہوجائیں گے تو ان میں سے مارقہ فرقہ نکلے گا ان سے وہ جہاد کرے گا جو سب سے زیادہ حق کے قریب ہو گا۔ حدیث:2454حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنْ الْحَقِّ عبیداللہ قواریری، محمد بن عبداللہ بن سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ضحاک مشرقی، حضرت ابوسعید خدری (رض) سے روایت ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک حدیث میں ایسی قوم کا ذکر فرمایا جو اختلاف کے وقت نکلے گی ان کو دو گروہوں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ قتل کرے گا۔	صحیح بخاری کی حدیث ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَسَأَلاَهُ عَنِ الحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي مَا الحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ [ص:17] الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ ابی سلمہ اور عطا بن یسار کہتے ہیں وہ ابی سعید الخدری کے پاس پہنچے اور ان سے حروریہ پر سوال کیا کہ انہوں نے رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا تھا ؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو نہیں پتا کہ حروریہ کیا ہے- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس امت میں اور انہوں نے نہیں کہا اس میں سے ایک قوم نکلے گی جو اپنی نماز کو تمہاری نماز سے حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے جو حلق سے نیچے نہیں جائے گا ۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اور پھر تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے اس کے بعد جڑ میں (جو کمان سے لگی رہتی ہے) اس کو شک ہوتا ہے شاید اس میں خون لگا ہو مگر وہ بھی صاف
ابو سعید نے مارقہ کا ذکر کیا اور امام مسلم نے اس کو خوارج کے باب میں لکھا سند میں اِبِی نَضْرَۃَ منذر بن مالک بصری کا تفرد ہے جو حدیث میں کمزور ہے – اس کی روایات کا انکار بھی کیا گیا ہے دوسرے طرق میں الضَّحَّاکُ بن شراحیل الْمِشْرَقِيُّ أَبُو سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ ہے جو ہمدان کا ہے	قابل غور ابو سعید نے انکار کیا کہ ان کو حروریہ کا علم ہے حروریہ خوارج تھے لیکن ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس قول نبوی کو ان پر ثبت نہیں کیا

المسالك في شرح مُوَطَّأ مالك از القاضي المعافري الاشبيلي المالكي (المتوفى: 543هـ) میں ہے

وسمّوا أيضًا: "المارقة" لقوله: "يَمْرُقُونَ من الدِّينِ

خوارج کو مارقه بھی کہا جاتا ہے اس قول پر کہ یہ دین میں سے نکل گئے

التوضيح لشرح الجامع الصحيح از ابن الملقن المصري (المتوفى: 804هـ) میں ہے

.قوله: ("يمرقون من الدِّين كمروق السّهمِ") قيل: بهذا سموا مارقة

اس قول پر کہ یہ دین سے نکل جائیں گے ان کو مارقه بھی کہا گیا ہے

الاستذكار از ا ن عبد البر القرطبي (المتوفى: 463هـ) میں ہے

وَبِقَوْلِهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) تَقْتَتِلُ طَائِفَتَانِ مِنْ أُمَّتِي تَمْرُقُ مِنْهُمَا مَارِقَةٌ تَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ فَهَذَا أَصْلُ مَا سُمِّيَتْ بِهِ الْخَوَارِجُ وَالْمَارِقَةُ

ثُمَّ اسْتَمَرَّ خُرُوجُهُمْ عَلَى السَّلَاطِينِ فَأَكَّدُوا الِاسْمَ ثُمَّ افْتَرَقُوا فِرَقًا لَهَا أَسْمَاءُ مِنْهُمُ الْإِبَاضِيَّةُ أَتْبَاعُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبَاضٍ

وَالْأَزَارِقَةُ أَتْبَاعُ نَافِعِ بْنِ الْأَزْرَقِ

وَالصُّفْرِيَّةُ أَتْبَاعُ النُّعْمَانِ زِيَادِ بْنِ الْأَصْفَرِ

وَأَتْبَاعُ نَجْدَةَ الْحَرُورِيِّ يُقَالُ لَهُمُ النَّجَدَاتُ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِمُ النَّجْدِيَّةَ وَمَا أَظُنُّ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ إِلَّا لِيُفَرِّقَ بَيْنَ مَا انْتَسَبَ إِلَى بِلَادِ نَجْدٍ وَبَيْنَهُمْ

وَفِرَقٌ سِوَاهَا يَطُولُ ذِكْرُهَا وَلَيْسَ هَذَا مَوْضِعَهُ وَهُمْ يَتَسَمَّوْنَ بِالشُّرَاةِ وَلَا يُسَمِّيهِمْ بِذَلِكَ غَيْرُهُمْ بَلْ أَسْمَاؤُهُمُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَنْهُمْ مَشْهُورَةٌ فِي الْأَخْبَارِ وَالْأَشْعَارِ

الغرض ان لوگوں کے مطابق خوارج مارقه ہیں دین سے نکل چکے ہیں یعنی مسلمان ہی نہیں رہے

دوسری طرف خلیفہ المسلمین ابن زبیر خوارج کو حج کی دعوت دیتے ہیں اور ابن عباس سوالات کا جواب بھی

نتائج

ان روایات میں تطبیق اس طرح ممکن ہے ایسے گمراہ گروہ نکلیں گے

جو بنو تمیم سے عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہوں گے
مدینہ کے مشرق میں ہوں گے
عرب نسل اور زبان والے ہوں گے
حذیفہ اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہم کے مطابق یہ لوگ قرن اول میں نہیں ہیں اسی طرح علی رضی اللہ عنہ بھی ان کو آخری زمانے میں بتاتے ہیں
احادیث میں ان گمراہ گروہوں کو خاص حروریہ یا خوارج نہیں کہا گیا بلکہ خوارج ، اہل سنت اور اہل تشیع کے گمراہ فرقے بھی ان میں سے ہو سکتے ہیں جو قرآن پڑھ رہے ہیں لیکن حلق سے نیچے نہیں جا رہا

روایت کی سب سے اہم بات نہ تو اس کی جرح تعدیل ہوتی ہے نہ راوی کی بحث بلکہ اس کا متن سب سے اہم ہوتا ہے کہ آخر ایسا کہا ہی کیوں گیا - راوی پر جرح کر کے اس کو رد کرنا آسان ہے لیکن اس کے متن میں چھپی بات تک پہنچنا اسی وقت ممکن ہے جب تمام روایات کو دیکھا اور ان کی جانچ کی جائے

عصر حاضر کے خوارج

وہ خوارج جو علی کو چھوڑ گئے وہ اب ایک فرقہ ہیں ان کی فکر میں تشدد ختم ہو گیا اور اب ایک اسلامی ملک پر ان کی عمل داری بھی ہے اور باقی ملکوں سے اچھے تعلقات بھی-

وہ متشدد خوارج، جن سے صحابہ نبرد آزما تھے ان کی فکر جن خطوط پر تھی انہی خطوط پر اگر گمراہ لوگ جمع ہوں تو اس امکان کو ختم نہیں کیا جا سکتا- لیکن یہ سب عصر حاضر میں ہوا ہے - پچھلے ۱۲۰۰ سال میں اس قسم کے گروہ نہیں ملتے لہذا ان کی وجوہات دینی نہیں بلکہ سیاسی ہیں اور اس کے پیچھے کوئی اور مقصد کار فرما ہے

عصر حاضر کے بعض گروہ اس طرح کے ہیں کہ سیاق و سباق سے نکال کر آیات عام مسلمانوں پر ثبت کر کے ان کا قتل کر رہے ہیں - ہمارے لئے مشعل راہ صحابہ و تابعین کا عمل ہے کہ صحابہ نے اپنے آپ کو خوارج کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچایا اور جو خارجی ان کو قتل کرنے آیا اس کو قتل کیا گیا- لہذا ایسے بدعتی فرقے اگر قتل کرنے آئیں تو ان سے قتال کیا جائے گا-

اہل سنت کے بعض جہادی گروپوں نے خوارج کے مردہ جسم میں واپس روح پھونکی ہے جس کو مدینہ یونیورسٹی کے وہابی عالم ربیع المدخلی کی کاوش کہا جاتا ہے- ماضی میں ان کی وہابی علماء بڑی تعریف کرتے رہے ہیں البانی ہوں یا بن باز یہاں تک کہ ان کو عصر حاضر کا بڑا محدث کہا گیا- ان کی تربیت پر عرب ملکوں میں جہادی اصلا فسادی جمع ہو رہے ہیں اور اپنے بدعتی افکار کا پرچار کر رہے ہیں ، مسلمانوں کا قتل کر رہے ہیں اور غلامی (جس کو مکاتبت کے قرانی حکم پر ختم کر دیا گیا) اس کو ان جاہلوں نے واپس شروع کیا ہے-عقیدے میں گمراہ اور عمل میں ان گناہوں کے ساتھ آثقآلھم مع اثقآلھم کی طرح یہ گناہ سمیٹ رہے ہیں- اسی خارجی سوچ میں روح پھونک چکے ہیں جو معدوم ہو چکی تھی-

الله اہل ایمان کو ان کے شر سے بچائے